وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

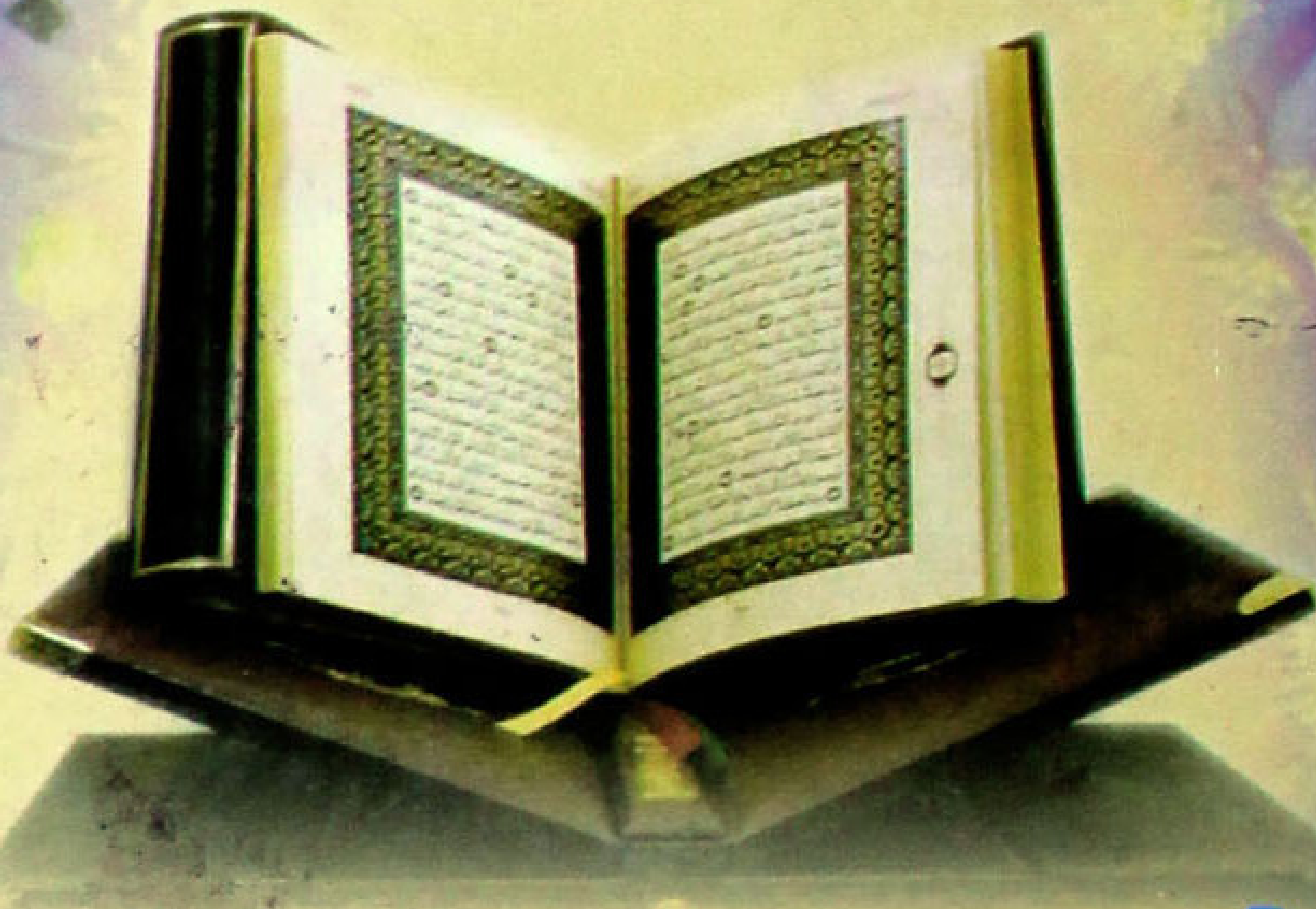

گُلزارِ تجوید و قرأت

قاری گلزار احمد مدنی

فیضان مدینہ قرأت اکیڈمی

اسلام آباد

Marfat.com

گُلزارِ تجوِیدِ قِرأت

مصنف
قاری گلزار احمد مدنی
فیصل مسجد۔ اسلام آباد

فیضان مدینہ قرآت اکیڈمی
اسلام آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : گُلْزَارِ تَجْوِیْدْ وقِرَأتْ

مصنف : قاری گلزار احمد مدنی

ٹائٹل : محمد طارق اعظم

کمپوزنگ : رحمٰن گرافکس

ناشر : فیضان مدینہ قرأت اکیڈمی اسلام آباد

پرنٹر : سگما پرنٹنگ پریس، اسلام آباد

قیمت : ۲۵۰/- روپے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروگریسو بکس، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

Ph:042-7352795-7124354

پروگریسو بکس، فیصل مسجد، اسلام آباد

Ph:051-2254111 Email:millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو، 12-گنج بخش روڈ، لاہور 042-8452688

شمع بک ایجنسی، کشمیری بازار، راولپنڈی

051-5539828, 5770183, 0333-5156329

مدرسہ عبدالرؤف فیضان مدینہ قرأت اکیڈمی، محلہ چوہدریاں بھارہ کہو، اسلام آباد

جامع مسجد صدیق اکبر، G-9/2، نزد جہانگیر مارکیٹ اسلام آباد

0300-5124259, 0333-5392912

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار　عنوانات

ا: احکام تعوذ وتسمیہ

تعوذ

نوٹ

تعوذ وتسمیہ کے پڑھنے کے طریقے

فصل کل

وصل کل

فصل اوّل وصل ثانی

تعوذ کے مزید احکام

فائدہ

۲: مخارج حروف کا بیان

مخرج کی تعریف

تعداد مخارج

مخارج الحروف

حلق کے مخارج تین ہیں

اقصیٰ حلق

وسط حلق

ادنیٰ حلق

Marfat.com

زبان کے مخارج دس ہیں

مخرج نمبر۱/۴

مخرج نمبر۲/۵

مخرج نمبر۳/۶

دانتوں کے نام

ثنایا

رباعیات

انیاب

ضواحک

طواحن

نواجذ

نطع

لسان کے مختلف حصّوں کے نام

اقصیٰ لسان

وسط لسان

حافۂ لسان

ادنیٰ حافہ

طرف لسان

رأس لسان

مخرج نمبر۴/۷

Marfat.com

مخرج نمبر ۵/ ۸
مخرج نمبر ۶/ ۹
مخرج نمبر ۷/ ۱۰
مخرج نمبر ۸/ ۱۱
مخرج نمبر ۹/ ۱۲
وجہ تسمیہ
مخرج نمبر ۱۰/ ۱۳
شفتین کے مخارج دو ہیں
مخرج نمبر ۱/ ۱۴
مخرج نمبر ۲/ ۱۵
۱۶...... جوف دھن کا مخرج ایک ہے
وجہ تسمیہ
مخرج نمبر ۱۷ اخیشوم
غنہ آنی
غنہ زمانی
الف و ہمزہ میں فرق
مخرج مقدر کی تعریف
مخرج معلوم کرنے کا طریقہ
مخرج محقق و مقدر کی تعریف
نون ساکن وتنوین کا بیان

Marfat.com

نون ساکن وتنوین میں فرق
نون تنوین
دوسرا فرق
تیسرا فرق
اظہار حلقی
اظہار حلقی کی تعریف
اظہار حلقی کی مثالیں
ادغام کا بیان
ادغام کی تعریف
ادغام یرملون کی اقسام
ادغام مع الغنہ
ادغام بغیر الغنہ
ادغام کامل وناقص کی مثالیں
ادغام کامل
ادغام ناقص
اقلاب کا بیان
اقلاب کی تعریف
اقلاب کی مثالیں
اخفاء کا بیان
اخفاء کی تعریف

Marfat.com

اظہار، ادغام، اقلاب واخفا کی صحیح ادائیگی
اظہار، ادغام، اقلاب واخفاء کی اقسام
اظہار کی اقسام
اظہار حلقی
اظہار شفوی
اظہار قمری
اظہار مطلق اور اس کی تعریف
اقسام ادغام کا بیان
ادغام یرملون
ادغام شفوی
ادغام شمسی
ادغام مثلین
ادغام متجانسین
ادغام متقاربین
ادغام کبیر
اقسام ادغام بلحاظ اداء
ادغام کامل
ادغام ناقص
فائدہ
موانع ادغام

Marfat.com

فائدہ نمبر۲
فائدہ نمبر۳
اقسام اخفاء کا بیان
اخفاء حقیقی
اخفاء مع القلب
فائدہ
میم ساکن کے احکام
ادغام شفوی کی تعریف
اخفاء شفوی کی تعریف
اظہار شفوی کی تعریف
نوٹ
میم ساکن کے احکام کو شفوی کہنے کی وجہ تسمیہ
فائدہ
نون مشدد و میم مشدد کا حکم
حروف غنہ
حروف غنہ کی تفصیل
غنہ کی اقسام
غنہ آنی
غنہ زمانی
الف کی مقدار

Marfat.com

لام کی تفخیم و ترقیق کا بیان

لام کی تفخیم کا قاعدہ

لام کی ترقیق کا قاعدہ

نوٹ

حروف شبہ مستعلیہ کا بیان

الف کی تفخیم و ترقیق کا بیان

تفخیم الف

راء کی تفخیم کے قاعدے

کسرہ عارضی کا مختصر بیان

راء کے احکام

ترقیق راء کا بیان

فائدہ

تنبیہہ

راء میں خلف کا بیان

فائدہ نمبر ۱

فائدہ نمبر ۲

تفخیم کے مراتب بلحاظ حروف

فائدہ

تفخیم کے مراتب بلحاظ حرکت

فائدہ

Marfat.com

تفخیم کے مراتب بلحاظ حرکت

تفخیم کے مراتب بلحاظ سکون

مد کا بیان

حروف مدّہ کا بیان

حروف مدّہ ولین

محل مد اور اسباب مد

اقسام مد

مد اصلی و مد فرعی میں فرق

مد فرعی کا بیان

مد فرعی کی اقسام

مد متصل کی تعریف

مد منفصل کی تعریف

مد لازم کی اقسام وتعریفات

مد لازم کلمی مثقل

مد لازم حرفی مثقل

مد لازم حرفی مخفف

مد لین لازم

مد لازم حرفی مثقل ومخفف کی مثالیں

مد لین لازم کی تعریف

مد عارض وقفی کی تعریف

Marfat.com

مدلین عارض وقفی کی تعریف

فائدہ نمبر۱

فائدہ نمبر۲

حروف لین میں مداور اس کا سبب

فائدہ نمبر۳

فائدہ نمبر۴ مد تعظیم

فائدہ نمبر۵

فائدہ نمبر۶

مد کے قوی وضعیف ہونے کا بیان

فائدہ

طول، توسط وقصر کا بیان

صفات الحروف کا بیان

صفات لازمہ

صفات عارضہ

صفات لازمہ اوران کی اقسام

صفات لازمہ متضادہ کا بیان

نقشہ صفات لازمہ متضادہ

صفات لازمہ متضادہ کا تفصیلی بیان

حروف کی صفات لازمہ متضادہ معلوم کرنے کا طریقہ

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان

Marfat.com

فائدہ
بعض حروف کی صحیح ادائیگی کے متعلق وضاحت
الف کی تفخیم و ترقیق کا بیان
لام تعریف کے احکام
اظہار قمری کی تعریف و مثالیں
ادغام شمسی کی تعریف و مثالیں
اظہار قمری و ادغام شمسی کی وجہ تسمیہ
اجتماع ساکنین کا بیان
ساکنین کی تعریف و اقسام
اجتماع ساکنین علی حدہٖ کی تعریف
اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ کی تعریف
ہمزہ کا بیان
اقسام ہمزہ
ہمزہ اصلی کی تعریف
ہمزہ زائدہ کی تعریف
ہمزہ زائدہ کی تعریف
ہمزہ قطعی
ہمزہ وصلی
ہمزہ کی حرکات
تسہیل ابدال و حذف کا بیان

Marfat.com

تسہیل

ابدال

حذف

حرف مد کے حذف کا حکم

حرف مد کے حذف کا حکم عام

احکام ہمزہ

تحقیق

ابدال وجوبی

ابدال تسہیل جوازی

حذف

تسہیل واجب

قطع کا بیان

وقف کا بیان

وقف کے معنی

وقف کی تعریف

وقف کی اقسام

وقف کی اقسام بلحاظ موقوف علیہ

وقف کی اقسام بلحاظ معنی

رموز واوقاف ا:

پاروں کے نام

Marfat.com

مقامات سجدہ

مسائل سجدہ

الفات زائدہ کا بیان

نون قُطنی

مد منفصل کے متفرق الفاظ کی مشق

مد متصل و لازم کے متفرق الفاظ کی مشق

۲: اوقاف کے متفرق آوازوں کی مشق

اوقاف کا استعمال

جہاں اعراب کی غلطی سے کفر لازم آتا ہے

۳: جن مقامات پر وقف کرنا بھاری غلطی ہے

سکتہ کا بیان

حَالُ الْمرتَحِل

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس چھوٹی سی کوشش کا انتساب معلم انسانیت اپنے محبوب آقا صاحبِ قرآن اورسب جہانوں کی جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا ہوں جن کے فیض کرم سے بندہ ناچیز اس قابل ہوا کہ چند الفاظ لکھ سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بعد تمام بزرگانِ دین علماء، فقراء، فقہاء اور بالخصوص قراء عظام اپنے مشائخ کرام اساتذہ کرام اور بالخصوص اساتذہ فنِ تجوید وقرأت کی طرف کرتا ہوں کہ جن کی محنت اور راہنمائی سے میں خادمِ قرآن بنا بالخصوص استاذ القرا قاری علی اکبر نعیمی صاحب قاری محمد ایوب صاحب، قاری محمد رفیق انجم صاحب، قاری خورشید علی علوی صاحب، قاری فضل محمود کاشف صاحب، قاری منظور احمد نعیمی صاحب، اور مولانا محمد مہدی خان قادری صاحب، ان تمام اساتذہ کرام کے لیے درازیٔ عمر اور ترقیٔ درجات کے لیے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز کی اس ادنیٰ سی کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔ آمین۔

قاری گلزار احمد مدنی

فیصل مسجد۔ اسلام آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے:

اَھْلُ الْقُرآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَ خَاصَّتُہٗ

اہل قرآن اللہ تعالیٰ کے اہل اور خاص بندے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ کے مصداق وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ سچی وابستگی عطا فرمائی ہے جن کی زبان پر قرآن ہو، جن کے سینے میں قرآن ہو، جن کے فکر و عمل میں قرآن ہو۔

ایں سعادت بزور باز و نیست

ایسے لوگ قرآن مجید کی خدمت کے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں قرآنی علوم کے جس شعبے سے بھی ان کا تعلق ہو اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اسی کے دامن میں دن رات بسر کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

ہمارے برادر مکرم قاری گلزار احمد مدنی صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے خدمتِ قرآن کے لیے اپنے اُن خاص بندوں میں چُنا ہے اس بات کی تائید ان کی گراں قدر تصنیف گلزار تجوید ہے اس کتاب کے جن پہلوؤں کو دیکھنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی وہ طلبہ کے لیے انتہائی آسان اور مفید جبکہ عامۃ الناس کے فہم کے بالکل قریب ہیں۔ اس سے قبل محترم قاری صاحب کی انگریزی میں تجوید کی

Marfat.com

The Treasure of Tajweed کتاب ایک منفرد کارنامہ اور انگریزی اصلاحات استعمال کرنے والے قارئین پر بھاری احسان ہے یہ کتاب قبول عام حاصل کر کے کم وبیش ہزاروں محبان قرآن کو سیراب کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش جمیلہ کو بھی شرف قبولیت سے نواز کر قارئین کے لیے مفید اور نافع بنائے اور محترم قاری صاحب کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

قاری محمد ضیاء الرحمٰن (عفی عنہ)
نائب امام فیصل مسجد اسلام آباد

۱۰/اپریل ۲۰۱۱ء

Marfat.com

پیش لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ و
اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

تمام تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اطہر پر قرآن نازل فرمایا: اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُراٰن (کون رحمٰن) وہ رحمٰن جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا اور کیونکہ قرآن میں مَا کَانَ وَمَا یَکُوۡنُ کے علوم ہیں اور وہ سب علوم اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے لاکھوں، کروڑوں درود وسلام ہوں ہمارے آقا و مولا محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ جن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا اور اُسی ہستی کے توسل سے ہمیں قرآن عطا فرمایا اور اسی معلم انسانیت کے توسل سے اللہ تعالیٰ نے امت کے علماء، فضلاء، اولیاء کو علوم القرآن سے سرفراز فرمایا اور چودہ سو سال سے آپ کا علمی اور روحانی فیض جاری وساری ہے اور لاتعداد مومنوں کے سینوں کو منور کر رہا ہے اور صبح قیامت تک جاری وساری رہے گا اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب قرآنِ کریم سے قبل بھی دیگر انبیا پر کتابیں نازل فرمائیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں میں تحریف کر دی گئی یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں میں سے کوئی کتاب آج اصلی حالت میں موجود نہیں۔ مگر قرآن پاک کو یہ شرف عطا فرمایا گیا کہ قرآن جیسے نازل فرمایا گیا ہے ویسے ہی

Marfat.com

آج موجود ہے اور اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ O

بے شک ہم خود اس قرآن کے نازل فرمانے والے ہیں اور خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس قرآن کی حفاظت اس طرح اللہ نے فرمائی کہ ہر مسلمان مرد عورت کے لیے اس کا پڑھنا حفظ کرنا اور سمجھنا آسان فرما دیا اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اکثر صحابہ قرآن کے حافظ تھے اور قرآن کو خوبصورت لب ولہجہ اور تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا ان کا معمول تھا بعض صحابہ تو تلاوت قرآن کی وجہ سے بہت مشہور تھے یہ وہ خوش نصیب جماعت تھی جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست قرآن سیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہزاروں مرد وخواتین قرآن پاک حفظ فرما چکے تھے اور یہ سلسلہ مختلف ادوار میں جاری رہا اور مشکل سے مشکل حالات میں بندگان خدا اس پاک کلام کو اپنے سینوں میں محفوظ فرماتے رہے اور آج بھی محفوظ فرما رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کے پرفتن دور میں بھی لاکھوں کی تعداد میں حفاظ اور قراء دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں قرآن کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کے حروف اور کلمات کی صحیح قرأت کی بھی حفاظت فرمائی اور وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ تلاوت پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں خوش نصیبوں نے قرآن صحیح پڑھنے کے فن کو سیکھا اور اس کو کتابی صورت میں مدون بھی کیا حضرت امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

شمار فن تجوید وقرأت کے اولین مدونین میں ہوتا ہے آپ جنت البقیع میں دفن ہیں ان کے بعد اس فن کی اشاعت وترویج میں بے شمار ہستیوں ؒ نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور آج تک کئی خوش نصیب اس فن کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیے ہوئے ہیں اور آج الحمد للہ فن تجوید وقرأت پر مختلف زبانوں میں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ مسائل تجوید کو نہایت آسان پیرائے میں پیش کیا جائے اور مختلف انداز سے مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس سے پہلے فن تجوید پر انگریزی میں The Treasure of Tajweed کتاب لکھی ہے جس کو اندرون و بیرون ملک بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔

علم تجوید کے مُحبین کے بھرپور اصرار پر اردو زبان میں یہ کتاب شائقین تجوید وقرأت کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جس میں اپنے تجربات کی روشنی میں انتہائی آسان انداز میں مسائل تجوید بیان کیے گئے ہیں تاکہ عام لوگ بھی اس کتاب کو سمجھ کر قواعد تجوید کے مطابق قرآن کی تلاوت کر سکیں اس کتاب میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے مگر ضروری مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے ارادہ تھا کہ تین چار سو صفحات پر مشتمل کتاب ہو مگر طلباءِ تجوید کا خیال کرتے ہوئے اس ارادے کو موخر کر دیا تاکہ کتاب ان کی قوت خرید سے باہر نہ ہو۔ ان تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ جو اس کتاب سے استفادہ کریں وہ میرے والدین، اساتذہ کرام، مشائخ عظام اور میرے لیے حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں اس موقع پر میں اپنے عزیز بھائی جناب جواد رسول صاحب کے لیے دعا گو ہوں کہ وہ اس عظیم کام میں میری مدد فرماتے رہے اور اپنے قیمتی مشوروں

Marfat.com

سے نوازا ان کے لیے دعا فرمائیں کہ رب العالمین انہیں دین دنیا کی کامیابیاں عطا فرمائے اس مبارک موقع پر جناب حاجی راجہ محمد رؤف صاحب، حاجی راجہ محمد رفیق صاحب، انگلیڈ والے اور حاجی راجہ محمد صدیق انگلینڈ والے خصوصی شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں کہ جن کے تعاون سے قرأت اکیڈمی کا کام مکمل ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے والدین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ وہ تحریک تحفظ تجوید وقرآت کے ساتھ وابستہ ہو کر قرآن کے خادم بن جائیں اور اس فن کی ترویج و اشاعت کے لیے دن رات کام کریں۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر میری دنیا و آخرت بہتر فرمائے اور قیامت کے روز قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

قاری گلزار احمد مدنی

فیصل مسجد اسلام آباد

Marfat.com

اہمیت وضرورتِ تجوید

علم تجوید کے مبادی: کسی علم وفن کے شروع کرنے سے پہلے بطور مقدمہ جن چیزوں کا جان لینا ضروری ہوتا ہے مثلاً اس علم کی تعریف اُس کا موضوع اس کی غرض و غایت اس کا ثمرہ اور اس کا حکم وغیرہ ان چیزوں کو مبادی کہتے ہیں۔

تجوید کے لغوی اور اصطلاحی معنی: تجوید کے لغوی اَلْاِتْیَانُ بِالْجَیِّدِ یعنی کسی کام کے عمدہ کرنے اور سنوارنے کے ہیں اور مجودین کی اصطلاح (بول چال) میں تجوید کی تعریف ان لفظوں میں بیان کی جاتی ہے۔

هُوَ اَدَاءُ مِّنْ مَّخَارِ جِهَاالْخَاصَّةِ لَهَا مَعْ جَمِيعِ صِفَا تِهَا اَلَّازِمَةِ وَالْعَارِضَةِ بِسُهُوْلَةٍوَّبِغَيْرِ كُلْفَةٍ

یعنی حرفوں کو ان کے مخارج مقررہ سے مع جمیع صفات لازمہ اور عارضہ کے بغیر کسی تکلف کے آسانی کے ساتھ ادا کرنا آسکے۔

Marfat.com

عِلمِ تجوید کی تعریف: هُوَ عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيهِ عَنْ مَخَارِجِ الْحُرُوفِ وَ صِفَاتِهَا ۔ یعنی عِلمِ تجوید اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور ان کی صفات سے بحث کی جاتی ہے۔

علم تجوید کا موضوع: علمِ تجوید کا موضوع حروف تہجی یعنی الف سے یا تک کے انتیس حروف ہیں کہ انہیں سے قرآن مجید مرکب ہے اور موضوع کسی علم کا وہ ہوتا ہے۔ جس کے متعلق اس علم میں بحث کی جاتی ہے چنانچہ علم تجوید میں انہی حروف ہجا کے مخارج وصفات بیان کیے جاتے ہیں اور انہی کی کیفیت ادا سے بحث کی جاتی ہے اور ان حروف کو تہجی یا حروف ہجا اس لیے کہتے ہیں کہ ان سے ھجے کیے جاتے ہیں۔

علم تجوید کی غرض و غایت: علم تجوید کے حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف وکلمات کی اس ادا اور تلفظ پر قدرت حاصل ہو جائے جو آنحضرتؐ سے سیکھا اور حاصل کیا گیا ہے۔

علم تجوید کا ثمرہ: دونوں جہاں کی سعادت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس کا ثمرہ ہے۔

کمالِ تجوید اور مجود کامل کون؟: کمال تجوید یہ ہے کہ قاری حروف قرآنیہ کو ان کے مخارج سے صفات کی رعایت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے تکلف کے ادا کرے یعنی اس کو حروف کو صحیح ادا کرنے میں مشکل پیش نہ آئے اور وہ بلا تکلف حروف کو نہایت لطافت اور عمدگی کے ساتھ ادا کرتا چلا جائے۔

Marfat.com

علم تجوید کی فضیلت: علمِ تجوید تمام علوم سے اشرف اور افضل ہے کیونکہ اس کا تعلق تمام چیزوں سے اشرف چیز یعنی کلام اللہ کے الفاظ کے ساتھ ہے۔

تجوید اور علم تجوید کا حکم: قرآن وحدیث نیز اجماع امت کی رو سے تجوید کا علم حاصل کرنا اور اس کے موافق قرآن مجید پڑھنا واجب اور ضروری ہے اور اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

ترجمہ: اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

اور یہ اُسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھا جائے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کی تفسیر جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِیْدًا سے ہی کی گئی ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں یہ منقول ہے اَلتَّرْتِیْلُ هُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ یعنی ترتیل نام ہے حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنے اور وقف کا محل اور اس کا طریقہ پہچاننے کا اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید کو اسی طرح پڑھا جائے جس طرح کہ وہ نازل کیا گیا ہے۔

اور یہ ظاہر ہی ہے کہ قرآن مجید کا نزول تجوید کے ساتھ ہوا ہے اس لیے کہ تجوید

Marfat.com

سے مراد قرآن مجید کا عربی تلفظ اور اس کے حروف وکلمات کی وہ ادا ہے جس سے اس کا عربی میں کلامِ الٰہی ہونا معلوم ہوتا ہے۔

غلط تلاوت کی ممانعت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِقْرَؤُ الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرْبِ وَ اَصْوَاتِهَا کہ قرآن کو عربوں کے لب و لہجے کے مطابق پڑھو اور اور ان جیسی آوازوں میں پڑھو یہی مطلب ہے کہ تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے کا لیکن اگر قرآن مجید کے حرفوں کو عربی تلفظ اور عربی آوازوں کے ساتھ ادا نہیں کیا جاتا مثلاً طا کی جگہ تا، ظاآ ذال کی جگہ زا صاد وثا کی جگہ سین حا کی جگہ ہا عین کی جگہ ہمزہ اور قاف کی جگہ کاف پڑھا جاتا ہے ایسے ہی اگر حروف مدہ میں مد نہیں کیا جاتا یا زبر زیر پیش کو اتنا کھینچ دیا جاتا ہے کہ اس سے حروف مدہ پیدا ہو جاتے ہیں یا حروف مشدد کو مخفف اور مخفف کو مشدد پڑھا جاتا ہے جس طرح عام لوگ پڑھتے ہیں تو اس سے قرآن مجید کا حسن تو درکنار یہ سرے سے عربی کلام ہی نہیں رہتا اور اس طرح کی تلاوت بجائے ثواب کے گناہ ہے چنانچہ امام مالکؒ فرماتے ہیں:

رُبَّ قَارِیٍٔ لِّلْقُرآنِ وَ الْقُرآنُ یَلْعَنُهٗ

ترجمہ: یعنی بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن اُلٹا ان پر لعنت کرتا ہے۔

علمائے مفسرین نے اس وعید کے مصداق تین قسم کے لوگ بتلائے ہیں (۱) بے عمل قاری (۲) اپنی رائے سے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے (۳) قرآن مجید کو خلاف تجوید یعنی غلط پڑھنے والے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم

Marfat.com

سے ہمیں ان تینوں قسم کی خرابیوں سے محفوظ رکھے۔

علما سلف کے نزدیک اہمیت وضرورت تجوید: اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی بنا پر ائمہ اسلام اور فقہا اُمت نے بھی علم تجوید کے حاصل کرنے اور اس کے موافق قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے چنانچہ ذیل میں چند ارشادات علماء فقہا کے درج کیے جاتے ہیں اس سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے گی کہ تجوید کے واجب ہونے پر امت کا بھی اجماع ہے اور علماءِ اُمت نے علم تجوید کے حاصل کرنے اور اس کے موافق قرآنِ مجید پڑھنے کو انتہائی ضروری قرار دیا ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ مقدمۃ الجزریہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ترجمہ: علم تجوید کے موافق قرآن مجید پڑھنا نہایت ضروری ہے جو شخص قرآن شریف کو تجوید سے نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے۔

پھر اس کے بعد علامہ نے تجوید کے ضروری ہونے کی دلیل بھی خود ہی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

ترجمہ یعنی قرآن مجید کو تجوید کے موافق پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور پھر وہ قرآن سے ہم تک بھی تجوید ہی کے ساتھ پہنچا ہے پس ہم پر بھی لازم ہے کہ اس علم کو حاصل کریں اور اس کے موافق قرآن مجید کی تلاوت کریں۔

Marfat.com

ملا علی قاری اَلْمِنَحُ الفِکْرِیۃُ شَرْحَ مُقَدِّمۃُ الجَزْرِیَّۃ وَالْاَخْذُ کی شرح کے ضمن میں فرماتے ہیں (ترجمہ) قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا یعنی اس کے حرفوں کو ان کے مخارج اصلیہ سے نکالنا اور ان کی صفات کا ادا کرنا اور اس کے حروف وکلمات کو جملہ قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے پوری صحت لفظی اور عمدگی کے ساتھ ادا کرنا انتہائی ضروری ہے اور ایک لازمی فریضہ ہے اور آگے چل کر فرماتے ہیں:

هٰذَا الْعِلْمُ لَا خِلَافَ فِیْ اَنَّہٗ فَرْضٌ کِفَایَۃٌ
وَّالْعَمَلُ بِہٖ فَرْضٌ عَیْنٌ۔

یعنی اس میں ذرا بھی اختلاف نہیں کہ علم۔ تجوید کا حاصل کرنا فرض کفایہ اور اس کے موافق قرآن مجید پڑھنا فرض عین ہے علامہ جلال الدین سیوطیؒ الاتقان فی علوم القرآن میں فرماتے ہیں ترجمہ یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح مسلمانوں پر قرآن کے معانی کا سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ایک عبادت ہے اور یہ ان پر فرض قرار دیا گیا ہے اسی طرح ان پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور سے پڑھنا اور اس کے حروف کو اسی کیفیت پر ادا کرنا بھی لازم اور فرض ہے جس کیفیت پر ان حروف کا ادا کرنا علم قرأت کے اماموں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل سند کے ساتھ ہم تک پہنچایا ہے علامہ شیخ محمد مکی نصر نہایت العقول المفید میں تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) بے شک اتفاق کیا ہے ساری امت نے تجوید کے واجب ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اور یہ اختلاف نہ کرنا بجائے خود اس کے ضروری ہونے

Marfat.com

پر ایک نہایت قوی دلیل ہے فقہاء نے بھی قرآن مجید کو صحت لفظی اور تجوید کے واجب ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اور یہ اختلاف نہ کرنا بجائے خود اس کے ضروری ہونے پر ایک نہایت قوی دلیل ہے فقہا نے بھی قرآن مجید کو صحت لفظی اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ ہم قرآنِ کریم کو تجوید وقرأت کے ساتھ پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر

قاری گلزار احمد مدنی

فیصل مسجد۔ اسلام آباد

Marfat.com

احکام تعوذ و تسمیہ

عزیز طلباء آج ہم آپ کو تعوذ اور تسمیہ کے احکام کے متعلق بتائیں گے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو کہتے ہیں اور۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو کہتے ہیں

تعوذ اور تسمیہ کے تین احکام ہیں ا: ابتدائے تلاوت' ابتدائے سورت ۲: ابتدائے تلاوت درمیان سورت ۳: ابتدائے سورت درمیان تلاوت۔

ا: ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت تعوذ اور تسمیہ دونوں کا پڑھنا ضروری ہے۔

۲: ابتدائے تلاوت درمیان سورت تعوذ کا پڑھنا ضروری ہے۔ تسمیہ میں اختیار ہے۔

۳: ابتدائے سورت درمیان تلاوت تسمیہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ تعوذ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

نوٹ: تعوذ کا پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ اس کا حکم منجانب اللہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

ترجمہ: پس جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو اللہ کی پناہ مانگ شیطان مردود سے۔

Marfat.com

تعوذ اور تسمیہ کے پڑھنے کے طریقے

۱: فصل کل ۲: وصل کل ۳: فصل اول وصل ثانی ۴: وصل اوّل فصل ثانی۔

۱: فصل کل

تعوذ کو تسمیہ سے اور تسمیہ کو سورت سے جدا کر کے پڑھنا فصل کل کہلاتا ہے۔

۲: وصل کل

تعوذ کو تسمیہ سے اور تسمیہ کو سورت سے ملا کر سانس اور آواز توڑے بغیر پڑھنا وصل کل کہلاتا ہے۔

۳: فصل اول وصل ثانی

جب ایک سورت ختم ہو تو آواز اور سانس توڑ کر وقف کرنا اور پھر تسمیہ کو بغیر آواز اور سانس توڑے دوسری سورت سے ملا کر پڑھنا یہ طریقہ فصل اول فصل ثانی کہلاتا ہے۔

۴: وصل اول فصل ثانی

تلاوت کرتے ہوئے جب ایک سورت ختم ہو تو بغیر وقف کے اس کی آخری آیت کے ساتھ ملا کر تسمیہ پڑھنا پھر آواز اور سانس توڑ کر وقف کرنا اور اگلی سورت کی تلاوت شروع کرنا یہ طریقہ وصل اوّل فصل ثانی کہلاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

Marfat.com

تعوذ کے مزید احکام

قرأت قرآن سے قبل استعاذہ ضروری ہے بعض ائمہ قرأت کے نزدیک استعاذہ واجب ہے اور اکثر کے نزدیک مستحب ہے۔ جمہور قراء کا مسلک یہ ہے کہ اعوذ پڑھنا مستحب ہے اور اس کا ترک کرنا آدابِ قرآنی کے خلاف ہے۔ جیسا کہ امام فن علامہ جزریؒ فرماتے ہیں۔

ترجمہ اور مستحب جانا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو استعاذہ کے الفاظ میں کمی زیادتی کرنا جائز ہے۔ استعاذہ کے جو کلمات احادیث سے ثابت و مروی ہیں انہیں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ میں اضافہ کر کے پڑھ سکتے ہیں جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور جو کلمات روایۃً ثابت نہیں وہ ناجائز اور غیر اولیٰ ہیں۔

(فائدہ) حضرت ابو عمرو حفص بن سلیمان کی روایت کے مطابق سورہ برائت کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

Marfat.com

مخارج حروف کا بیان

اس سبق میں ہم مخارج الحروف پر بحث کریں گے جو فن تجوید میں بہت اہمیت کے حامل ہیں حروف کی صحیح ادائیگی مخارج الحروف کو جانے بغیر ممکن نہیں ہے۔اس لیے اس سبق میں مخارج الحروف پر بحث کی جائے گی۔

مخرج کی لغوی تعریف۔

مخارج جمع ہے مخرج کی مخرج بروزن مَفْعَل اسمِ ظرف کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ اصطلاح قراء میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

هُوَ صَوْتٌ يَّعْتَمِدُ عَلٰى مَخْرَجٍ مُّحَقَّقٍ اَوْ مُقَدَّرٍ

ترجمہ: یعنی حرف وہ آواز ہے جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر معتمد ہو یعنی رک جائے۔

تعداد مخارج

انتیس حروف کے کل سترہ مخارج ہیں اور یہ تعداد امام الخلیل ابن احمد الفراہیدی کے نزدیک ہے اور اصول مخارج پانچ ہیں۔

ا: خلق ۲: لسان ۳: جوف فَم ۴: شفتین ۵: خیشوم ان کو مخارج کی اجمالاً اقسام بھی کہا جاتا ہے۔

امام فن علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مخارج کی تعداد سترہ ہے آپ اپنے مشہور زمانہ رسالہ مقدمۃ الجزریہ میں فرماتے ہیں:

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ   عَلَى الَّذِىْ يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

Marfat.com

مخارج الحروف

ترجمہ: مخارج الحروف سترہ ہیں اختیار کرتا ہے ان کو وہ جو بڑا جانچنے والا ہے۔

ابھی ہم اصول مخارج کی ترتیب سے مخارج بیان کریں گے تاکہ طالب علم آسانی سے ان مخارج کو سمجھ سکے اور سمجھا سکے۔

حلق کے مخارج

حلق کے تین مخارج ہیں:

مخرج نمبر ا   اقصیٰ حلق:

یعنی سینے کے ساتھ حلق کا جو حصہ ملا ہوا ہے اسے اقصیٰ حلق کہتے ہیں اور اقصیٰ بمنزلہ جڑ کے ہے اس سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ ھمزہ (ء) اور ہا (ھ)

مخرج نمبر ۲   وسط حلق:

یعنی حلق کا درمیانی حصہ اس سے عین (ع) اور حا (ح) غیر منقوطہ ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر ۳   ادنیٰ حلق:

یعنی حلق کے انتہا سے غین (غ) اور خا (خ) منقوطہ ادا ہوتے ہیں۔

ان حروف کو حروف حلقی کہتے ہیں۔ وجہ تسمیہ کیونکہ یہ حروف حلق سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان حروف کو حروف حلقی کہتے ہیں

لسان کے مخارج

لسان کے دس مخارج ہیں:

Marfat.com

مخرج نمبر ۱/۴ قاف منقوطہ کا ہے

جب زبان کی جڑ لہات یعنی کوّے سے لگے جو تالو کے آخر میں تالو کا نرم حصہ کہلاتا ہے تو وہاں سے قاف ادا ہوتا ہے۔ اس قاف کو قاف مُعجمہ اور منقوطہ بھی کہتے ہیں۔

مخرج نمبر ۲/۵

قاف غیر منقوطہ کا ہے جب زبان کی جڑ لہات سے منہ کی طرف ہٹ کر تالو کے سخت حصے سے لگے تو کافِ غیر منقوطہ ادا ہوتا ہے۔ ان حروف کو لہاتیہ کہتے ہیں لہات سے ادا ہونے کی وجہ سے لہاتیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر ۳/۶

جیم شین یائے غیر مدہ کا ہے جب وسط زبان وسط تالو سے لگے تو یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں ان حروف کو حروف شجریہ کہتے ہیں کیونکہ ان کی ادائیگی کے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے اس لیے ان حروف کو حروف شجریہ کہا جاتا ہے۔

یہاں تک ہم نے چھ مخارج کا بیان کیا ہے اور اس سے اگلے مخارج کا تعلق دانتوں سے بھی ہے اور اس لیے مناسب ہوگا کہ پہلے دانتوں کا علم حاصل ہو جائے ایک جوان انسان کے منہ میں کل بتیس دانت ہوتے ہیں۔ سولہ (۱۶) اوپر اور سولہ (۱۶) نیچے۔ ان بتیس (۳۲) دانتوں کے کل چھ نام ہیں۔

۱: ثنایا۔ ۲: رباعیات۔ ۳: انیاب۔ ۴: ضواحک۔ ۵: طواحن۔ ۶: نواجذ۔

Marfat.com

نمبر۱: ثنایا

سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

نمبر۲: رباعیات

ثنایا کے دائیں بائیں اوپر اور نیچے ایک ایک کُل چار دانت ان کو رباعی کہتے ہیں۔

نمبر۳: انیاب

رباعیات کے دائیں بائیں دو اوپر دو نیچے کل چار۔ان کو انیاب کہتے ہیں۔

نمبر۴: ضواحک

انیاب کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کل چار انہیں ضواحک کہتے ہیں۔

نمبر۵: طواحن

ضواحک کے دائیں بائیں چھ اوپر چھ نیچے کل بارہ انہیں طواحن کہتے ہیں۔

نمبر۶: نواجذ

طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے دو دو کل چار انہیں نواجذ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ثنایا رباعی اور انیاب جن کی تعداد بارہ ہے یہ دانت ہیں اور ضواحک طواحن نواجذ جن کی تعداد بیس ہے یہ داڑھیں ہیں اور داڑھوں کو عربی میں اضراس کہتے ہیں۔

آیئے اب ہم آپ کو ایک خوبصورت نظم جو دانتوں کے متعلق ہے اس کے خوبصورت اشعار آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

نظم

ہے دانتوں کی تعداد کل تمیں اور دو
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو

انیاب ہیں چار اور باقی رہے بیس
کہتے ہیں قرا اضراس انہیں کو

ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے پہلو میں دو دو

ا: زبان کا وہ حصہ جو ثنایا کو لگتا ہے نوک (راُسِ لسان) کہلاتا ہے۔

۲: زبان کا وہ حصہ جو دانتوں کو لگتا ہے طرفِ لسان کہلاتا ہے۔

۳: زبان کا وہ حصہ جو داڑھوں کو لگتا ہے حافہ ءِلسان کہلاتا ہے۔

حافہ ءِلسان پھر تین حصوں پر تقسیم ہوتا ہے۔

i۔ ادنیٰ حافہ: زبان کا وہ حصہ جو ضواحک کو لگتا ہے۔

ii۔ وسطِ حافہ: زبان کا وہ حصہ جو طواحن کو لگتا ہے۔

iii۔ اقصیٰ حافہ: زبان کا وہ حصہ جو نواجذ کو لگتا ہے

جس طرح بتیس دانتوں کے چھ نام ہیں اسی طرح ایک زبان کے مختلف حصوں کے مختلف نام ہیں۔

نمبر ا: اقصیٰ لسان۔ یعنی زبان کی جڑ۔ نمبر ۲: وسط لسان۔ نمبر ۳: حافۂ لسان نمبر ۴: ادنیٰ حافۂ نمبر ۵: طرف لسان۔ نمبر ۶: نوک لسان۔ کو رأس لسان بھی کہتے ہیں۔

آیئے اب ہم آپ کو بقیہ مخارج کی تفصیل بتاتے ہیں۔

مخرج نمبر ۴/ ۷

Marfat.com

مخرج نمبر ۷ ضاد (ض) کا ہے۔ جب حافۂ لسان اوپر کی داڑھوں سے دائیں طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف ایک ساتھ لگے تو ضاد (ض) منقوطہ ادا ہوتا ہے۔ اس کو حافیہ کہتے ہیں۔ اور بائیں طرف سے ادا کرنا قدرے آسان ہے۔

مخرج نمبر ۵/ ۸

مخرج نمبر ۸ لام کا ہے جب ادنیٰ حافہ طرف لسان مع نوک لسان ضواحک انیاب رباعی اور ثنایا علیا کی جڑوں سے لگے تو لام ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر ۶/ ۹

مخرج نمبر ۹ نون کا ہے جب طرف لسان مع نوک لسان انیاب رباعی اور ثنایا علیا کی جڑوں سے لگے تو نون ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر ۷/ ۱۰

مخرج نمبر ۱۰ را کا ہے جب طرف لسان مع نوک لسان مائل بہ پشتِ لسان انیاب رباعی اور ثنایا علیا کی جڑوں سے لگے تو را (ر) ادا ہوتا ہے ان حروف کو حروف طرفیہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ طرف لسان سے ادا ہونے کی وجہ سے انہیں طرفیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر ۸/ ۱۱

مخرج گیارہ تا دال اور طا کا ہے جب نوک زبان ثنایا علیا کی جڑوں سے لگے تو یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں، ان حروف کو حروفِ نطعیہ کہتے ہیں نطع اوپر کے تالو کی کھردری لکیر دار جلد کو کہتے ہیں چونکہ ان حروف کی ادائیگی کے وقت نوک

Marfat.com

زبان نطع کے قریب لگتی ہے اسی وجہ سے ان حروف کو نطعیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر ۱۲

مخرج بارہ ظا' ذال اور ثا' کا ہے جب زبان کے نچلے حصے کی نوک ثنایا علیا کی جڑوں سے لگے تو یہ تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو حروف لثویہ کہتے ہیں۔

(وجہ تسمیہ) جن دانتوں کے کناروں سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں وہ جن مسوڑوں میں لگے ہوئے ہیں ان کو لثہ کہتے ہیں اسی لیے ان حروف (ظ ذ ث) کو لثویہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر ۱۳

مخرج نمبر تیرہ سین، زا اور صاد کا ہے جب نوک زبان ثنایا سفلیٰ کی جڑ سے مع الاتصال ثنایا علیا لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں مع الاتصال حرف ص میں ہوگا زا اور س صرف ثنایا سفلیٰ سے ہی ادا ہوں گے ان حروف یعنی ز اس ص ان حروف کو حروف صفیریہ کہتے ہیں چونکہ ان حروف کی ادائیگی کے وقت سیٹی کی طرح آواز نکلتی ہے اسی لیے ان حروف یعنی ز س ص کو صفیریہ کہتے ہیں یہاں پہنچ کر لسان کے مخارج اختتام پذیر ہوئے اِس کے بعد شفتین کے مخارج کا ذکر شروع کرتے ہیں۔ شفتین کے دو مخارج ہیں۔

مخارج شفتین

مخرج نمبر ۱/۱۴

مخرج نمبر چودہ ف کا ہے جب ثنایا علیا کا کنارہ شفت سفلیٰ کے درمیان

Marfat.com

میں لگے تو فا ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۲/ ۱۵

مخرج نمبر پندرہ با میم اور واؤ کا ہے با ہونٹوں کی تری سے میم ہونٹوں کی خشکی سے اور واؤ (و) دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ادا ہوتی ہے ان حروف کو حروف شفویہ کہتے ہیں وجہ تسمیہ چونکہ یہ حروف ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان حروف کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

مخرجِ جوف

مخرج نمبر۱/ ۱۶

مخرج نمبر سولہ الف واؤ یائے مدہ کا ہے ان کا مخرج جوف دھن ہے اور تفصیل اس طرح ہے الف جوف حلق سے یا جوف فم سے اور واؤ انضمام شفتین سے ادا ہوتی ہے (یعنی ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے)۔

ان حروف کو حروف مدہ حروف ہوایہ اور حروف جوفیہ بھی کہتے ہیں۔

(وجہ تسمیہ) مد کے معنی ہیں کھینچنا جب یہ حروف مدہ ہوں تو کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں اس لیے ان کو مدہ کہتے ہیں اور جوفیہ اور ہوائیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جوف دھن سے ادا ہونے کی وجہ سے جوفیہ اور ہوا پر تمام ہونے کی وجہ سے ہوائیہ کہتے ہیں۔

خیشوم

مخرج نمبر۱/ ۱۷

Marfat.com

مخرج نمبر سترہ نون مخفی مدغم وادغام ناقص کا ہے اور غنہ ناک کے بانسے یعنی سخت حصے سے ادا ہوتا ہے ان حروف کو حروف غنہ کہا جاتا ہے۔

(وجہ تسمیہ) ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں اور یہ صفت بعض اوقات خاص طور پر نون اور میم مشدد میں پائی جاتی ہے اسی لیے نون مشدد اور میم مشدد کو حروف غنہ کہتے ہیں۔

اس موقع پر ضروری سمجھتا ہوں کہ غنہ کے متعلق چند اور معلومات فراہم کر دی جائیں یاد رکھیں غنہ دو طرح کا ہوتا ہے نمبر۱: غنہ آنی اور نمبر۲: غنہ زمانی۔

۱: غنہ آنی:

وہ غنہ ہے جو نون اور میم میں ہر وقت پایا جاتا ہے خواہ یہ ساکن ہوں یا متحرک مشدد ہوں یا مخفف مظہرہ ہوں یا مخفاہ کسی حالت میں بھی ان سے جدا نہیں ہوتا اور اگر ناک کے سوراخ کے بند ہو جانے کی وجہ سے یہ صفت ادا نہ ہو تو یہ دونوں حرف بہت ہی ناقص ادا ہوتے ہیں۔

۲: غنہ زمانی

وہ غنہ ہے جو نون اور میم کی حرف میں بعض حالتوں میں پایا جاتا ہے اور اس کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے مزید تفصیل انشاء اللہ صفاتِ عارضہ کے بیان میں آگے آئے گی۔

الف اور ہمزہ میں فرق

اکثر قرآن پڑھنے والے لوگ الف اور ہمزہ کا فرق نہیں سمجھتے اس وجہ

Marfat.com

سے وہ ایسی غلطیاں کرتے ہیں جو لحن جلی یعنی بڑی غلطی کے زمرے میں آتی ہے نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں الف اور ہمزہ کا فرق واضح کر دیا جائے۔ یاد رکھیں کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن ہونے کی صورت میں اس پر جزم بھی نہیں ہوتی الف ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور جس الف پر فتحہ یعنی زبر کسرہ یعنی زیر ضمہ یعنی پیش آ جائے یا جزم آ جائے تو وہ الف الف نہیں بلکہ ہمزہ پڑھا جاتا ہے اور الف اور ہمزہ کا مخرج بھی جدا جدا ہے اور صفات بھی جدا ہیں جب الف اور ہمزہ کا مخرج اور صفات بھی جدا جدا ہیں تو ہمیں اہتمام کے ساتھ ان دونوں حروف کو صحیح ادا کرنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے الف ساکن ہو تو کھینچ کے پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ ساکن ہو تو جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے جیسے مَاْ كُوْلٍ اِقْرَأْ رَأْسٌ وغیرہ کا ہمزہ الف ہمیشہ بغیر جھٹکے کے سیدھا پڑھا جاتا ہے جیسے قَالَ كَانَ۔

نمبر۱: مخرج محقق کی تعریف

هُوَ جُزْءٌ مُّعَيَّنٌ مِّنْ اَجْزَآءِ الْحَلْقِ ۲ وِلِلّسَانِ اَوِ الشَّفَةِ

یعنی مخرج محقق حلق زبان یا ہونٹ کے اجزاء میں سے کوئی جزوِ معین ہوتا ہے اور مخرج محقق پندرہ ہیں۔

نمبر۲: مخرج مقدر

مخرج مقدر کی تعریف کہ وہ یا تو خلق لسان اور شفت کے اجزاء میں سے کوئی جزو نہیں ہوتا اور اگر ان میں سے کسی کا جز ہوتا ہے تو جزو معین نہیں ہوتا اور مخرج مقدر دو ہیں یعنی جوف یعنی حلق منہ اور ہونٹوں کے درمیان کی خالی جگہ (۲) خیشوم یعنی ناک کی جڑ چنانچہ خیشوم تو حلق لسان اور شفتین کے اجزا میں سے نہیں

Marfat.com

ہے اور جوف گو جز تو ان ہی کا ہے مگر جز و معین نہیں ہے۔

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

طلبا کی آسانی کے لیے یہاں کسی بھی حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ بھی بتائے دیتا ہوں تا کہ مخارج کی مشق کرنے والے طلبا و طالبات اس طریقے پر عمل کر کے مخارج کی صحیح ادائیگی سیکھ لیں۔ مثلاً آپ با کا صحیح مخرج معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ با ساکن سے ما قبل ہمزہ متحرک لگائیں اور اس کا ہجا کریں جہاں آپ کی آخری آواز رکے گی یہی اس حرف کا مخرج ہے۔ اسی طرح با سے لے کر یا تک تمام حروف کو ایک ایک کر کے ادا کریں صحیح ادائیگی پر اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر کسی حرف کے مخرج کی صحیح ادائیگی پر شک ہو تو کسی کامل مشاق استاد کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی تصحیح کروائیں کیونکہ صحیح ادائیگی استاد کی راہنمائی کے بغیر مشکل ہی نہیں ناممکن ہے اس لیے علم تجوید و قرأت ایسا علم ہے کہ جو بغیر کامل استاد کے سیکھنا ناممکن ہے۔

طلبا کی سہولت کے پیش نظر اس نقشے کی مدد سے ایک بار پھر تمام حروف کے اصول بتائے جا رہے ہیں تا کہ طلباء مخارج کی ادائیگی میں مہارت حاصل کر سکیں اور انہیں حلق زبان جوف خیشوم اور شفتیں کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی صحیح پہچان ہو سکے اساتذہ کو چاہیے کہ اس نقشے کی مدد سے طلبا کو مخارج پڑھائیں اور سمجھائیں انشاء اللہ اس کے بعد طلباء کے اندر مکمل اعتماد کے ساتھ حروف کو اپنے صحیح مخارج سے ادا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

Marfat.com

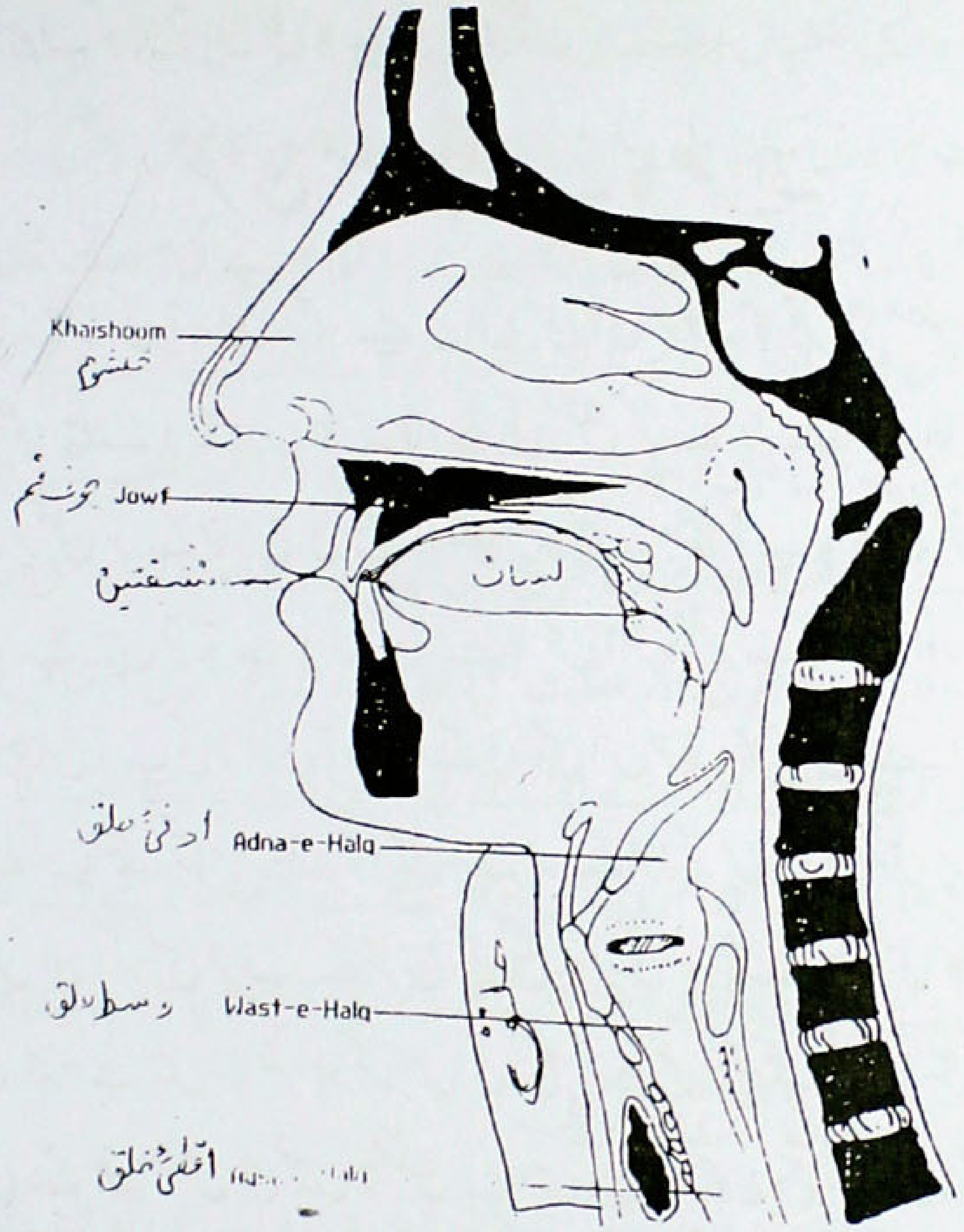

حروف شبہ مستعلیہ کا بیان

اب صفات عارضہ کے بیان میں ان حروف کے متعلق آپ کو معلومات فراہم کرنا چاہتا ہوں جن حروف کو حروف شبہ مستعلیہ کہا جاتا ہے حروف شبہ مستعلیہ تین ہیں۔ نمبر۱۔ الف، نمبر۲۔ لام، نمبر۳۔ را۔ یہ تینوں حروف کبھی مفخم یعنی موٹے پڑھے جاتے ہیں اور کبھی مرقق یعنی باریک اس لیے ان حروف کو شبہ مستعلیہ کہا جاتا

Marfat.com

ہے ان میں اور حروف مستعلیہ میں فرق یہ ہے کہ حروف مستعلیہ میں صفت لازمہ ہونے کی وجہ سے یہ حروف ہمیشہ موٹے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ حروف یہ ہیں خص ضغطٍ قظ اور شبہ مستعلیہ کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اب انشاء اللہ ان تینوں حروف کے متعلق قوانین بیان کیے جائیں گے باقی ان کی ادائیگی بغیر مشاق استاد کے بہت مشکل ہے اس بات کو ذہن نشیں رکھ کر کسی کامل ماہر استاد کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی مشق کرنی بہت ضروری ہے۔

لام کی تفخیم و ترقیق کا بیان

۱: لام کی تفخیم کا قاعدہ

لفظ اللہ اور اَللّٰھُمَّ کا لام جب کہ اس سے پہلے والے حرف پر فتح (زبر) یا ضمہ (پیش) ہو تو یہ مفخم (یعنی موٹا) پڑھا جاتا ہے جیسے ھُوَاللّٰہُ عَبْدُاللّٰہِ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ قَالُو اللّٰھُمَّ وغیرہ۔

۲: ترقیق لام کا قاعدہ

جب لفظ اللہ یا اَللّٰھُمَّ سے پہلے زیر ہو جیسے لِلّٰہِ بِا اللّٰہِ اور قُلِ اللّٰھُمَّ وغیرہ تو یہ لام باریک پڑھا جاتا ہے اور لفظ اللہ اور اَللّٰھُمَّ کے لام کے سوا اور کوئی لام روایت حفصؒ میں کسی حالت میں بھی مفخم نہیں پڑھا جاتا خواہ اس سے پہلے زیر یا پیش ہی کیوں نہ ہو جیسے مَاوَلّٰھُمْ اور کُلَّہٗ کا لام۔

نوٹ: لفظ اللہ یا اَللّٰھُمَّ کے دونوں لام مفخم پڑھے جائیں گے۔ پہلے لام کو جو ساکن ہے باریک اور دوسرے کو جو متحرک ہے پر پڑھنا بالکل غلط اور بے اصل ہے۔

Marfat.com

الف کی تفخیم اور ترقیق کا بیان

تفخیم الف

الف سے پہلے اگر کوئی مفخم حرف ہو تو الف موٹا پڑھا جاتا ہے مُفَخّم حرف سے مراد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو جیسے قَادِرٌ اور خَالِدُوْنَ وغیرہ کا الف المختصر اگر حروف مستعلیہ کے بعض الف آ جائے تو وہ اپنے ماقبل کے تابع ہو گا۔

ترقیق الف

اگر الف سے ماقبل حروف مستفلہ میں سے کوئی حرف آ جائے تو الف اس کے تابع ہو گا یعنی باریک پڑھا جائے گا جیسے۔ نَاصِرِیْنَ کا الف۔

پس استعلا کے ساتوں حرفوں اور اسی طرح لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ کے اس لام کے بعد والا الف جس سے قبل فتحہ یا ضمہ ہو پر ہو گا اور بقیہ انیس حرفوں اور لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ کے اصل لام کے بعد والا الف جس سے پہلے زیر ہو باریک ہو گا اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ مفخم الف کے بعد سبب مد کے پائے جانے کی وجہ سے اس میں جو مد فرعی ہو گی جیسے قاف صاد اور اَلضَّآلِّیْنَ وغیرہ تو اس صورت میں یہ الف آخر تک مفخم ہی ادا ہو گا ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایک الف کی مقدار تو مفخم ادا ہو اور مد کا باقی حصہ باریک یہ غلطی عام طور پر پائی جاتی ہے۔

Marfat.com

را کو موٹا پڑھنے کے قاعدے

اس سے قبل آپ نے الف اور لام کے موٹا اور باریک پڑھنے کے بارے میں پڑھا اور یقیناً اسے سمجھ بھی لیا ہوگا آج کے سبق میں ہم آپ کو را کے موٹا پڑھنے کے قاعدے بیان کریں گے را کے موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے اکثر قراء نے اپنی اپنی کتب میں درج کیے ہیں اور اس میں تعداد کے بارے میں بعض قراء نے چھ قاعدے لکھے ہیں اور بعض نو قاعدے لکھے ہیں بعض نے ساتھ لکھے ہیں اس کتاب میں را کے موٹا پڑھنے کے بارہ قاعدے بیان کیے جائیں گے جو مندرجہ ذیل ہیں انہیں خوب سمجھ کر یاد فرمالیں اور کسی ماہر استاد سے مشق کرلیں۔ انشاءاللہ را کی غلطیاں دور ہو جائیں گی۔

۱: را مفتوحہ غیر مشددہ جیسے رَحِیۡم کی را

۲: را مضمومہ غیر مشددہ جیسے رُبَمَا کی را

۳: را مفتوحہ مشددہ جیسے الرَّحۡمٰنِ کی را

۴: را مضمومہ مشددہ جیسے مَرُّوۡا کی را

۵: را ساکن ماقابل مفتوح جیسے اَرۡسَلَ کی را

۶: را ساکن ماقبل کسرۂ عارضی جیسے یُرۡزَقُوۡنَ کی را

۷: را ساکن ماقبل کسرہ عارضی جیسے اِرۡجِعُ کی را

۸: را ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں جیسے رَبِّ ارۡجِعُون کی را

۹: را ساکن ماقبل کسرہ مابعد حرف مستعلیہ جیسے قِرۡطَاسٍ کی را

۱۰: را ساکن ماقابل ساکن ماقبل مفتوح جیسے قَدۡرۡ (وقف میں) کی را

Marfat.com

۱۱: را ساکن ماقبل ساکن ماقبل مضموم جیسے بِکُمُ الْعُسْرُ (وقف میں) کی را

۱۲: را مضمومہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مِصْرُO کی را

فائدہ: سورۂ شعرا میں لفظ فِرْقٍ کی را جس طرح چاہو پڑھو موٹی باریک جائز ہے۔

را کو باریک پڑھنے کے قاعدے

الحمد للہ اس سے پہلے ہم نے را کے موٹا پڑھنے کے قاعدے بیان کیے ہیں اور اس سبق میں را کے باریک پڑھنے کے قاعدے بیان کیے جاتے ہیں را باریک پڑھنے کی تعداد بھی مختلف بیان کی گئی ہے بعض قراء نے چھ قاعدے بیان کیے فرمائے ہیں اور بعض نے سات قاعدے بیان فرمائے اس سبق میں ہم را کے باریک پڑھنے کے نو قاعدے بیان کریں گے انہیں اچھی طرح یاد فرمالیں اور ماہر استاد سے اس کی مشق کرلیں انشاء اللہ را کی غلطیاں دور ہو جائیں گی آیئے اب ہم را کے قاعدے بیان کرتے ہیں۔

۱: جب را کے نیچے کسرہ ہو جیسے شَرِبَ کی را

۲: جب رامنون مجرور ہو جیسے دُبُرٍ . سُرُرٍ کی را

۳: جب را ساکن کے ماقبل کسرہ اصلی ہو جیسے شِرْعَةً کی را

۴: را وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو اور اس کے ماقبل کسرہ اصلی ہو جیسے ذِکْرٌ، فِکْرٌ، حِجْرٌ وغیرہ۔ کی را

۵: جب را ساکن کے ماقبل یائے ساکنہ ہو جیسے خَیْرٌ۔ قَدِیْرٌ کی را

۶: را مرامہ جو مکسور ہو جیسے وَالْوَتْرِ کی را۔ وہ را جس پر روم کے ساتھ وقف

Marfat.com

کیا جائے

۷: رامماله بھی باریک ہوگی جیسے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا کی را

۸: جب را مشدد ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو اور اس پر وقف بِالاسکان یا بالاشمام کیا جائے جیسے مُسْتَمِرٌّ کی را

۹: جب را مشدد منوّن و غیر منوّن مجرور ماقبل مفتوح یا مضموم ہو اور اس پر وقف بالروم کیا جائے جیسے بِالْحُرِّ کی را

کسرہ عارضی کا مختصر بیان

کسرہ عارضی دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جو ہمزہ وصلی پر آتا ہے اور دوسرا وہ جو اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن پر آتا ہے بس ان دو کے سوا باقی ہر کسرہ اصلی ہے اور کسرہ منفصلہ وہ کسرہ ہے جو را سے پہلے والے کلمہ کے آخری حرف پر ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنَ میں با کا اور الَّذِی ارْتَضٰی میں ذال کا کسرہ مگر چونکہ عربی گرائمر پڑھے بغیر نہ تو ہمزہ وصلی کی شناخت ہوسکتی ہے اور نہ اجتماع ساکنین کا پتہ چلتا ہے اور نہ کلمہ ایک دو ہونا ہی معلوم ہوسکتا ہے اس لیے ہم نے عام طلبا کی سہولت کی خاطر ایک جدول میں ایسے ان تمام کلمات کو جمع کر دیا ہے۔ جن میں رائے ساکنہ سے پہلے کسرہ عارضی یا منفصل ہے پس ان میں تو را کو موٹا پڑھو اور ان کے ماسوا ان تمام موقعوں میں جن میں را ساکنہ سے پہلے کسرہ ہو اس کو باریک پڑھو اور وہ کلمات یہ ہیں:

نمبر شمار	الفاظ	پارہ	رکوع پارہ	آیت	سورۃ	رکوع سورہ
۱:	اِنِ ارْتَبْتُمْ	۷	۴	۱۰۴	مائدہ	۱۴

Marfat.com

۲:	"	۲۸	۱۷	۴	طلاق	۱
۳:	اِرْجِعُوْا	۱۳	۴	۸۱	یوسف	۱۰
۴:	اِرْجِعْ	۱۹	۱۸	۳۷	نمل	۳
۵:	اِرْجِعِیْ	۳۰	۱۴	۲۸	فجر	۱
۶:	رَبِّ ارْحَمْهُمَا	۱۵	۳	۲۴	بنی اسرائیل	۳
۷:	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	۱۸	۶	۹۹	مومنون	۶
۸:	اَمِ ارْتَابُوْا	۱۸	۱۲	۵۰	نور	۶
۹:	اَلَّذِی ارْتَضٰی	۱۸	۱۳	۵۵	نور	۷
۱۰:	لِمَنِ ارْتَضٰی	۱۷	۲	۲۸	انبیاء	۲
۱۱:	مَنِ ارْتَضٰی	۲۹	۱۲	۲۷	جن	۲
۱۲:	اِرْکَبْ مَّعَنَا	۱۲	۴	۴۲	ہود	۴

فائدہ: وَلَا نَاصِرْ عَاقِرْ مُسْتَقِرْ ان الفاظ کو عَیْنِ الْقِطْرِ اور مِصْرُ پر قیاس کر کے پُر پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ را ساکن سے پہلے وہی حرف مستعلیہ تفخیم کا سبب بن سکتا ہے جو ساکن ہو جب کہ ان کلمات میں حرف مستعلیہ متحرک (مکسور) ہے۔

تنبیہ: مِصْرًا جو سورۃ بقرہ میں ہے اس کی را کا یہ حکم نہیں وہ دونوں حالتوں (وقف و وصل) میں موٹی ہو گی۔

Marfat.com

رامیں خُلف کا بیان

خُلف کے معنیٰ ہیں دو وجوہ تفخیم و ترقیق اور حالَین سے مُراد وقف و وصل کی دو حالتیں ہیں یعنی اس کلمہ میں وقف و وصل دونوں حالتوں میں دونوں وجوہ جائز ہیں۔

فائدہ: جب را موقوفہ کے ماقبل کوئی حرف مستعلیہ ساکن ہو اور اس کے ماقبل کسرہ ہو جیسے مِنْ مِّصْر اور عَيْنَ الْقِطْرِ تو اس کی حرکت اصلیہ قبل از وقف کا اعتبار کریں گے پس مصر کی را کو بلحاظِ فتحہ مفخم اور عین القطر کی را کو بلحاظ کسرہ مرقق پڑھنا اولیٰ ہے۔

فائدہ: وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ میں يَسْرِ کی را جو سورہ الفجر میں ہے اصل میں يَسْرِىْ تھا یا محذوف ہے اس مطابقت کے لیے بعض قرا کے نزدیک مرقق ہے لیکن اکثریت نے اس کو پُر پڑھنا اولیٰ قرار دیا ہے۔

تفخیم کے مراتب بلحاظ حروف

حروف مستعلیہ اور شبہ مستعلیہ کے پُر ہونے میں تفاوت ہے سب سے زیادہ پُر اسم اللہ کا لام ہے دیگر کی ترتیب وفرق مراتب درج ذیل ہیں۔

حرف ۲: طا پھر ۳: ص (صاد) ۴: ض (ضاد) ۵: ظ (ظا) ۶: ق (قاف) ۷: غ (غین) ۸: خ (خاء) ۹: را (را)

فائدہ: جس طرح حروف کی تفخیم میں مراتب ہیں تو ان کے بعد اگر الف آ جائے تو اسی ترتیب کے لحاظ سے الف میں تفخیم کی جائے گی۔

Marfat.com

مراتب تفخیم بلحاظِ حرکت

ا: حرفِ مفخم مفتوح ہو اور اس کے مابعد الف ہو تو انفتاحِ کامل کی وجہ سے اعلیٰ درجے کی تفخیم ہوگی جیسے خَالِدُوْنَ اور صَادِقِیْنَ میں خا اور صاد۔

۲: حرفِ مفخم مفتوح کے بعد الف نہ ہو تو اس میں بوجہ انفتاح دوسرے درجہ کی تفخیم ہوگی جیسے خَلَوْا میں خَا۔

۳: حرف مفخم مضموم ہو تو بوجہ انضمام تیسرے درجے کی تفخیم ہوگی جیسے قُلُوْبُنَا غُلْف میں قاف وغین۔

۴: حرف مفخم مکسور ہو تو بوجہ انفتاح چوتھے اور آخری درجے کی تفخیم ہوگی جیسے صِرَاطِ اَلْخِیَاطُ میں صاد اور خاء

مراتب تفخیم بلحاظِ سکون

حرف مفخم ساکن ماقبل کی حرکت کے تابع ہوتا ہے ماقبل الف کی صورت میں پہلے درجے کی تفخیم ہوگی جیسے مِیْثَاقُ مِنْ رَاقْ میں قاف

ماقبل فتح کی صورت میں دوسرے درجہ کی تفخیم ہوگی جیسے یَخْتَصِمُوْنَ میں خا اور بِفَضْلِهٖ میں ضاد۔

ماقبل ضمہ کی صورت میں اس سے کم درجے کی تفخیم ہوگی جیسے تُرْجَعُوْنَ میں را

مد کا بیان

لغت میں مد دراز کرنے اور کھینچنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں مد کے معنی

Marfat.com

یہ ہیں:

اِطَالَۃُ الصَّوْتِ بِحَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الْمَدِّ الثَّلٰثَۃِ اَوِالِّیْن

یعنی دراز کرنا آواز کا حرفِ مدہ پر جن کی تعداد تین ہے اور حروف لین پر۔

حروف مدہ اور لین

حروف مدہ تین ہیں نمبرا: الف، نمبر۲: واؤ، نمبر۳: یا۔ی

ا: الف ساکن ماقبل مفتوح ہو تو الف مدہ ہوگا اور یاد رکھیں کہ الف ہمیشہ مدہ ہی ہوتا ہے۔

۲: واؤ ساکن ہو اور اس سے ماقبل پیش ہو۔

۳: یائے ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے اُوْتِیْنَا اور اُوْوِیْنَا وغیرہ۔

ان دونوں کلموں میں مد کے تینوں حرفوں کی مثالیں جمع ہیں اور کھڑا زبر کھڑی زیر اور الٹا پیش یہ تینوں بھی حروف مدہ کی آواز دیتے ہیں اور حروف لین دو ہیں نمبرا: واؤ ساکن ماقبل مفتوح نمبر۲: یا ساکن ماقبل مفتوح جیسے مِنْ خَوْفٌ اور وَالصَّیْفِ پس قُوْلُوْا کا واؤ اور قِیْلَ کی یاء تو حروف مدہ ہیں اور مِنْ خَوْفٍ کا واؤ اور وَالصَّیْفِ کی یا حروف لین ہے۔

محل مد و اسبابِ مَد

حروف مدہ تین ہیں اور حروف لین دو ہیں اور اسباب مد تین ہیں ہمزہ اور سکون اور بعض قراء نے سکون بالتشدید بھی لکھا ہے۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہیں ایک ہمزہ متصلہ اور دوسری ہمزہ منفصلہ۔ اگر محل مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اس کو

Marfat.com

ہمزہ متصلہ کہتے ہیں اور اگر کلمے جدا جدا ہوں تو اس کو ہمزہ منفصلہ کہتے ہیں۔ جیسے اُولٰٓئِکَ میں ہمزہ متصلہ ہے اور وَمَآ اُنْزِلَ میں ہمزہ منفصلہ ہے اور ہمزہ کی طرح سکون بھی دو طرح کا ہوتا ہے ا: وقفی ۲: لازمی۔ وقفی وہ ہوتا ہے جو وقف کی وجہ سے ہوتا ہے اور وصل میں ختم ہو جاتا ہے اور لازمی وہ ہوتا ہے جو وقف وصل دونوں میں برقرار رہتا ہے۔

اقسام مد

اولاً مد کی دو قسمیں ہیں ا: مد اصلی ۲: مد فرعی۔ اصلی کو طبعی اور ذاتی اور فرعی کو زائدہ بھی کہتے ہیں۔ مد اصلی کی تو ایک ہی قسم ہے مگر مد فرعی کی متعدد اقسام ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ تفصیل سے کیا جائے گا۔

مد اصلی اور مد فرعی میں فرق

نمبر۱: مد اصلی وہ مد ہے جو کسی سبب کی محتاج نہ ہو اور اس کے ادا ہوئے بغیر حرف کی ذات ہی باقی نہ رہے جیسے قَالَ قِیْلَ اور قُوْلُوْا کا مد کیونکہ اگر ان میں مد نہ کیا جائے تو الف واؤ اور یا کی ذات ہی فوت ہو جائے گی مد اصلی بمنزلہ جڑ کے ہے۔

مد فرعی کا بیان

مد فرعی وہ ہے جس کا پایا جانا کسی سبب پر موقوف ہو اور اس کے ادا نہ ہونے سے حروف کی ذات معدوم نہیں ہوتی البتہ قواعدِ عرفیہ تجویدیہ کا خلاف لازم آتا ہے اور حرفوں کی خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

مد فرعی کی اقسام

Marfat.com

مدفرعی کی سب سے پہلے دو اقسام ہیں نمبر۱: مدمتصل اور نمبر۲: مدمنفصل۔
اگر محل مد کے بعد سبب مد ہمزہ ہو تو ان میں مدمتصل اور منفصل ہوگی۔

مدِ متصل کی تعریف

اگر محل مد کے بعد سبب مد ہمزہ ہو اور وہ دونوں ایک ہی کلمے میں آ جائیں تو وہاں مدمتصل ہوگی اس مد کو مد واجب بھی کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ اس مد کے کرنے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک کسی اہل فن کا اختلاف نہیں اس لیے یہ مد واجب کا درجہ رکھتی ہے۔ یہاں مدمتصل کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

	ـــَــ	ـــِــ	ـــُــ
الف	جَآءَ	وَالْقَآئِلِیْنَ	یَشَآءُ
واؤ	اَلسُّوْٓءَ	مِنْ سُوْٓءٍ	لَتَنُوْٓاَ
ی	وَجِآیْءَ	وَالْمَلٰٓئِکَةُ	یُضِیْٓءُ

ان مثالوں کی مشق صحیح انداز میں کرنے سے مد کی ادائیگی درست ہوگی۔

مدمنفصل کی تعریف:

جب محل مد کے بعد سب مد ہمزہ ہو اور وہ دوسرے کلمے میں آ جائے تو وہاں مدمنفصل ہوگی اس مد کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔ مدمنفصل کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

الف:	عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا	فَاَوْحٰٓی اِلٰی	کَمَآ اُمِرْتَ
و:	وَاشْهَدُوْٓا اَنِّی	تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ	قَالُوْٓا اُوْذِیْنَا

Marfat.com

ی: وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ بِعَھْدِیْٓ اَوْفِ

ان مثالوں کی خوب مشق کر کے مد منفصل کو درست ادا کیا جائے۔

مد لازم کی اقسام اور تعریفیں:

اگر محل مد کے بعد سبب مد سکون لازم بالتشدید یا بلا تشدید ہو تو مد کی پانچ اقسام ہوں گی اور ان کے نام یہ ہیں اور بعد میں ان کی علیحدہ علیحدہ تعریفیں بیان کی جائیں گی۔

۱: مد لازم کلمی مثقل ۲: مد لازم کلمی مخفف ۳: مد لازم حرفی مثقل ۴: مد لازم حرفی مخفف ۵: مد لین لازم۔

مد لازم کلمی مثقل کی تعریف

اگر محل مد کے بعد سبب مد سکون لازم بالتشدید اسی کلمے میں ہو تو وہاں مد لازم کلمی مثقل ہو گی۔ یہاں مد لازم کلمی مثقل کی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں جیسے:

اَتُحَآجُّوْنِّیْ	فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ	ضَآلِّیْنَ	لَرَآدُّکَ
دَآبَّۃٍ	یُھَآدِّیْنَ اللّٰہَ	وَالصّٰٓفّٰتِ	اَلْحَآقَّۃُ
مَاالْحَآقَّۃُ	وَخَلَقَ الْجَآنَّ	بِضَآرِّیْنَ	ضَآلًّا
وَلَا الضَّآلِّیْنَ			

ان مثالوں کی خوب مشق کر کے ان کی ادائیگی درست کریں تاکہ غلطی سے بچ سکیں

مد لازم کلمی مخفف کی تعریف

اگر محل مد کے بعد سبب مد سکون لازم بلا تشدید آجائے تو وہاں مد لازم

Marfat.com

کلمی مخفف ہو گی جیسے ءٰ آلْئٰنَ

نوٹ: پورے قرآن میں اس مد کی یہی مثال ہے جو سورہ یونس میں دو مرتبہ آئی ہے۔

مد لازم حرفی مثقل

جب حرف مدہ حرف مقطعاتِ میں ہو اور اس کے بعد سکون لازم بالتشدید آ جائے تو وہاں مد لازم حرفی مثقل ہو گی اس کی مثالیں بعد میں بیان کی جائیں گی۔

مد لازم حرفی مخفف

جب حروف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور اس کے بعد سکون لازم بلاتشدید آ جائے تو وہاں مد لازم حرفی مخفف ہو گی۔

اب مدوں کی چند مثالیں یہاں لکھی جاتی ہیں اساتذہ سے خوب مشق کر کے ان پر اجرا کیا جائے تا کہ مد کی غلطیوں سے بچ سکیں۔

مد لازم حرفی مثقل و مخفف کی مثالیں

الٓمّٓ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ الٓمّٓصٓ الٓمّٓرٰ

طٰسٓمّٓ طٰسٓ يٰسٓ صٓ حٰمٓ

حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ

اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ ان حروف مقطعات میں طلباء کو اجرا کروائیں اور طلبا کو مثقل اور مخفف کا فرق واضح کریں۔

Marfat.com

مدلین لازم کی تعریف

جب محل مد (حروف لین) کے بعد سکون لازمی بلا تشدید حروف مقطعات میں پایا جائے تو وہاں مدین لازم ہو گی جیسے عٓسٓقٓ میں عین اور کٓهٰیٰعٓصٓ میں عین۔ مدلین لازم کی پورے قرآن میں صرف دو مثالیں ہیں۔

مدعارض وقفی کی تعریف

جب حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو تو وہاں مدعارض وقفی ہو گی جیسے مَاعُوْنَ، تَعْلَمُوْنَ (بحالت وقف)

مدلین عارض

جب محل مدہ (حروف لین) کے بعد سکون عارض ہو وہاں مدلین عارض ہو گی جیسے خوفْ کَیْفْ۔

الحمدللہ یہاں پہنچ کر مد اصلی اور بالخصوص مدفرعی کا بیان ختم ہوا لحاظہ ہم چند فوائد بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مدوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہو سکیں۔

فائدہ نمبر ا:

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہمزہ اور سکون اسباب مد ہیں پھر ان دو سببوں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں ہمزہ کی دو قسمیں یہ ہیں۔

ا: ہمزہ متصل ۲: ہمزہ منفصل اور سکون کی یہ ہیں۔ ا: سکون لازم ۲: سکون عارض۔ اس بنا پر مدفرعی کی چار قسمیں ہو جاتی ہیں ان کی تفصیل اس سے پہلے بیان کر دی گئی ہے تفصیلاً نو قسمیں ہیں اور اجمالی چار قسمیں ہیں۔

Marfat.com

ا:واجب ۲: جائز ۳:لازم ۴:عارض۔ واجب کو متصل اور جائز کو منفصل بھی کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۲: حروف لین میں مد اور اس کا سبب

حروف لین میں بھی مد انہی دو سببوں میں سے صرف ایک سبب یعنی ساکن ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حرف مدہ میں تو مد فرعی دو وجہ سے ہوتی ہے ا: ہمزہ کی وجہ سے ۲: سکون کی وجہ سے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے حروف لین میں صرف سکون ہی سبب مد ہوتا ہے۔ ہمزہ سبب مد نہیں ہوتا البتہ سکون کی یہاں بھی وہی دو قسمیں ہیں جو پہلے بیان کی ہیں یعنی سکون لازم اور سکونِ عارض اور مد ان دونوں ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اگر حرف لین میں مد سکون اصلی یعنی سکون لازم کی وجہ سے ہوگا تو وہ مدلین لازم کہلائے گا اور اگر سکون عارض کی وجہ سے ہوگا تو اس کو مدلین عارض کہیں گے مدلین عارض کی مثالیں پورے قرآن میں بہت زیادہ ہیں۔ جن میں سے چند مثالیں یہ ہیں۔ جیسے

مِنْ خَوْفٍ' وَالصَّيْفِ' لَا ضَيْرَ' شَيْءٍ' السَّوْءِ اور اَلطَّيْرِ وغیرہ۔ حالت وقف میں مگر مدلین لازم کی پورے قرآن میں صرف دو مثالیں ہیں سورۂ مریم کے ابتدائی حروف مقطعات کی عین میں اور سورہ شوریٰ کے ابتدا میں۔ ان کا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔

فائدہ نمبر۳:

يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں بطریق جزریؒ ادغام کی صورت میں مد لازم حرفی مثقل اور امام شاطبیؒ کے نزدیک صرف اظہار ہی ہے۔

Marfat.com

فائدہ نمبر۴:

مدِ تعظیم یہ مد اسم جلالہ (اللہ) میں ہوتی ہے فقہائے غیر قرآن نے مد تعظیم کرنے کو کہا ہے مد تعظیم میں بوجہ تعظیم اسمِ جلالہ اللہ کے اور اس مد کی مقدار چودہ حرکات یعنی سات الف ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ اذان وغیرہ میں یہ مد کی جاسکتی ہے اور فقہا نے اس کو جائز لکھا ہے۔

فائدہ نمبر۵:

حروف مقطعات میں میم وصل کی صورت میں مفتوح پڑھی جائے گی جیسے الٓمّٓ اللّٰہُ میں وصل کی صورت میں سب کے نزدیک مفتوح ہو گی۔ اور الٓمّٓ، اَحَسِبَ النَّاسُ میں روایت ورش میں فتحہ ہے اس میں سکون عارضی اور اصلی کا اعتبار کرتے ہوئے اور نہ کرتے ہوئے قصر وطول دونوں درست ہیں۔

فائدہ نمبر۶:

فرع کے معنی ہیں شاخ چونکہ مد اصلی مد فرعی کے لیے بمنزلہ جڑ کے ہے اور مد فرعی بمنزلہ شاخ کے ہے اِسی لیے اس کو مد فرعی کہتے ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ مد اصلی نہ ہو اور مد فرعی ہو جب کہ یہ تو ممکن ہے کہ مد فرعی نہ ہو اور مد اصلی ہو۔

مدوں کے قوی اور ضعیف کا بیان

مد فرعی کی تمام اقسام کی حیثیت برابر نہیں ہے اور مراتب میں بھی فرق ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان چھ میں سے تین قوی ہیں اور تین ضعیف۔ چنانچہ لازم ولین لازم میں سے لازم قوی ہے عارض اور لین عارض میں سے عارض قوی ہے اور

Marfat.com

متصل و منفصل میں سے متصل قوی ہے اسی طرح ا: مد لازم ۲: عارض، ۳: متصل میں تینوں قوی ہیں اور لین لازم و عارض اور منفصل۔ یہ ضعیف ہیں اب ہم آپ کو مدوں کے قوی اور ضعیف ہونے اور ان میں طول توسط کے متعلق بتاتے ہیں یاد رکھیں یہ ایک ضابطہ اور اصول ہے کہ تلاوت میں جب کئی مدیں جمع ہوں تو ان میں برابری اور مساوات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح ان کی وجوہ میں عدم مساوات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے اس طرح کہ نہ تو ان کی وجوہ میں عدم مساوات لازم آئے اور نہ ان وجوہ کی مقداروں کے بارے میں جو مختلف اقوال ذکر کیے گئے ہیں ان میں خلط ہی ہونے پائے ہاں اگر ان میں سے ایک قوی اور دوسری ضعیف ہو تو اس صورت میں قوی کو ضعیف سے بڑھانا بھی جائز ہوتا ہے۔

لیکن ضعیف کو قوی سے بڑھانا جائز نہیں ہوتا تو جب تک یہ معلوم نہیں ہو گا کہ قوی کون سی ہے اور ضعیف کون سی تو ظاہر ہے کہ اس وقت تک اس ضابطہ کو اپنانا اور اس کے موافق عمل کرنا ممکن نہیں ہو گا بس اس مقصد کے پیش نظر مختلف اقوال بھی ذکر کیے گئے ہیں اور قوی اور ضعیف کی تقسیم بھی کی گئی ہے۔ یاد رکھیں کہ جن وجوہ کا ذکر ماقبل کیا گیا ہے ان وجوہ اور اقوال میں سے صرف ایک کو اختیار کر لینا ہی کافی ہوتا ہے بلکہ قاری کے لیے اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ تلاوت کے شروع میں جس قول یا وجہ کو اختیار کیا جائے ختم تلاوت تک اسی کو اختیار کرتا چلا جائے اور ایسا نہ کرے کہ کہیں تو دو الفی توسط کرے کہیں اڑھائی الفی اور کہیں چار الفی یا کہیں تین الفی طول کرے اور کہیں پانچ الفی مثلاً اَتُحَآ جُّوْنِّیْ میں اگر پہلی جگہ پانچ الفی طول کیا ہے تو دوسری جگہ بھی پانچ الفی ہی کرے اور اگر تین الفی کیا ہے تو دوسری جگہ بھی تین الفی ہی کرے اور اسی طرح مد عارض وقفی اور

Marfat.com

مد لین یعنی عارض میں بھی اگر پہلی جگہ طول کیا ہے تو تلاوت کے آخر تک طول ہی کرتا چلا جائے اور قصر توسط میں بھی اسی برابری اور احتیاط کو ملحوظ رکھے اور ایسا نہ کرے کہ کہیں تو طول کرے کہیں توسط اور کہیں قصر وغیرہ اور ایسے ہی اس بات کا بھی خیال رکھے کہ ضعیف کی ترجیح قوی پر نہ ہونے پائے۔

فائدہ نمبر ۷:

بعض قرا میں یہ مرض پایا جاتا ہے کہ وقف کرتے وقت مد اصلی کو ایک حرکت کی مقدار کھینچتے ہیں اور اس نزاکت کو کمالِ قرأت سمجھتے ہیں جیسے فَھَدٰی کو فَھَدَی اور قَلٰی کو قَلَی اور بعض دو حرکات سے تجاوز کر جاتے ہیں یہ دونوں طریقے غلط ہیں ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

طول توسط قصر کا بیان:

ا: طول، اس سے مراد ہے حروف مدہ یا لین کو پانچ الف چار الف یا تین الف تک کھینچنا قراء کی اصطلاح میں اسے طول کہا جاتا ہے۔ پانچ الف سے مراد دس حرکات چار سے مراد آٹھ حرکات اور تین الف سے مراد چھ حرکات ہیں۔

۲: توسط، اس سے مراد ہے مد فرعی میں سے کسی مد کو دو یا تین الف تک کھینچنا۔

۳: قصر، اس سے مراد ہے ان حروف یعنی (مدہ یا لین) کو ایک الف تک دراز کرنا نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مذکورہ انداز سے ادا کرنا ہی ان کی مقدار ہے۔ ایک الف سے مراد دو حرکات ہیں۔

مدِ متصل میں دو الف مدّ کیا ہے تو دوسری جگہ بھی دو الف مدّ ہوگا اور اگر

Marfat.com

ایک جگہ ڈھائی الف یا چار الف مَد کیا ہے تو دوسری جگہ بھی ڈھائی الف یا چار الف مَدّ کیا جائے گا۔

اسی طرح مداتِ منفصِل میں بھی مد کی مقدار میں مساوات ضروری ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جن صورتوں میں مساوات رہے گی وہ تو جائز ہوں گی اور جن میں مساوات نہ ہوگی وہ غیر جائز۔

مذکورہ اصول کے مطابق اگر مدات متصل جمع ہوں تو نو وجہیں نکلتی ہیں جن میں مساوات کی تین وجوہ ہیں اور باقی چھ غیر صحیح (غیر اَولیٰ):

جائز وجوہ

تعداد جوہ　　　مثال والسَمآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

۱:	پہلے دونوں مدّات میں دوالفی مَدّ	آخر کے دونوں مدّات میں بھی دوالفی مدّ د
۲:	پہلے دونوں مدّات میں ڈھائی الفی مَدّ	آخر کے دونوں مدّات میں بھی ڈھائی الفی مدّ د
۳:	پہلے دونوں مدّات میں چار الفی مَدّ	آخر کے دونوں مدّات میں بھی چار الفی مدّ د

ناجائز وجوہ

۱:	پہلے دونوں مدات میں دوالفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں ڈھائی الفی مد
۲:	پہلے دونون مدات میں دوالفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں چار الفی مد
۳:	پہلے دونوں مدات میں ڈھائی الفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں دوالفی مد
۴:	پہلے دونوں مدات میں ڈھائی الفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں چار الفی مد
۵:	آخر کے ہر دو مدات میں چار الفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں دوالفی مد
۶:	آخر کے ہر دو مدات میں چار الفی مد	آخر کے ہر دو مدات میں ڈھائی الفی مد

Marfat.com

یہ چھ وجوہ اس لیے ناجائز ہیں کہ مقدار مد میں مساوات نہیں رہتی حالانکہ ایک ہی قسم کے مدّات میں مساوات ضروری ہے۔

اگر مداتِ منفصِل جمع ہوں تو سولہ وجہیں نکلتی ہیں' ان میں مساوات کی چار وجوہ صحیح ہیں اور باقی بارہ غیر صحیح (غیر اولیٰ):

جائز وجوہ

تعداد وجوہ	مثال وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا	وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ
۱:	قصر	قصر
۲:	دوالف مَد	دوالف مَد
۳:	ڈھائی الف مَد	ڈھائی الف مَد
۴:	چار الف مَدْ	چار الف مَد

غیر جائز وجوہ

۱:	اول میں قصر	ثانی میں دوالف مَد
۲:	اول میں قصر	ثانی میں ڈھائی الف مَد
۳:	اول میں قصر دوالف مَد	ثانی میں چار الف مَد
۴:	اول میں قصر دوالف مَد	ثانی میں قصر
۵:	اول میں قصر دوالف مَدْ	ثانی میں ڈھائی الف مَد
۶:	اول میں قصر دوالف مَدْ	ثانی میں چار الف مد
۷:	اول میں ڈھائی الف مد	ثانی میں قصر

Marfat.com

:۸	اول میں ڈھائی الف مد	ثانی میں دو الف مدّ
:۹	اول میں ڈھائی الف مد	ثانی میں چار الف مدّ
:۱۰	اول میں چار الف مدّ	ثانی میں قصر
:۱۱	اول میں چار الف مدّ	ثانی میں دو الف مد
:۱۲	اول میں چار الف مدّ	ثانی میں ڈھائی الف مد

مد کی مقدار میں مساوات نہ ہونے کی وجہ سے یہ بارہ وجوہ غیر جائز ہیں۔

جب مدِ عارض یا مدلین عارض جمع ہو جائیں تو ان میں بھی مساوات کے قاعدے کے مطابق عمل ہو گا یعنی مدِ عارض میں اگر پہلے طول اختیار کیا ہے تو دوسرے میں بھی طول کرنا ہو گا اور اگر توسط کیا ہے تو دوسرے میں بھی توسط ضروری ہو گا اور اگر پہلے میں قصر کیا ہے تو پھر دوسرے میں بھی قصر کرنا ضروری ہو گا۔

اسی طرح اگر مدِ لین عارض میں پہلے قصر کیا ہے تو دوسرے میں بھی قصر کرنا ہو گا اور اگر توسط کیا ہے تو دوسرے میں بھی توسط کرنا ضروری ہو گا۔ اور اگر پہلے میں طول کیا ہے تو باقی سب میں طول کیا جائے گا۔

یہ بھی واضح رہے کہ طول، توسط میں مساوات کے ساتھ ساتھ طول اور توسط کی مقدار کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

چنانچہ اَعُوْذُ، بَسْمله اور اَلْعٰلَمِیْنَ میں بحالتِ فصلِ کُل یعنی اَلرَّجِیْمِ، اَلرَّحِیْمِ اور اَلْعٰلَمِیْنَ ہر ایک پر وقف کرنے کی صورت میں اڑتالیس وجوہ پیدا ہوتی ہیں اَلرَّجِیْمِ میں چار وجوہ، طول، توسط، قصر مع الاسکان اور قصر مع الروم اور الرجیم میں بھی یہی چار وجوہ جن کا مجموعہ سولہ ہوتا ہے تفصیل یہ ہے:

Marfat.com

سولہ (١٦) وجوہ

	اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
١	طول مع الاسکان	" " طول مع الاسکان
٢	توسط " "	" " " "
٣	قصر " "	" " " "
۴	قصرمع الروم	" " " "
۵	طول مع الاسکان	" " توسط " "
٦	توسط " "	" " " "
۷	قصر " "	" " " "
۸	قصرمع الروم	" " " "
۹	طول مع الاسکان	" " قصر " "
١٠	توسط " "	" " " "
١١	قصر " "	" " " "
١٢	قصرمع الروم	" " " "
١٣	طول مع الاسکان	" " قصرمع الروم
١۴	توسط " "	" " " "
١۵	قصر " "	" " " "
١٦	قصرمع الروم	" " " "

مذکورہ سولہ (١٦) وجوہ کو اَلْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلاثہ یعنی طول، توسط، قصر مع الاسکان میں ملانے سے اڑتالیس (۴۸) وجوہ ہوتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

Marfat.com

اڑتالیس (۴۸) وجوہ

جدول الف

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۱: طول مع الاسکان	" طول مع الاسکان	" طول مع الاسکان (بالاتفاق جائز)
۲: توسط " "	" " "	" " "
۳: قصر " "	" " "	" " "
۴: قصر مع الروم	" " "	" " "
۵: طول مع الاسکان	توسط " "	" " "
۶: توسط " "	" " "	" " "
۷: قصر " "	" " "	" " "
۸: قصر مع الروم	" " "	" " "
۹: طول مع الاسکان	قصر " "	" " "
۱۰: توسط " "	" " "	" " "
۱۱: قصر " "	" " "	" " "
۱۲: قصر مع الروم	" " "	" " "
۱۳: طول مع الاسکان	" قصر مع ۳ الروم	" " "
۱۴: توسط " "	" " "	" " "
۱۵: قصر	" " "	" " "
۱۶: قصر مع الروم	" " "	" " " (مختلف فیہ)

Marfat.com

جدول ب

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱: طول مع الاسکان	" " طول مع الاسکان	" توسط مع الاسکان
۲: توسط " "	" " "	" " "
۳: قصر " "	" " "	" " "
۴: قصر مع الروم	" " "	" " "
۵: طول مع الاسکان	توسط" " "	" " "
۶: توسط" " "	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۷: قصر" " "	" " "	" " "
۸: قصر مع الروم	" " "	" " "
۹: طول مع الاسکان	قصر " "	" " "
۱۰: توسط" " "	" " "	" " "
۱۱: قصر" " "	" " "	" " "
۱۲: قصر مع الروم	" " "	" " "
۱۳: طول مع الاسکان	" " قصر مع ۳ الروم	" " "
۱۴: توسط" " "	" " "	" " "
۱۵: قصر	" " "	" " "
۱۶: قصر مع الروم	" " "	" " " (مختلف فیہ)

Marfat.com

جدول ج

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۱: طول مع الاسکان	" " طول مع الاسکان	" توسط مع الاسکان
۲: توسط " "	" " "	" " "
۳: قصر " "	" " "	" " "
۴: قصر مع الروم	" " "	" " "
۵: طول مع الاسکان	توسط " "	" " "
۶: توسط " "	" " "	" " "
۷: قصر " "	" " "	" " "
۸: قصر مع الروم	" " "	" " "
۹: طول مع الاسکان	قصر " "	" " "
۱۰: توسط " "	" " "	" " "
۱۱: قصر " "	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۱۲: قصر مع الروم	"	" " "
۱۳: طول مع الاسکان	" " قصر مع ۳ الروم	" " "
۱۴: توسط " "	" " "	" " "
۱۵: قصر	" " "	" " "
۱۶: قصر مع الروم	" " "	" " " (بالاتفاق جائز)

جائز وجوه

جدول الف کی وجہ نمبر ۱، جدول ب کی وجہ نمبر ۶، جدول ج کی وجہ نمبر ۱۱

Marfat.com

اور نمبر ۱۶ یہ چار وجوہ بالاتفاق جائز ہیں۔

مختلفٌ فیہ وجوہ

جدول الف کی وجہ نمبر ۱۶ اور جدول ب کی وجہ نمبر ۱۶، یہ دو وجوہ مختلف فیہ ہیں یعنی بعض قراء مساوات نہ ہونے کی بنا پر ان کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک یہ جائز ہیں کیونکہ اَلرَّجِیْمِ اور اَلرَّجِیْمِ میں رَوم کی حالت میں طول و توسط جائز ہی نہیں، اس لیے عدم مساوات کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ان کے علاوہ بقیہ بیالیس (۴۲) وجوہ بالاتفاق ناجائز ہیں۔

وصلِ اوّل فصل ثانی کی حالت میں یعنی اَعُوْذُ کو بسم اللہ سے ملا کر اَلرَّجِیْمِ اَلْعٰلَمِیْنَ میں تین وجوہ، طول، توسط، قصر مع الروم اور اَلْعٰلَمِیْنَ تین (۳) وجوہ، طول، توسط، قصر مع الاسکان کے مِلانے سے بارہ (۱۲) وجوہ پیدا ہوتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

جدول

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۱: طول مع الاسکان	" طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان (بالاتفاق جائز)
۲: توسط	" " "	" " "
۳: قصر	" " "	" " "
۴: قصر مع الروم	" " "	" " (مختلفٌ فیہ)
۵: طول مع الاسکان	توسط " "	" " "
۶: توسط	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۷: قصر	" " "	" " "

Marfat.com

۸: قصر مع الروم	" " "	توسط " (مختلف فیہ)
۹: طول مع الاسکان	قصر " "	" " "
۱۰: توسط	" " "	" " "
۱۱: قصر	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۱۲: قصر مع الروم	" " "	" " "

ان میں مساوات کی چار وجوہ نمبر ۱، ۶، ۱۱، ۱۲ بالاتفاق جائز ہیں، دو وجوہ نمبر ۴، ۸ مختلف فیہ ہیں اور باقی چھ غیر جائز۔

فصل اول وصل ثانی کی صورت میں اَلرَّجِیْمِ پر وقف کیا جائے اور بسم اللہ کو الحمد سے ملا کر اَلْعٰلَمِیْنَ پر بھی وقف کیا جائے تو یہی مذکورہ بارہ وجوہ نکلتی ہیں۔

ان میں بھی چار وجوہ بالاتفاق جائز ہیں، دو مختلف فیہ ہیں اور باقی چھ غیر جائز ہیں۔

ان وجوہ کے بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن افہام و تفہیم کی غرض سے بیان کی گئی ہیں تا کہ طلبا کو سمجھنے میں سہولت ہو......

تفصیل یہ ہے:

جدول

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱: طول مع الاسکان	" طول مع الاسکان	طول مع الاسکان (بالاتفاق جائز)
۲: توسط	" " "	" " "
۳: قصر	" " "	" " "
۴: قصر مع الروم	" " "	" " (مختلف فیہ)
۵: طول مع الاسکان	" " "	توسط " "

Marfat.com

٦: توسط	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۷: قصر	" " "	" " "
۸: قصر مع الروم	" " "	توسط" " (مختلف فیہ)
۹: طول مع الاسکان	" " "	قصر " "
۱۰: توسط	" " "	" " "
۱۱: قصر	" " "	" " (بالاتفاق جائز)
۱۲: قصر مع الروم	" " "	" " "

مساوات کی چار وجوہ نمبر ۱، ٦، ۱۱، ۱۲ بالاتفاق جائز، دو وجوہ نمبر ۴، ۸ مختلف فیہ اور باقی چھ بالاتفاق غیر جائز ہیں۔

وصلِ کل کی حالت میں یعنی اَعُوْذُ، بِسْمِ اللہ دونوں کو ملا کر اَلْعٰلَمِیْنَ پر وقف کیا جائے تو تین وجوہ نکلتی ہیں، طول، توسط، قصر مع الاسکان اور تینوں جائز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱	" "	" "	طول مع الاسکان
۲	" "	" "	توسط"
۳	" "	" "	قصر مع الاسکان

خلاصہ یہ ہوا کہ مذکورہ جدولوں کی وجوہ میں سے اکیس وجوہ صحیح ہیں، پندرہ بالاتفاق جائز اور چھ مختلف فیہ ہیں۔

س ٦٦: مختلف نوعیت کے مدات جمع ہونے کی حالت میں کس بات کا لحاظ ضروری ہے؟ ایسی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟ ان میں جائز کتنی ہیں اور ناجائز کتنی ہیں؟

Marfat.com

ج: مختلف مدات جمع ہونے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ مدِ ضعیف کی مدِ قوی پر ترجیح نہ ہو یعنی مدِ ضعیف مدِ قوی سے مقدار میں نہ بڑھے بلکہ مدِ ضعیف مدِ قوی کے ساتھ برابر رہے یا اس سے کم رہے۔

جن صورتوں مدِ ضعیف مدِ قوی سے مقدار میں بڑھ جائے یا مدِ قوی مد ضعیف مدِ قوی مدِ ضعیف سے مقدار میں گھٹ جائے تو یہ وجوہ ناجائز ہوں گی۔

اسی قائدے کے مطابق اگر مدِ متصل و مدِ منفصل جمع ہوں اور متصل مُقدم اور منفصل موخر ہو تو بارہ (۱۲) وجوہ نکلتی ہیں ان میں وہ نو (۹) وجوہ جن میں ضعیف کی قوی پر ترجیح نہیں ہوتی جائز ہیں اور باقی تین غیر صحیح:

صحیح وجوہ

مثال: وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ

تعداد وجوہ	مدِ متصِل مقدم	مدِ منفصِل موخر
۱	دو الفی مَد	قصر
۲	چار حرکات	دو الفی مَد
۳	ڈھائی الفی مَد	قصر
۴	″ ″ ″	دو الفی مَد
۵	″ ″ ″	ڈھائی الفی مَد
۶	چار الفی مَد	قصر
۷	″ ″ ″	دو الفی مَد
۸	″ ″ ″	ڈھائی الفی مَد

Marfat.com

۹	〃 〃 〃	چار الفی مَد

غیر صحیح وجوہ

تعداد وجوہ	مدِ متصِل مقدّم	مدِ منفصِل موخر
۱	دو الفی مَد	ڈھائی الفی مَد
۲	〃 〃	چار الفی مَد
۳	ڈھائی الفی مَد	〃 〃 〃

یہ تین وجوہ اس لیے ناجائز ہیں کہ ان میں ضعیف کی قوی پر ترجیح ہوتی ہے جو غیر صحیح ہے۔

اگر مدِ منفصِل مقدّم ہو اور متصل موخر تو پھر بھی مذکورہ بارہ (۱۲) وجوہ نکلتی ہیں جن میں نو (۹) وجوہ صحیح ہیں کیونکہ ان میں ضعیف کی قوی پر ترجیح نہیں ہوتی اور باقی تین غیر صحیح (غیر اَوْلیٰ):

جائز وجوہ

مثال: ثُمَّ اسْتَوٰیٓ اِلَی السَّمَآءِ

تعداد وجوہ	مدِ منفصِل مقدّم	مدِ متصِل موخر
۱	قصر	دو الف مَد
۲	قصر	ڈھائی الف مَد
۳	قصر	چار الف مَد

Marfat.com

۴	دو الف مَدّ	دو الف مَدّ
۵	دو الف مَدّ	ڈھائی الف مَدّ
٦	دو الف مَدّ	ڈھائی الف مَدّ
۷	ڈھائی الف مَدّ	ڈھائی الف مَدّ
۸	ڈھائی الف مَدّ	چار الف مَدّ
۹	چار الف مَدّ	چار الف مَدّ

ناجائز وجوہ

تعداد وجوہ	مدِ منفصِل مقدم	مدِ متصِل موخر
۱	ڈھائی الف مَدّ	دو الف مَدّ
۲	چار الف مَدّ	دو الف مَدّ
۳	چار الف مَدّ	ڈھائی الف مَدّ

ان تین صورتوں میں ضعیف کی قوی پر ترجیح لازم آتی ہے جو غیر جائز ہے۔

اگر مدِ عارض اور مد لین عارض جمع ہو جائیں تو نو (۹) وجوہ نکلتی ہیں' وہ چھ (٦) وجوہ جن میں ضعیف کی قوی پر ترجیح نہیں ہوتی' جائز ہیں اور باقی تین غیر صحیح۔

Marfat.com

جائز وجوه

مثال: مِنْ جُوْعٍ ط مِنْ خَوْفٍ

تعداد وجوہ	مدِّ عارض مقدم	مدِّ لین عارض مؤخر
۱	طول	قصر
۲	طول	توسط
۳	طول	طول
۴	توسط	قصر
۵	توسط	توسط
۶	قصر	قصر

ناجائز وجوہ

تعداد وجوہ	مدِّ عارض مقدم	مدِّ لین عارض مؤخر
۱	توسط	طول
۲	قصر	توسط
۳	قصر	طول

ان تین وجوہ میں ضعیف کی قوی پر ترجیح ہوتی ہے جو غیر جائز ہے۔

اگر مَدِّ لین عارض مقدّم اور مدِّ عارض موخر ہو تو بھی نو (۹) وجوہ نِکلتی ہیں ان میں وہ چھ وجوہ جائز ہیں جن میں ضعیف کی قوی پر ترجیح نہیں ہوتی اور باقی تین (۳) غیر جائز ہیں۔

Marfat.com

جائز وجوہ

مثال: وَالطَّيْرَ ط وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ

تعداد وجوہ	مدِ لین عارض مقدم	مدِ عارض موخر
۱	قصر	طول
۲	قصر	توسط
۳	قصر	قصر
۴	توسط	طول
۵	توسط	توسط
۶	طول	طول

ناجائز وجوہ

تعداد وجوہ	مدِ عارض مقدم	مدِ لین عارض موٴخر
۱	توسط	قصر
۲	طول	توسط
۳	طول	قصر

مدِ ضعیف کی ترجیح کی وجہ سے یہ تین (۳) وجوہ ناجائز ہیں۔

اگر مدِ عارض یا مدِ لین عارض میں حرف موقوف علیہ کی مختلف حرکات کے اعتبار سے وجوہ نکالی جائیں تو اور زیادہ وجوہ پیدا ہوں گی مثلاً:

مدِ عارض یا مدِ لین عارض میں حرف موقوف علیہ مکسور ہے یعنی ایک زیر یا

Marfat.com

زیر کی تنوین ہے تو چھ (۶) وجوہ نکلتی ہیں جن میں چار جائز ہیں، اور دو غیر جائز:

جائز وجوہ مثال: فَاتَّقُوْنِ مِنْ فُطُوْرٍ		جائز وجوہ مثال: وَالصَّیْفِ مِنْ خَوْفٍ	
تعداد وجوہ	مدِ عارض	تعداد وجوہ	مدِ لین عارض
۱	طول مع الاسکان	۱	قصر مع الاسکان
۲	توسط الاسکان	۲	توسط الاسکان
۳	قصر الاسکان	۳	طول الاسکان
۴	قصر مع الرَّوم	۴	قصر مع الرَّوم
ناجائز وجوہ		ناجائز وجوہ	
۱	طول مع الرَّوم	۱	توسط مع الرَّوم
۲	توسط مع الرَّوم	۲	طول مع الرَّوم

یہ دو (۲) وجوہ اس لیے ناجائز ہیں کہ مدّ کے لیے حرفِ مدّہ و حرف لین کے بعد سکون کا ہونا ضروری ہے اور رَوم والا حرف سَاکن نہیں ہوتا بلکہ متحرک ہوتا ہے۔

اگر مدّ عارض یا مدِ لین عارض میں حرف موقوف علیہ مضموم ہے یعنی ایک پیش یا پیش کی تنوین ہے تو نو (۹) وجوہ نکلتی ہیں جن میں سات جائز ہیں اور دو (۲) غیر جائز:

جائز وجوہ مثال: اَلْوَدُوْدُ قُعُوْدٌ		جائز وجوہ مثال: وَالطَّیْرُ ط خَیْرٌ	
تعداد وجوہ	مدِ عارض	تعداد وجوہ	مدِ لین عارض

Marfat.com

۱	طول مع الاسکان		۱	قصر مع الاسکان
۲	توسط الاسکان		۲	توسط الاسکان
۳	قصر الاسکان		۳	طول الاسکان
۴	طول مع الاشمام		۴	قصر مع الشمام
۵	توسط مع الشمام		۵	توسط الاشمام
۶	قصر الاشمام		۶	طول الاشمام
۷	قصر مع الرَّوم		۷	قصر مع الرَّوم
ناجائز وجوہ			ناجائز وجوہ	
۱	طول مع الرَّوم		۱	توسط مع الرَّوم
۲	توسط مع الرَّوم		۲	طول مع الرَّوم

رَوم کی حالت میں حرف مدہ اور حرف لین کے بعد سکون نہ ہونے کے سبب یہ ہر دو وجوہ غیر جائز ہیں۔

مدِ عارض یا مدّ لین عارض میں اگر حرف موقوف علیہ مفتوح ہے یعنی ایک زبر ہے تو تین وجوہ نکلتی ہیں کیونکہ فتحہ میں رَوم و اشمام نہیں ہوتا اور تینوں وجوہ جائز ہیں:

وجوہ

مثال: لِلْمُتَّقِیْنَ عَالَمِیْنَ

تعداد وجوہ مدِ عارض

۱: طول مع الاسکان

Marfat.com

۲: توسط مع الاسکان

۳: قصر مع الاسکان

وجوہ

مثال: لَارَیْبَ ط لَاضَیْرَ

تعدد اوجوہ مدِ لین عارض

ا: قصر مع الاسکان

۲: توسط مع الاسکان

۳: طول الاسکان

جب کسی کلمہ میں سبب مدّ قوی اور ضعیف جمع ہوں تو قوی سبب پر عمل ہوگا

مثلاً:

جب مدِ متصل کا ہمزہ اخیر کلمہ میں واقع ہو اور وقف بالاسکان یا بالاشمام کیا جائے تو ہمزہ ہی کا اعتبار کر کے مدّ کیا جائے گا اور سکون جو عارضی ہے اس کی وجہ سے قصر جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اصلی سبب کا الغاء اور عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے جو غیر جائز ہے جیسی یَشَآءُ ط اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ ط

اسی طرح مدِ لازم کلمی مُثقّل کا مُشدّد حرف اخیر کلمہ میں واقع ہو تو اس میں بھی وقف بالاسکان اور بالاشمام کی صورت میں قصر جائز نہیں بلکہ قوی سبب یعنی حرف مثقل کی بنا پر مد ہی کیا جائے گا جیسے صَوَآفَّ ط غَیْرَ مُضَآرٍّ ط وَلَا جَآنٌّ O

خلاصہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اصول کا سمجھنا اور یاد رکھنا ضروری ہے اور ان کے مطابق وجہ صحیح اور غیر صحیح نکال کر عمل کیا جائے:

Marfat.com

۱:	ایک قسم کے مدات میں مدّ کی مقدار میں مساوات رکھنا۔

پس جن صورتوں میں مساوات نہ رہے گی وہ غیر صحیح ہوں گی اسی کو عدمِ مساوات وعدمِ توافق اور ترجیح بلا مرجح سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲:	مدِ ضعیف کے مدّ کی مقدار، مدِ قوی سے کم رہنا یا اس کے برابر رہنا۔

مدِ ضعیف کا مدِ قوی سے مقدار میں بڑھ جانا یا مدِ قوی کا مقدار میں گھٹ جانا غیر جائز ہے۔ضعیف کی قوی پر ترجیح ہونے کا یہی مطلب ہے۔

۳:	مد کے قوی اور ضعیف سبب جمع ہونے کی صورت میں قوی سبب پر عمل کرنا۔

اس کے برعکس یعنی قوی سبب چھوڑ کر ضعیف پر عمل کرنا' یہ غیر جائز ہے۔ سبب اصلی کا اِلغاء اور سببِ عارضی کا اِعتبار اسی کو کہتے ہیں۔

نون ساکن وتنوین کا بیان

نون ساکن اور نون تنوین کے چار احکام ہیں ۱:اظہار ۲:ادغام ۳:اقلاب ۴:اخفا۔

نون ساکن وتنوین کے احکام شروع کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ نون ساکن اور تنوین میں فرق بیان کر دیا جائے کیونکہ اکثر طلبا ان چھوٹے چھوٹے مسائل سے واقف نہیں ہوتے اس لیے وہ مسائل کو صحیح طریقے سے سمجھ نہیں پاتے

Marfat.com

نون ساکن وتنوین میں فرق

ا: نون ساکن وہ نون ہے جس نون پر زبر زیر پیش میں سے کوئی حرکت نہ ہو اس نون کو نون ساکن کہتے ہیں۔ مثلاً:

یَنْهَوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ مِنْ م بَعْدِیْ مِنْكُمْ

وغیرہ کا نون ان تمام کلمات میں نون ساکن کی مثالیں موجود ہیں۔

نون تنوین

اگر کسی کلمہ کے آخری حرف پر دو زبر دو زیر اور دو پیش ہوں جیسے بَرْقٌ کی کاف پر دو پیش فِیْ رَیْبٍ کی با کے نیچے دو زیر اور اَبَدًا کی دال پر دو زبر تو اس میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسی آواز کو تنوین کہتے ہیں اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ نون ساکن تو لکھنے میں بھی آتا ہے اور پڑھنے میں بھی لیکن نون تنوین صرف پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا البتہ دو زبر کا تنوین الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جو وقف کی صورت میں الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

دوسرا فرق:

نون ساکن کلمہ کے درمیان میں بھی آتا ہے اور آخر میں بھی مگر نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں ہی آتا ہے۔

تیسرا فرق:

نون ساکن حالت وصل و وقف میں لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے مگر نون تنوین صرف حالت وصل میں باقی رہتا ہے حالت وقف میں نہیں۔

Marfat.com

اب ہم آپ کو نون ساکن و تنوین کے احکام کے متعلق تفصیلاً بیان کرتے ہیں:

نون ساکن و تنوین کے احکام

ا: **اظہار** کے لغوی معنی اَلْبَیَانُ یعنی خوب ظاہر کرنا اور اصطلاح میں اظہار کی تعریف یہ ہے۔

اِخْرَاجُ کُلِّ حَرْفٍ مِّنْ مَّخْرَجِہٖ مِنْ غَیْرِ غُنَّۃٍ فِی الْمُظْھَرِ

یعنی: حرف اظہار کو اس کے اپنے مخرج سے بغیر غنہ زمانی کے ادا کرنا۔

اظہار کی تعریف:

جب نون ساکن و تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ہ ع ح غ خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہو گا اس اظہار کو اظہار حلقی کہتے ہیں یہاں طلبا کی سہولت کے لیے اظہار حلقی کے چھ حروف کی پانچ پانچ مثالیں لکھی جاتی ہیں طلبا کو چاہیے کہ مثالوں کو کسی ماہر استاد سے پڑھیں اور جب تک ان کی ادائیگی درست نہ ہو اس کی باقاعدہ مشق کرتے رہیں

اظہار حلقی کی مثالیں

	نْ	نْ	ً	ٍ	ٌ
ء	وَمِنْ اَهْلِ	وَيَنْئَوْنَ	اِذًا اَبَدًا	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ
ہ	وَمِمَّنْ هَدَيْنَا	مِنْهُمْ	فَرِيْقًا هَدٰى	قَوْمٍ هَادٍ	اِنِ امْرُؤٌ
ع	مِنْ عِنْدِنَا	اَنْعَمْتَ	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	بِكَافٍ عَبْدَهٗ	عَرْشٌ عَظِيْمٌ

Marfat.com

ح	مِنْ حَيْثُ	وَتَنْحِتُوْنَ	عَلِيْمًا حَكِيْمًا	بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ	اَرْبَعَةٌ حُرُ
غ	مِنْ غَيْرِ	فَسَيُنْغِضُوْنَ	عَفُوًّا غَفُوْرًا	سَنِيْنَةٍ غَصْبًا	لَغَفُوْرٌ غَفُوْرٌ
خ	مِنْ خَشْيَةِ	وَالْمُنْخَنِقَةُ	عَلِيْمًا خَبِيْرًا	كَذِبَةٍ خَاطِئَةٍ	وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ

اساتذہ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ طلباء کو مشق کے ساتھ ان کلمات میں اچھی طرح اجراء کروائیں تا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت طلباء ان احکام کے مطابق تلاوت کر سکیں۔

ادغام کا بیان

ادغام کے لغوی معنی اِدْخَالُ الشَّيْئِ فِي الشَّيْئِ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح میں ادغام کی تعریف ان لفظوں میں بیان کی جاتی ہے۔

خَلْطُ حَرْفٍ سَاكِنٍ بِمُتَحَرِّكٍ بِحَيْثُ يَصِيْرَانِ حَرْفًا وَّاحِدًا مُّشَدَّدًا وَّ يَرْتَفِعُ اللِّسَانُ عِنْدَ اَدَاءِ هِمَا اِرْتِفَاعَةً وَّاحِدَةً۔

ترجمہ: یعنی حرف ساکن کو حرف متحرک میں اس طرح ملا دینا کہ وہ دونوں مل کر ایک مشدّد حرف ہو جائیں اور دونوں کی ادائیگی کے وقت عضو ایک ہی بار کام کرے یعنی دونوں ایک ہی مخرج سے بلا فصل ادا ہوں۔

ادغام کی تعریف: جب نون ساکن وتنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں نون ساکن وتنوین کا اس حرف میں ادغام ہو گا اس ادغام کو ادغام یرملون کہتے ہیں۔

ادغام یرملون کی اقسام:

Marfat.com

ادغام یرملون کی دو اقسام ہیں (۱) ادغام مع الغنّہ (۲) ادغام بغیر الغنہ

ا: ادغام مع الغُنّہ

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد یَنْمُوْ کے چار حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام مع الغُنّہ ہوتا ہے۔

۲: ادغام بغیر الغنہ

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد ل ر میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام بغیر الغنہ ہوتا ہے ان کو ادغام کامل اور ادغام ناقص بھی کہتے ہیں۔

اب ہم طلبا کی سہولت کے لیے ادغام ناقص یعنی ادغام مع الغنّہ اور ادغام کامل یعنی ادغام بغیر الغنّہ کی مثالیں پیش کرتے ہیں انشاء اللہ ان کلمات کی تلاوت اور مشق سے ادغام ناقص اور ادغام کامِل کی صحیح ادائیگی کا طریقہ آ جائے گا اور انشاء اللہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ان غلطیوں سے بچ سکیں گے۔

ادغام ناقص و کامل کی مثالیں

ا: ادغام کامل کی مثالیں

نْ ً

ل	مِنْ لَّدُنْ	لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ	وَیْلٌ لِّکُلِّ
ر	مِنْ رَّحْمَتِہٖ	تَوَّابًا رَّحِیْمًا	غَفُوْرٌ رَّحِیْم

Marfat.com

ادغام ناقص کی مثالیں

نْ

ی	وَمَنْ يَّعْمَلْ	مُنَادِيًا يُّنَادِىْ	لِقُوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ	رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ
ن	مِنْ نَّصِرِيْنَ	رَسُوْلًا نَّبِيًّا	يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ	طَلْعٌ نَّضِيْدٌ
م	مِنْ مَّقَامِكَ	اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ	سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ
و	مِنْ وَّرَقَةٍ	جَنَّةً وَّحَرِيْرًا	جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ	نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ

اساتذہ کرام ان مثالوں کی خوب مشق کروائیں اور کوشش فرمائیں کہ طلباء کے اندر ان احکام کی صحیح ادائیگی کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور انہیں ادغام ناقص اور ادغام کامل کا فرق واضح کر دیا جائے تا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ان غلطیوں سے بچ سکیں۔

اقلاب: اقلاب کے لغوی معنی (تَحْوِيْلُ الشَّئِ عَنْ وَّجْهِهٖ) یعنی کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کے ہیں اور اصطلاح میں اقلاب کی تعریف یہ ہے:

هُوَ جَعْلُ حَرْفٍ مَّكَانَ حَرْفٍ اٰخَرَ مَعَ مَرَاعَاةِ الْغُنَّةِ ۔ یعنی صفت غنہ کو باقی رکھ کر ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھ دینا یعنی اس سے بدل دینا۔

اقلاب کی تعریف:

جب نون ساکن وتنوین کے بعد با آ جائے تو وہاں اقلاب ہوتا ہے۔ اور دونوں حرفوں کے درمیان ایک چھوٹی سی میم کا اضافہ کر کے اسے ظاہر کیا جاتا

Marfat.com

ہے تا کہ قاری سمجھ سکے آیئے اسی قانون کو صحیح سمجھنے کے لیے ہم آپ کے سامنے اقلاب کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی مشق سے اقلاب کی صحیح ادائیگی میں مدد ملے گی اور یاد رکھیں اقلاب ہمیشہ مع الغنہ ہوتا ہے۔

اقلاب کی مثالیں

نْ

سَمِیْعٌ م بَصِیْرٌ	کُلُّ مُرِیْءٍ بِمَا	اَبَدًام بِمَا	وَیُوْمِنْ م بِاللّٰه
اٰیٰتٌ م بَیِّنٰتٌ	فُرُشٍ م بَطَاءِ مُنَها	ذُرِّیَّۃً بَعْضُهَا	مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ	یَوْمَئِذٍ م بِجَهَنَّمَ	قَوْلًا م بَلِیْغًا	اَنْبِیَآءَ اللّٰهِ

ان کلمات کی خوب مشق کریں اور ماہر اساتذہ سے تصدیق کروائیں جب تک اساتذہ مطمئن نہ ہوں بار بار ان کلمات کی مشق جاری رکھیں انشاء اللہ چند گھنٹوں یا دنوں کے بعد ادائیگی بالکل درست ہو جائے گی۔

اخفا کا بیان:

اخفا کے لغوی معنی (اَلسَّتْرُ) یعنی چھپانے کے ہیں اور اصطلاح میں اخفا کی تعریف یہ ہے هُوَ عِبَارَةٌ عَنِ النُّطْقِ بِحَرْفٍ سَاكِنٍ عَارٍ عَنِ التَّشْدِيْدِ عَلٰى صِفَةٍ م بَيْنَ الْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ مَعَ بَقَآءِ الْغُنَّةِ فِى الْحَرْفِ الْاَوَّلِ یعنی کسی حرف ساکن کو اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر بغیر تشدید کے ادا کرنا۔

اخفاء کی تعریف:

جب نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی یرملون با اور الف کے علاوہ

Marfat.com

باقی پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں نون پر اخفا ہوگا اس اخفا کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں۔ عوام الناس اور طلبا کی سہولت کے پیش نظر یہاں اخفا کی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں تا کہ اخفاء کی صحیح پہچان اور مشق ہو سکے۔

اخفا کی مثالیں

	نْ	نـ	ً	ٍ	ٌ
ت	اَنْ تَتَّقُوْا	وَاَنْتُمْ	نَارًا تَلَظّٰی	خَیْرٍ تَجِدُوْهُ	قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ
ث	مَنْ ثَقُلَتْ	بِالْاُنْثٰی	مَآءً ثَجَّاجًا	یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَةٌ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ
ج	مِنْ جَنّٰتٍ	فَاَنْجَیْنٰهُ	ظَلُوْمًا جَهُوْلًا	اُمَّةٍ جَعَلْنَا	عَیْنٌ جَارِیَةٌ
د	مِنْ دُوْنِ	عِنْدَاللّٰهِ	دَكًّا دَكًّا	وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ	ضُرٌّ دَعَانَا
ذ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	الْمُنْذَرِیْنَ	نَارًا ذَاتَ	سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا	عَزِیْزٌ ذُوْنْتِقَامٍ
ز	مَنْ زَكّٰهَا	اُنْزِلَ	وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا	بَعْضٍ زُخْرُفَ	حَمِیْدٌ زَعَمَ
س	عَنْ سَبِیْلِهٖ	یٰاَیُّهَاالْاِنْسَانُ	قَوْلًا سَدِیْدًا	لَیَالٍ سَوِیًّا	كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
ش	فَمَنْ شَآءَ	وَتَنْشَقُّ	سَبْعًا شِدَادًا	شَیْءٍ شَهِیْدٌ	غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
ص	وَلَمَنْ صَبَرَ	فَانْصُرْنَا	عَذَابًا صَعَدًا	بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ	رِجَالٌ صَدَقُوْا
ض	عَنْ ضَیْفِ	مَنْضُوْدٍ	قَوْمًا ضَآلِّیْنَ	لِكُلٍّ ضِعْفٌ	ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ
ط	مَنْ طَغٰی	اِنْطَلِقُوْا	كَلِمَةً طَیِّبَةً	سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا	بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ
ظ	اِنْ ظَنَّا	تَنْظُرُوْنَ	ظِلًّا ظَلِیْلًا	نَفْسٍ ظَلَمَتْ	سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ
ف	مِنْ فَضْلِ	فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ	قَوْمًا فٰسِقِیْنَ	بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌ	مُحْسِنٌ فَلَهٗ
ق	مِنْ قَبْلِكَ	لَمُنْقَلِبُوْنَ	ثَمَنًا قَلِیْلًا	عَالِیَةٍ قُطُوْفُهَا	فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ

Marfat.com

ك وَلٰكِنْ كَانُوْا وَاِنْ مِّنْكُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ وَاَكْوَابٍ كَانَتْ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ

نوٹ:

نمبر ا: ادغام کے لیے یہ شرط ہے کہ نون ساکن اور اس کا مدغم فِیہ (یعنی جس حرف میں ادغام کیا گیا ہو) دونوں دو کلموں میں ہوں اور اگر یہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں گے تو ادغام نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ دُنْیَا قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ اور بُنْیَانٌ ان چار کلموں میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ ان میں نون و واؤ اور نون و یا دونوں ایک ہی کلمہ میں ہیں اور اس قاعدے کے تمام قرآن میں یہی چار لفظ پائے گئے ہیں اور ان چار لفظوں میں جو اظہار ہوتا ہے۔ اسے اظہار مطلق کہتے ہیں۔

(فائدہ) اور نٓ وَالْقَلَمِ اور یٰسٓ وَالْقُرْآنِ میں باوجودیکہ واو نون کے بعد دوسرے کلمہ میں ہے۔ پھر بھی ادغام نہیں ہوتا ہے ہاں امام جزریؒ کے طریق سے ان میں ادغام بھی جائز ہے۔

اظہار ادغام اقلاب اور اخفاء کی صحیح ادائیگی

ان سب کی تعریفیں پہلے تحریر کر دی گئی ہیں ان تعریفوں کو سامنے رکھ کر ان حرفوں کو ادا کرنا چاہیے پس نون مظہرہ کو اس کے اصلی مخرج یعنی طرف اور تالو سے بغیر غنہ کے ادا کرنا چاہیے ہاں اس کا خیال رکھو کہ نون مظہرہ پہ نہ تو سکتہ سا ہونے پائے اور نہ اس کا سکون ملنے ہی پائے کہ قلقلہ سا ہو جائے اور چونکہ نون حروف متوسطہ میں سے ہے اس لیے اظہار کی صورت میں اس کی آواز مخرج پر زیادہ قوت کے ساتھ بھی نہیں ٹکنی چاہیے جیسا کہ بعض لوگوں سے اظہار کے اہتمام میں ایسا ہو جاتا ہے بلکہ نون کا سکون نہایت لطافت کے ساتھ ادا ہو اور پھر بلا فصل

Marfat.com

دوسرے حرف کی آواز شروع ہو جائے اور نون مدغم کو اس طرح ادا کرو کہ اس کو بعض والے حرف سے بدل کر دونوں کو مشدد حرف کی طرح پڑھو پھر ادغام بلا غنہ میں تو نون کا اثر بھی باقی نہیں رہنا چاہیے اور ادغام بالغنہ میں اس کا اثر یعنی غنہ باقی رہنا چاہیے مگر تشدید ادغام بالغنّہ کی صورت میں بھی ادا ہو گی اور نون مقلوبہ (یعنی اقلاب والی نون) کو میم کے مخرج یعنی دونوں ہونٹوں کی خشکی سے اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ پہلے تو دونوں ہونٹوں کی خشکی والے حصہ کو نہایت نرمی کے ساتھ مِلا کر بقدر ایک الف خیشوم میں صفت غنہ کو ادا کیا جائے اور پھر ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کی تری والے حصہ کو سختی کے ساتھ ملا کر باء ادا کی جائے اور نون مخفاہ (یعنی اخفاء والا نون) کو اس طرح ادا کرو کہ نہ تو نون مظہرہ (یعنی اظہار والا نون) مدغمہ (یعنی ادغام والا نون) کی طرح اس کی ادائیگی میں حرف آئے یعنی بعد والے حرف کے مخرج پر اعتماد ہو بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان اس طرح ادا ہو کہ صفت غنہ تو ظاہر ہو مگر تشدید سے بالکل خالی ہو اور فن کے محقق اساتذہ کے ارشاد کی روشنی میں اخفا کے ادا کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ زبان کی نوک کو تالو سے جدا مگر اس سے بالکل قریب رکھ کر اس طرح کہ اس کا تالو سے ہلکا سا لگاؤ ہو بقدر ایک الف صفتِ غنہ کو خیشوم سے ادا کیا جائے۔

پس نوک زبان کو تالو سے جدا مگر اس سے بالکل قریب ہی رکھ کر ایک الف کے برابر صفت غنہ کو خیشوم سے ادا کرنا بس یہی حقیقت ہے نون کے اخفا کی اور چونکہ یہ ادا کے لحاظ سے کچھ مشکل ہے اس لیے اس کی صحیح ادائیگی سیکھنے کے لیے زیادہ مشق اور محنت کی ضرورت ہے اور نون مخفاۃ کا اظہار کی طرح سرا زبان کو تالو کے ساتھ پوری طرح لگا کر ادا کرنا یا اس کی ادائیگی میں بعد والے حرف کے مخرج

Marfat.com

پر اعتماد کرنا یہ دونوں باتیں غلط اور تحقیق سے دور ہیں پہلی صورت تو اظہار ہے الغنہ کہلا سکتی ہے حالانکہ وہ کوئی بھی کیفیت ادا نہیں اور دوسری صورت ادغام مع الغنہ کی ہے اور ظاہر ہے کہ اخفا سے جدا کیفیت ہے اس وضاحت کے بعد انشاء اللہ اظہار ادغام اقلاب اور اخفا کی درست ادائیگی کا طریقہ واضح ہو گیا اس لیے ان ہدایات کے مطابق ان احکام کی ادائیگی کی جائے۔

اظہار ادغام اقلاب اور اخفاء کی اقسام کا بیان

ا: اظہار کی اقسام

اظہار کی چار اقسام ہیں:

ا: اظہار حلقی

اس کا بیان پہلے کر دیا گیا ہے یہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۲: اظہار شفوی

انشاء اللہ اس کا ذکر میم ساکن کے احکام میں آئے گا' یہاں اس کا ذکر اقسام میں کیا جا رہا ہے۔

۳: اظہار قمری

اظہار کی اقسام میں سے ایک اظہار قمری ہے اس کا ذکر انشاء اللہ لام کی تعریف کے بیان میں آئے گا۔

۴: اظہار مُطلق

اظہار مطلق کا تعلق چونکہ نون ساکن وتنوین کے احکام میں سے ہے اس

Marfat.com

لیے ضروری ہے کہ اس کا ذکر یہاں کر دیا جائے۔

اظہارِ مطلق کی تعریف:

جب نون ساکن وتنوین کے بعد یا اور واوٗ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو تو وہاں اظہار مطلق ہو گا۔ یہاں کلمہ کے مشابہ بالمضاعف ہو جانے کے خوف سے ادغام نہیں کیا جاتا قرآن مجید میں اظہار مطلق کی صرف چار مثالیں ہیں۔

قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، دُنْيَا

ان علاوہ پورے قرآن میں اظہار مطلق کی کوئی مثال نہیں ہے۔

اقسام ادغام کا بیان

اقسام اِدغام سات ہیں:

۱: ادغام یرملون ۲:ادغام شفوی ۳:ادغام شمسی ۴:ادغام مثلین

۵:ادغام متجانسین ۶:ادغام متقاربین ۷:ادغام کبیر۔

۱: ادغام یرملون

ادغام یرملون کا ذکر پہلے بڑی تفصیل سے کر دیا گیا ہے یہاں اقسام کی وجہ سے اس کا ذکر کرنا ضروری تھا سو کر دیا۔

۲: ادغام شفوی

ادغام شفوی کا ذکر انشاء اللہ میم ساکن کے بیان میں آئے گا

۳: ادغام شمسی

Marfat.com

ادغام شمسی کا ذکر انشاء اللہ لام تعریف کے بیان میں ہوگا

۴: ادغام مثلین

جب دو حرف مماثل (یعنی ایک جیسے) اس طرح اکٹھے آ جائیں کہ پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو وہاں ادغام ہوگا جیسے قُلْ لَّا .... اَللّٰہُ وغیرہ متماثلین میں صرف ادغام کامل ہی ہوتا ہے۔

۵: ادغام متجانسین

جب دو حرف متحد المخرج مختلف الصفات جمع ہوں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام ہوگا جیسے اُجِیْبَ دَّعْوَتُکُمَا مَا عَبَدْتُّمْ وغیرہ۔

۶: ادغام متقاربین

جب دو حرف قریب المخرج متحد الصفات یا مختلف الصفات جمع ہوں تو پہلے ساکن کو دوسرے متحرک میں ادغام کریں گے جیسے بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ

۷: ادغام کبیر

جب مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں اور دونوں مثلین ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے ادغام کریں گے ادغام کبیر کی قرآن مجید میں صرف پانچ مثالیں ہیں اور وہ یہ ہیں انہیں خوب یاد کرلو اور اساتذہ سے ان کی خوب مشق کرلو

۱: فَنِعِمَّا هِیَ ۲: اَتُحَآجُّوْنِّی ۳: لَا تَاْمَنَّا ۴: تَاْمُرُوْنِّی ۵: قَالَ مَامَکَّنِّی

اقسام ادغام بلحاظِ ادا

یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ ادغام کی کیفیت ادا کے لحاظ سے دو اقسام

Marfat.com

ہیں:

ا: ادغام کامل ۲: ادغام ناقص

ا: ادغامِ کامل

اگر مدغَم (یعنی جس حرف کا ادغام کیا جائے) کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو ایسا ادغام ادغامِ کامل ہوگا جیسے:

قُلْ لَّا　　اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا

۲: ادغام ناقص

اگر مدغم (یعنی جس حرف کا ادغام کیا جائے) کی کوئی صفت باقی ہو تو ادغام ناقص ہوگا:

بَسَطْتَّ　　اَحَطْتُّ

فائدہ　اِرْكَبْ مَّعَنَا میں ادغام کیا جاتا ہے مگر بطریق جزریؒ اظہار بھی ثابت ہے اسی طرح یَلْهَثْ ذَالِكَ اور مَالِيَه هَّلَكَ میں وصل کی صورت میں اظہار کے ساتھ لطیف سا سکتہ بھی کیا جاتا ہے۔

یٰسٓ وَالْقُرْآنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار ہوگا مگر ادغام بھی ثابت ہے اسی طرح مَنْ سکتہ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ترک سکتہ کی صورت میں ادغام ہوگا۔

موانع ادغام

وہ حروف جن کا ادغام ایک دوسرے میں نہیں ہوسکتا

ا: لام کا ادغام نون میں نہ ہوگا جیسے قُلْنَا

۲: حروف حلقی کا غیر حلقی میں ادغام نہ ہوگا جیسے لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

Marfat.com

۳: حروف مدہ کا غیر مدہ میں نہ ہوگا جیسے فِیْ یَوْمٍ

۴: حروف حلقی کا ادغام اپنے مجانس میں نہ ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْھُمْ

فائدہ ۲: نون ساکن اور نون تنوین کا ادغام واؤ اور یا میں اور طا کا تا میں ناقص ہوگا نون کی صفت غنہ اور طا کی صفت اطباق کو باقی رکھا جائے گا جب حرف قوی کا ادغام حرف ضعیف میں کیا جائے تو ناقص ہوتا ہے اسی لیے یہاں بھی ادغام ناقص ہی ہے اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ کے ادغام میں خلف ہے بعض کے نزدیک ادغام تام ہے اور بعض کے نزدیک ناقص چونکہ ادغام تام اصل ہے اس لیے ادغام تام ہی اس کلمہ میں اولیٰ ہے۔

فائدہ ۳: حروف مدہ کا ادغام غیر مدہ میں مخرج محقق اور مقدر کی وجہ سے نہ ہوگا چونکہ حروف مدہ کا مخرج مقدر ہے اور غیر مدہ کا مخرج محقق ہے حروف مدہ اور غیر مدہ کے مخرج میں بُعد (یعنی دوری) کی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے قَالُوْا وَھُمْ

Marfat.com

اقسام اخفا کا بیان

ا: اخفاءِ حقیقی ۲: اخفاءِ شفوی ۳: اخفا مع القلب

ا: اخفاءِ حقیقی

اخفاءِ حقیقی کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ یہاں اقسام اخفاء میں اس کا ذکر ضروری تھا۔

۲: اخفاءِ شفوی

اخفاءِ شفوی کا ذکر انشاء اللہ میم ساکن کے احکام میں بیان کیا جائے گا

۳: اخفا مَعَ القلبْ

اخفا مع القلب کا ذکر بھی پہلے گزر چکا ہے لحاظہ اقسام میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

فائدہ ا: اخفا مع القلب جب نون ساکن یا تنوین کے بعد با آ جائے تو نون اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفا مع الغنہ کریں گے۔ جیسے مِنْ م بَعْد ادغام بوجہ قرب (یعنی قریب) اظہار بوجہ بعد و دوری اور اخفا قرب و بعد کی درمیانی حالت کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور نون ساکن کے بعد با آئے تو صفت غنہ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ادغام نہیں کیا جاتا اور یہی وجہ اظہار نہ کرنے کی بھی ہے مگر اصل وجہ اظہار اور ادغام نہ کرنے کی اطباقِ شفتین میں گرانی و دشواری ہے اور جب تینوں حالتوں میں ثقالت ہے تو چوتھی صورت کو اختیار کیا گیا جس کو اخفا مع القلب کا نام دیا گیا یعنی نون ساکن اور تنوین کو ایسے حرف سے بدلا گیا جس کا تعلق نون اور با دونوں سے ہے میم نون سے صفت غنہ میں اور با سے مخرج میں مشترک ہے۔

Marfat.com

میم ساکن کے احکام

میم ساکن کے تین احکام ہیں: ۱: ادغام ۲: اخفا ۳: اظہار

اب ان احکام کی تفصیل بیان کی جاتی ہے انشاء اللہ اس تفصیل کے بعد میم ساکن کے احکام سمجھ میں آ جائیں گے سب سے پہلے ادغام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔

ادغام شفوی کی تعریف:

جب میم ساکن کے بعد دوسری میم آ جائے تو وہاں میم ساکن کا میم متحرک میں ادغام ہو گا اس ادغام کو ادغام شفوی اور ادغام مثلین بھی کہتے ہیں ادغام شفوی کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

لَهُمْ مُّوْسٰی ، اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ ، فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ وہ طلبا کو ان کلمات کی خوب مشق کروائیں اور اجرا کروائیں تاکہ طلبا کے اندر ادغام شفوی صحیح ادا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور جو لوگ اس کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کسی ماہر استاد کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی غلطیوں کی تصحیح کروائیں۔

اخفاءِ شفوی کی تعریف

جب میم ساکن کے بعد با آ جائے تو وہاں میم پر اخفاءِ شفوی ہو گا ہونٹوں سے ادا ہونے کی وجہ سے اسے اخفاءِ شفوی کہا جاتا ہے اب اخفاءِ شفوی کی چند

Marfat.com

مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللهِ، رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ، عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ

اظہار شفوی کی تعریف

جب میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ حروف تہجی کے باقی ستائیس حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں میم ساکن پر اظہار شفوی ہوتا ہے۔ جیسے

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، هُمْ يُوْقِنُوْنَ، اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا، كَيْدَهُمْ فِي

نوٹ: میم ساکن کے احکام میں اظہار اور ادغام کے معنی تو یہاں بھی بالکل وہی ہیں جو نون ساکن وتنوین کے بیان میں تم پڑھ چکے ہو البتہ اخفاء کے معنی یہاں اس سے کچھ مختلف ہیں نون کے اخفا کا بیان تو پہلے گزر چکا ہے کہ وہ نون کو تشدید کے بغیر خیشوم سے اس طرح ادا کرنے کا نام ہے کہ زبان کا سرا تالو کے ساتھ اچھی طرح لگنے نہ پائے بلکہ اس سے کچھ جدا رہے اور میم کے اخفا کا مطلب یہ ہے کہ میم ساکن کو ذرا نرم کر کے غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے پس میم ساکن کو غنہ کے ساتھ بہ نسبت اظہار کے قدرے نرم کر کے پڑھنا بس یہی مراد ہے میم کے اخفا سے اور میم مخفاۃ کی ادائیگی بالکل نون مقلوبہ کی طرح ہوتی ہے اور ان دونوں کے ادا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور نون کی طرح اظہار والے میم میں مظہرہ اور اخفا والے میم کو میم مخفاۃ اور ادغام والے میم کو میم مدغمہ کہتے ہیں پس میم مظہرہ کو تو اس کے اصلی مخرج یعنی دونوں ہونٹوں کی خشکی سے بغیر غنہ کے ادا کیا جائے گا اور میم مخفاۃ کو دونوں ہونٹوں کی خشکی سے قدرے نرم کر کے غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے گا اور میم مدغمہ کو بعد والے متحرک میم میں ملا کر دونوں کو مثل ایک مشدد میم کے ادا کیا جائے گا۔

Marfat.com

میم ساکن کے احکام کو شفوی کہنے کی وجہ تسمیہ

اس لیے کہ میم ان تینوں حالتوں میں ہونٹوں سے ہی ادا ہوتا ہے بخلاف نون کے کہ صرف اظہار ہی کی صورت میں اپنے اصلی مخرج سے ادا ہوتا ہے اور باقی تین حالتوں میں اپنے مخرج سے ادا نہیں ہوتا چنانچہ ادغام میں تو بعد والے حرف سے بدل کر اسی کے مخرج سے ادا ہوتا ہے اور اقلاب میں میم سے بدل کر اس کے مخرج اور اخفا' میں گو اس کا کچھ تعلق اپنے مخرج سے بھی ہوتا ہے لیکن زیادہ تر تعلق اس حالت میں اس کا خیشوم سے ہوتا ہے اور اس قید کے بڑھانے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے نون اور میم کے احکام میں فرق ہو جاتا ہے یعنی ذہن میں یہ بات فوراً آ جاتی ہے کہ اس سے مراد میم کا کوئی حکم ہے نہ کہ نون کا۔

فائدہ: اگر میم ساکن با سے پہلے واقع ہو تو اس میں اظہار بھی جائز ہے لیکن اولیٰ اور بہتر اس میں بھی اخفا ہی ہے مگر یہ اظہار اسی میم میں جائز ہے جو اصلی ہو اور نون ساکن و تنوین سے بدلے ہوئے میم میں اظہار اسی میم میں جائز ہے جو اصلی ہو اور نون ساکن و تنوین سے بدلے ہوئے میم میں اظہار جائز نہیں اس میں اخفا ہی ضروری ہے چنانچہ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ جیسی مثالوں میں تو اظہار ہو سکتا ہے گو اولیٰ اور مختار ان میں بھی اخفاء ہی ہے لیکن مِنْ م بَعْدِ اور سَمِيعٌ بَصِيرٌ جیسی مثالوں میں اظہار جائز نہیں وہاں اخفا ہی ضروری ہے۔

نون مشدد اور میم مشدد کا حکم

جب نون اور میم مشدد ہوں تو ان میں ایک الف کی مقدار کے برابر غنہ کرنا ضروری ہے جیسے:

Marfat.com

اِنَّ، کَاَنَّ، لَمَّا، مِنْ نّٰصِرِیْنَ، اور اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ وغیرہ خواہ یہ نون اور میم پہلے ہی سے مشدد ہوں اور خواہ ان پر تشدید ادغام کی وجہ سے آئی ہو۔ چنانچہ اِنَّ کَاَنَّ لَمَّا وغیرہ میں تو نون اور میم پہلے ہی سے مشدد ہیں اور مِنْ نّٰصِرِیْنَ اور اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ جیسی مثالوں میں ادغام کی وجہ سے مشدد پڑھے جاتے ہیں۔

حروف غنہ

حروف غنہ بیس ہیں یعنی ایسے حروف جن کی وجہ سے غنہ کیا جاتا ہے اور یاد رہے کہ یہ غنہ عام ہے چاہے ادغام کے ساتھ ہو یا اخفاء کے ساتھ یا اصل وضع کے اعتبار سے غنہ ہو۔

حروف غنہ کی تفصیل

نمبر ۱: پندرہ حروف اخفاء

ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك

نمبر ۲: چار حروف یَنْمُوْ۔ ی ن م و اور با اخفاء کی حالت میں جب کہ میم ساکن واقع ہو۔

اقسام غنہ:

غنہ کی دو اقسام ہیں غنہ ۱: غنہ آنی ۲: غنہ زمانی

۱: غنہ آنی

غنہ آنی وہ غنہ ہے جو نون اور میم میں ہر وقت پایا جاتا ہے خواہ یہ ساکن ہوں یا متحرک مشدد ہوں یا مخفف مظہرہ ہوں یا مخفاۃ کسی حالت میں بھی ان سے جدا نہیں ہوتا اور اگر ناک کے سوراخ کے بند ہو جانے کی وجہ سے یہ صفت ادا نہ ہو

Marfat.com

تو یہ دونوں حرف بہت ہی ناقص ادا ہوتے ہیں اور یہ ان دونوں حرفوں کی حرکت اور سکون کے ساتھ ہی ادا ہو جاتا ہے جو نہایت ہی تھوڑا اور لطیف ہوتا ہے۔

۲: غنہ زمانی

غنہ زمانی وہ غنہ ہے جو نون اور میم کی صرف بعض حالتوں میں پایا جاتا ہے اور اس کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے اور قاری کو اس کے ادا کرنے کے لیے ارادہ کرنا پڑتا ہے اور غنہ آنی کی طرح بلا ارادہ اور بلا اہتمام حرف کے ساتھ ہی ادا نہیں ہو جاتا جن حروف کی وجہ سے غنہ زمانی پایا جاتا ہے ان کی تعداد بیس ہے جن کا ذکر پہلے کر دیا ہے۔

الف کی مقدار

الف کی مقدار دو حرکات کے برابر ہوتی ہے چونکہ حروف غنہ اخفا اور حروف مدہ ولین میں مقداریں مقرر ہیں اگر مقدار معلوم کرنے کا صحیح طریقہ ذہن میں نہ ہو تو ان مسائل کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

مقدار معلوم کرنے کا طریقہ اساتذہ فن نے یہ بیان فرمایا ہے کہ دو کھلی انگلیاں ایک ایک کر کے بند کرنے یا ایک ایک کر کے کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے بس وہی ایک الف کی مقدار ہے مگر یہ محض ایک اندازہ اور تخمینہ ہے اور اس کی مقدار کا اصل مدار استاد مشاق سے سننے اور صحیح ذوق پر منحصر ہے اور الف کی مقدار عربی میں بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ اردو بات چیت میں ہوتی ہے پس جب تم کھانا پینا سونا کہتے ہو اور اپنے ذوق سے مد کے گھٹنے بڑھنے کو معلوم کر لیتے ہو اور اگر کسی سے ذرا بھی مقدار میں کمی بیشی ہو جاتی ہے تو تمہارے کانوں کو اجنبی اور ناگوار

Marfat.com

معلوم ہوتی ہے۔ بس عربی میں بھی اسی طرح سمجھ لو ہاں اس کا خیال بھی رہے کہ پڑھنے کی جو رفتار ہوگی الف کی مقدار اسی کے موافق ہوگی پس ترتیل میں غنہ زیادہ ہوگا تدویر میں اس سے کم اور حدر میں اس سے بھی کم ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ پڑھ تو رہا ہو حدر میں اور غنہ ترتیل کی رفتار کے موافق ادا کرے اور یہی مناسبت مد طبعی کی مقدار میں بھی ملحوظ رہنی چاہیے خلاصہ یہ ہوا کہ الف کی مقدار تابع ہے تلاوت کی رفتار کے۔

Marfat.com

صفات الحروف کا بیان

عزیز طلباء قواعد تجوید میں صفات الحروف کی اہمیت بہت زیادہ ہے اگر کوئی قاری ان صفات الحروف کو صحیح سمجھ کر ان کی ادائیگی کو درست کر لیتا ہے تو انشاء اللہ قرآن کریم کی صحیح تلاوت اس کے لیے کوئی مشکل نہیں رہتی قواعد تجوید میں صفات الحروف کی حیثیت جسم میں روح کی طرح ہے یا پھول اور اس کی خوشبو کی طرح ہے جس طرح جسم بغیر روح کے اور پھول بغیر خوشبو کے ہوتا ہے یہی مثال علم تجوید میں صفات الحروف پر صادق آتی ہے آیئے آج ہم آپ کو اس اہم سبق کی تفصیلات بتاتے ہیں اور بڑے آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں صفت کے لغوی معنی مَا قَامَ بِشَیْءٍ مِنَ الْمَعَانِیْ کے ہیں یعنی معانی کی قبیل سے وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے سہارے قائم ہو جیسا کہ سیاہی اور علم پس علم کا تحقق بغیر عالم کے اور سیاہی کا بغیر سیاہ چیز کے نہیں ہوسکتا اور اصطلاح میں صفت کی تعریف یہ ہے:

اَلصِّفَةُ هِیَ کَیْفِیَّةٌ عَارِضَةٌ لِّلْحُرُوْفِ عِنْدَ حُصُوْلِهٖ فِی الْمَخْرَجِ مِنَ الْجَهْرِ وَّالرِّ خَاوَةِ وَّالْهَمْسِ وَّ الشِّدَّةِ وَ نَحْوِهَا

یعنی صفت حرف کی وہ کیفیت ہے جو مخرج سے ادا ہوتے وقت اس کو پیش آتی ہے جیسا کہ سانس اور آواز کا جاری رہنا یا بند ہو جانا اور حرف کا سخت ہونا یا نرم ہونا وغیرہ صفت کے لغوی اور اصطلاحی معنی جاننے کے بعد اب ہم آپ کو اقسام صفات کے متعلق بتاتے ہیں۔

صفت کی سب سے پہلے دو اقسام ہیں صفات لازمہ اور صفات عارضہ۔

Marfat.com

۱: صفات لازمہ

یعنی وہ صفات جو حرف سے کبھی جدا نہ ہوں اور ان میں سے جس حرف میں جو صفت پائی جاتی ہو اگر اس کو ادا نہ کیا جائے تو وہ حرف دوسرے حرف سے بدل جائے یا ناقص ادا ہو مثلاً (ظ) میں اگر صفت استعلا اور اطباق کو ادا نہ کیا جائے تو وہ (ذال) سے بدل جائے گا اور اسی طرح (ق خ) میں صفت استعلا کو ادا نہ کیا گیا تو یہ دونوں ناقص ادا ہوں گے اس لیے کہ ان حروف کے لیے یہ صفات لازم ہیں ان صفات کو ذاتیہ ممیّزہ مقومہ اور ضروریہ بھی کہتے ہیں اور ان کے یہ القاب ان کی مختلف نوعیّتوں کے اعتبار سے ہیں پس ذاتیہ ضروریہ اس لیے کہلاتی ہیں کہ ان کے ادا ہوئے بغیر حرف کی ذات ہی کامل نہیں ہوتی اور یہ دونوں لفظ تقریباً ہم معنی ہیں اور ممیّزہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی وجہ سے ایک مخرج کے کئی حرف ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہو جاتے ہیں اور ضروریہ لازمہ کا ہم معنی ہے۔

۲: صفات عارضہ

وہ صفات جو کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں اور ان کے ادا نہ ہونے سے نہ تو کوئی حرف کسی دوسرے حرف سے بدلتا ہے اور نہ ہی اس میں اس قسم کا نقصان ہوتا ہے جس قسم کا صفات لازمہ نہ پائے جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ البتہ حرفوں کا وہ حسن اور ان کی وہ زینت جو اہل ادا کے ہاں مطلوب ہیں فوت ہو جاتی ہے اور اسی لیے ان کو محسنہ محلیہ اور مزینہ بھی کہتے ہیں اور ان سب کے معنی قریب قریب ایک ہی ہیں یعنی حرفوں کو خوبصورت بنانے والی اور زینت دینے والی صفات خوب سمجھ لو اور چونکہ صفات لازمہ کا تعلق حروف کے ساتھ بہ نسبت صفات عارضہ کے زیادہ ہوتا ہے اس لیے ہم پہلے انہی کو بیان کریں گے۔

Marfat.com

صفات لازمہ اور ان کی اقسام

اس سے قبل ہم نے آپ کو صفات لازمہ اور عارضہ میں فرق بتایا ہے اب ہم انشاء اللہ صفات لازمہ کی اقسام بیان کریں گے صفات لازمہ کی اجمالاً دو اقسام ہیں ۱: صفات لازمہ متضادہ ۲: اور صفات لازمہ غیر متضادہ اس طرح صفات لازمہ متضادہ اور غیر متضادہ کی کل تعداد اٹھارہ بنتی ہے متضادہ سے مراد وہ صفات لازمہ جن کی ضد پائی جاتی ہو اور غیر متضادہ سے مراد جن کی ضد نہ پائی جاتی ہو۔

صفات لازمہ متضادہ کا بیان

صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور پانچ ان کی ضدیں ہیں اور اس طرح ان کی تعداد دس بنتی ہے اور متوسطہ ان کے علاوہ ہے۔ صفات لازمہ متضادہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نقشہ صفات لازمہ متضادہ

صفت		ضد		صفاتِ غیر متضادہ
ہمس ۱		جہر۲	۱	صفیر
شدت۳	توسط	رخاوت۲	۲	قلقلہ
استعلا ۵		استفال ۶	۳	لین
اطباق ۷		انفتاح ۸	۴	انحراف
اذلاق		اصمات	۵	تکریر
			۶	تفشی
			۷	غنہ
			۸	استطالت

Marfat.com

ان صفات کو صفات لازمہ غیر متضادہ کہتے ہیں ان کی تفصیل انشاء اللہ صفات لازمہ متضادہ کے بعد آئے گی۔

صفات لازمہ متضادہ کا تفصیلی بیان

ا: ہمس

ہمس کے معنی ہیں پستی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مہموسہ کہتے ہیں ایسے حروف دس ہیں جن کا مجموعہ ہے فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ ان کو ادا کرتے وقت سانس اپنے مخرج میں آہستگی سے جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں پستی اور ضعف پایا جاتا ہے اس کی ضد جہر ہے۔

۲: جہر

جہر کے معنی ہیں زور دار جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مجہورہ کہتے ہیں مہموسہ کے علاوہ باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس مخرج میں آہستگی کے ساتھ بند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے۔

ہمس کی مثال جیسے وَالنَّاسْ کی سین اور جہر کی مثال جیسے عَلَيْكُمْ کی میم ہے۔

شدت

شدت کے معنی ہیں سختی جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو

Marfat.com

شدیدہ کہتے ہیں ایسے حروف آٹھ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَجِدُ قَطٍّ م بَکَتْ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے اور آواز کے بند ہونے کی وجہ سے ان حروف کی ادائیگی میں سختی اور قوت پائی جاتی ہے اس کی ضد رخاوت ہے۔

رخاوت

کے معنی ہیں نرمی جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو رخوہ کہتے ہیں حروف شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ کے ہیں ان کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز نرم اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

شدیدہ کی مثال جیسے بعید کی دال اور قال کا قاف ہے اور رخاوت کے مثال جیسے هٰهُنَا حَمِیْمٌ میں ھا اور میم ہے

توسط

توسط کے معنی ہیں درمیان جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں حروف متوسطہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ ہے۔لن عمر ان حروف کو ادا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طور پر بند ہوتی ہے کہ شدت پیدا ہو جائے اور نہ پورے طور جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو جائے بلکہ آدھی شدت اور آدھی رخاوت اس لیے ان کو متوسط کہتے ہیں۔

استعلا

استعلا کے معنی ہیں بلندی چاہنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو

Marfat.com

مستعلیہ کہتے ہیں ایسے حروف سات ہیں جن کا مجموعہ ہے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف مفخم پڑھے جاتے ہیں جیسے صَلْصَالٍ کی صاد اس کی ضد استفال ہے۔

استفال

استفال کے معنی ہیں نیچے رہنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مستفلہ کہتے ہیں ایسے حروف بائیس ہیں اور وہ یہ ہیں جو مستعلیہ کے علاوہ ہیں ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہ حروف مرقق پڑھے جاتے ہیں جیسے مَکْتُبُ فِتنہ کی تا ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس مخرج میں آہستگی کے ساتھ بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے۔

اطباق

اطباق کے معنی ہیں ملنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مطبقہ کہتے ہیں ایسے حروف چار ہیں جن کا مجموعہ ہے صَضْ طَظْ ان کو ادا کرتے وقت زبان کا بعض حصہ پھیل کر تالو سے مل جاتا ہے اور ڈھانپ لیتا ہے جس کی وجہ سے ان میں بہت زیادہ تفخیم پائی جاتی ہے اس کی ضد انفتاح ہے۔

انفتاح

انفتاح کے معنی ہیں کھلنا یا جدا رہنا جن حروف میں یہ صفات پائی جائیں ان کو منفتحہ کہتے ہیں ایسے حروف پچیس ہیں جو مطبقہ کے علاوہ ہیں۔
ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو سے جدا رہتی ہے اطباق کی مثال

Marfat.com

جیسے اَفطَال میں طا اور انفتاح کی مثال جیسے رَازِقِینَ کی را ہے۔

صفات لازمہ متضادہ جن کا تعلق مضبوطی اور پھسل کر ادا ہونے کے ساتھ ہے۔

اذلاق

اذلاق کے معنی ہیں پھسلنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مذلقہ کہتے ہیں ایسے حروف چھ ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبْ ھے یہ حروف دانتوں ہونٹوں اور زبان کے کناروں سے پھسل کر ادا ہوتے ہیں اس کی ضد اصمات ہے۔

اصمات

اصمات کے معنی رکنا جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مصمتہ کہتے ہیں ایسے حروف تیئس ہیں جو مذلقہ کے علاوہ ہیں یہ حروف اپنے مخرج سے جماؤ اور مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اذلاق کی مثال اِفتَرىٰ کی فا اور اصمات کی مثال قد کی دال۔

Marfat.com

ہر حرف کی صفات لازمہ متضادہ معلوم کرنے کا طریقہ

اس سے پہلے ہم نے صفات لازمہ متضادہ کے متعلق معلومات حاصل کیں اور ہمیں پتہ چلا کہ ہر حرف میں کم سے کم پانچ صفات لازمہ متضادہ پائی جاتی ہیں لیکن علم تجوید کا طالب علم اس سبق میں پریشان ہو جاتا ہے اور وہ مسئلے کو صحیح سمجھنے کی بجائے صرف اس کو ازبر یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے نتیجتاً وہ اس اہم مسئلے کو نہ صحیح طور پر سمجھتا ہے اور نہ سمجھا سکتا ہے اس لیے ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے اس مسئلے کو صحیح طریقے سے سمجھا جائے اور پھر اس کی مشق کی جائے میں نے یہ طریقہ اکثر طلبا و طالبات کو سکھایا الحمد للہ نتیجہ سو فیصد رہا آیئے ہم آپ کو صفات معلوم کرنے کا صحیح طریقہ بتائے ہیں۔

۱: ایک طالب علم کو چاہیے کہ وہ صفات لازمہ متضادہ کے پانچ مجموعہ جات کو ازبر یاد کرے مثلاً ۱: فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَکَتْ ۲: أَجِدُ قَطٍ بَکَتْ ۳: خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ۴: صَضْ طَظْ ۵: فَرَّمِنْ لُبِّ اور لِنْ عُمَرْ

ایک درمیانے ذہن اور حافظے کا مالک طالب علم اس کو دس سے بارہ منٹ میں زبانی یاد کر سکتا ہے اگر یہ مجموعہ جات یاد ہو گئے تو اب اس مسئلے کو صحیح طور پر سمجھنا آپ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔

مثلاً آپ جیم کی صفات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آسان طریقہ ہے کہ سب سے پہلے ہمس کا مجموعہ پڑھیں اور دیکھیں کہ اس مجموعے میں جیم پایا جاتا ہے اگر پایا جاتا ہے تو اس میں صفت ہمس پائی جاتی ہے اور اگر جیم اس مجموعے میں نہیں پایا جاتا تو اس میں صفت جہر پائی جاتی ہے اسی طریقے سے شدت اور

Marfat.com

رخاوت میں کریں اور اسی طرح بقیہ صفات میں کریں انشاء اللہ تھوڑی محنت اور توجہ کے بعد آپ حیرت انگیز طور پر تمام حروف کی صفات لازمہ متضادہ خود بخود معلوم کرنے کے قابل ہو جائیں گے انشاء اللہ آپ کی آسانی کے لیے ہم ان صفات کا جدول آپ کے سامنے پیش کریں گے جس کی مدد سے آپ مزید آسانی کے ساتھ صفات معلوم کر سکیں گے یہ جدول صفات لازمہ غیر متضادہ کے بعد ہم پیش کریں گے تا کہ طالب علم صفات لازمہ متضادہ اور غیر متضادہ کے فرق کو آسانی سے سمجھ جائے۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان

آیئے پہلے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ صفاتِ لازمہ متضادہ اور صفات لازمہ غیر متضادہ میں فرق کیا ہے صفات لازمہ متضادہ سے مراد وہ صفات ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہوتی ہیں اور کسی حرف میں ان میں سے کسی صفت کے پائے جانے سے اس کی ضد کا نہ پایا جانا لازم آتا ہے غیر متضادہ کا مطلب ہے ضد نہ بننے والی یعنی ایسی صفات جن کی کوئی ضد نہیں آیئے اب ہم ان حروف کے متعلق بتاتے ہیں جن میں صفات لازمہ غیر متضادہ پائی جاتی ہیں اور صفات غیر متضادہ کی تعداد آٹھ ہے: ۱: قلقلہ ۲: تکرار ۳: صفیر ۴: تفشی ۵: استطالت ۶: لین ۷: غنہ ۸: انحراف اور اب ان کی تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

۱: قلقلہ

قلقلہ کے معنی ہیں جنبش اصطلاح تجوید میں حروف کی ادائیگی کے وقت مخرج میں جنبش کے پیدا ہونے کو قلقلہ کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی

Marfat.com

جائے ان کو قلقلہ کہتے ہیں ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ ہے قُطْبُ جَدٍّ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں مثل گیند کے دوبارہ ابھرتی ہے قاف میں قلقلہ واجب اور باقی چار میں جائز ہے واجب کی مثال جیسے بالحق کے قاف میں اور جائز کی مثال جیسے بعید کی دال۔

نوٹ: قلقلہ کی دو اقسام ہیں قلقلہِ کُبریٰ اور قلقلہِ صُغریٰ

قلقلہ کے مدارج

قلقلہ کے تین مدارج ہیں:

۱: حالت وقف میں اعلیٰ درجے کا جیسے تَكْتُمُوْنَ الْحَقْ

۲: ساکن ہونے کی صورت میں دوسرے درجے کا جیسے تَقْتُلُوْنْ

۳: متحرک ہونے کی صورت میں تیسرے درجے کا قلقلہ ہوتا ہے

جیسے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ و زَهَقَ الْبَاطِلُ میں قافِ اور طا

۲: تکرار

تکرار کے معنی میں بار بار اصطلاح تجوید میں زبان میں کپکپاہٹ کے پیدا ہونے کو کہتے ہیں یہ صفت صرف را میں پائی جاتی ہے را کو ادا کرتے وقت زبان میں کپکپاہٹ پیدا ہوتی ہے تکرار دو طرح کا ہے ۱: تکرارِ حقیقی ۲: مشابہت تکرار۔ تکرار حقیقی ناجائز ہے اور مشابہت تکرار ضروری ہے جیسے هُوَالرَّزَّاقُ کی را میں۔

۳: صفیر

صفیر کی معنی ہیں سیٹی اصطلاح تجوید میں بعض حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح آواز پیدا کرنے کو صفیر کہتے ہیں ایسے حروف تین ہیں۔ ص س ز ان

Marfat.com

حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے جیسے رازقین اور الناس کا سین۔

۴: تفشی

تفشی کے معنی ہیں پھیلنا اصطلاح تجوید میں آواز کے منہ میں پھیلنے کو تفشی کہتے ہیں یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے شین کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے جیسے اِذَا الشَّمْسُ کی شین میں۔

۵: استطالت

استطالت کے معنی امتداد اور درازی کے ہیں اصطلاح تجوید میں مخرج میں امتدادِ صوت کو کہتے ہیں یہ صفت صرف ضاد میں پائی جاتی ہے ضاد (ض) کی ادائیگی میں زبان اقصیٰ حافہ سے ادنیٰ حافہ تک بتدریج لگی رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں درازگی پائی جاتی ہے اس لیے اس حرف کو مستطیل بھی کہتے ہیں جیسے وَالضُّحٰی کی ضاد۔ صفت استطالت کی وجہ سے ضاد باقی تمام حروف سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

۶: لین

لین کے معنی ہیں نرمی اصطلاح تجوید میں واؤ اور یا کو اپنے مخرج سے نرمی سے ادا کرنے کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف لینیہ کہتے ہیں ایسے حروف دو ہیں واؤ اور یا جب واؤ اور یا ساکن ہوں اور ماقبل ان کا مفتوح ہو تو ان کو ایسی نرمی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے تاکہ ان پر مد کی جا سکے جیسے خَیْرٌ کی یا اور خَوْفٌ کی واؤ

Marfat.com

۷: غنہ

غنہ یہ صفت ن اور م میں پائی جاتی ہے بالخصوص جب یہ حروف مشدد ہوں تو ان میں اہتمام کے ساتھ غنہ کیا جاتا ہے اس لیے ان حروف کو حروف غنہ کہتے ہیں اور صفت غنہ کی وجہ سے دوسرے حروف سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

۸: انحراف

انحراف کے معنی ہیں پلٹنا یا مائل ہونا۔ اصطلاح تجوید میں زبان کے ایک مخرج سے دوسرے کی طرف مائل ہونے کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو منحرفہ کہتے ہیں ایسے حروف دو ہیں لام را ان کی ادائیگی میں کنارۂ زبان را کے مخرج کی طرف اور را کی ادائیگی میں کنارۂ زبان لام کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے ان کو ادا کرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے ورنہ لام کی جگہ را اور را کی جگہ لام کی مشابہت ہو گی جیسے اَلرَّحْمٰنُ میں را اَلْغُرُوْرَ میں لام۔

فائدہ: حروف تہجی انتیس ہیں ان میں سے ہر ایک حرف میں کم سے کم پانچ صفات لازمہ پائی جاتی ہیں ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے تیرہ حروف میں تو پانچ پانچ صفات پائی جاتی ہیں اور یہ وہ تیرہ ہیں جو صفات غیر متضادہ سے خالی ہیں۔ یعنی ا ت ث ح خ ذ ظ ع غ ف ك ه ء اور باقی جو سولہ بچے ان میں سے پندرہ میں تو چھ چھ پائی جاتی ہیں اور را (ر) میں سات پائی جاتی ہیں یعنی انحراف اور تکریر بس (ر) کے علاوہ اور کوئی ایسا حرف نہیں ہے جس میں سات صفتیں پائی جاتی ہوں۔

بعض حروف کی صحیح ادائیگی کے متعلق وضاحت

علم تجوید کی معتبر کتابوں اور اس فن کے محقق اساتذہ کے ارشادات کی رو

Marfat.com

سے اس بات کی نفی فرمائی گئی ہے کہ بعض قراء ک اور ت کو اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ک مثل کھ کے اور ت مثل تھ کے سنائی دیتا ہے اور بعض لوگ اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ان حرفوں کے آخر میں ہا یا سین کی آواز پیدا ہو جاتی ہے اور اس تلفظ کی صحت پر وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم صفت ہمس ادا کر رہے ہیں نہ تو (ک) اور (ت) کا یہ تلفظ صحیح ہے اور نہ اس پر ان کی یہ دلیل درست ہے چنانچہ (ک) اور (ت) کا ایسا تلفظ کہ جس میں وہ (کھ) اور (تھ) کے مانند ادا ہوں اس کا غلط ہونا تو ظاہر ہی ہے کہ اس میں ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جاتا ہے جس سے لحن جلی واقع ہو جاتی ہے اور اس کا حکم حرام ہے۔

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ (کھ) اور (تھ) یہ دونوں خالص ہندی اور اردو زبان کے حرف ہیں عربی تو درکنار فارسی میں بھی استعمال نہیں ہوتے پھر جو قرآن مجید جو خالص عربی میں نازل ہوا ہے بھلا اس میں ایسے حرفوں کی کھپت کہاں پس جب ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے خصوصاً جب تبدیلی کہ وہ عربی حروف سے نکل کر عجمی حرفوں میں داخل ہو جائے جیسا کہ (ک) اور (ت) کے اس غلط تلفظ میں یہی صورت ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس تلفظ کے غلط اور نا درست ہونے پر مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اس کے صحیح ہونے پر جو دلیل بھی پیش کی جائے گی وہ قابل قبول نہ ہوگی رہا ان کے آخر میں (ہ) یا (س) کی آواز کا ظاہر کرنا سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس صورت میں ایک حرف کی زیادتی لازم آتی ہے کیونکہ ہا اور سین دونوں مستقل حرف ہیں (ک) اور (ت) کے آخر میں ان کی آواز کے ظاہر کرنے کے کوئی معنی ہی نہیں۔ رہی ان کی یہ دلیل کہ اس تلفظ کے بغیر صفت ہمس ادا نہیں ہوتی سو یہ بھی غلط اور نادرست ہے اس

Marfat.com

لیے کہ ہمس کے معنی خفی اور پست آواز کے ہیں جریان صوت (آواز کے جاری رہنے) کے نہیں تو اگر (ک) اور (ت) کے آخر میں (ہ) یا (س) کی آواز ظاہر ہو جائے گی تو دو خرابیوں میں سے ایک خرابی ضرور لازم آئے گی یا تو یہ کہ یہ حروف بجائے شدیدہ کے رخوہ ہو جائیں گے اس لیے کہ آواز جاری رہنا رخوہ کا خاصہ ہے نہ کہ شدیدہ کا اور یا یہ کہ ایک حرف کی زیادتی لازم آئے گی جو قطعاً نا درست اور بہت بھاری غلطی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ (ک) اور (ت) کو نہ تو کھ اور (تھ) کی طرح ادا کرنا صحیح ہے اور نہ ان کے آخر میں (ھ) اور (س) کی آواز کا ظاہر کرنا ہی درست ہے بلکہ ان دونوں حرفوں کا صحیح تلفظ وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے کہ پہلے تو ان کی آواز بوجہ شدت کے مخرج میں سختی اور قوت کے ساتھ ٹپکتی ہے اور پھر آخر میں بوجہ ہمس کے ایک نہایت پست اور کمزور آواز ظاہر ہوتی ہے اور چونکہ اس غلط تلفظ کے اختیار کرنے کا سبب صفت شدت سے بھول ہوتا ہے کیونکہ جو لوگ ان حرفوں کو اس غلط تلفظ کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ان میں صفت شدت بھی ہے ورنہ اگر وہ اس بات کو نہ بھولیں تو اس غلط تلفظ کو اختیار کر ہی نہیں سکتے اس لیے علامہ جزریؒ نے اپنے مشہور رسالہ مقدمۃ الجزریہ میں کاف تا میں صفت شدت کا اہتمام کرنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں وَ رَاعِ شدةً بکافٍ وَّا بتا۔ کَشِيْدِكُمْ تَتَوفّٰی فِتنَنَّا (ترجمہ) اور پوری طرح ملحوظ رکھو صفت شدت کو کاف تاء میں اور ان دونوں حرفوں کی مثالیں سرِ ککُمْ تتوفیٰ اور فتنةً کی طرح (واللہ اعلم ورسولہ)

Marfat.com

ماقبل مکسور ہونے کی صورت میں سب سے کم درجے کی تفخیم ہوگی جیسے اِقْتَرَبَ میں قاف

تنبیہہ

حرف مفخم میں تفخیم ایسے افراط سے نہ کی جائے کہ وہ حرف مشدد سنائی دے جیسے اَفَطَالَ عَذَابُ الْحَرِیْقِ اور اتنا مبالغہ بھی نہ کیا جائے کہ واوٗ کی آمیزش معلوم ہو یہ غلطی اس وقت کی جاتی ہے جب قراء عام طور پر حرف مفخم کی ادائیگی میں ہونٹوں کو گول کر دیتے ہیں جس سے واوٗ کی آمیزش ہو جاتی ہے حالانکہ تفخیم میں ہونٹوں کو کوئی دخل نہیں ہے تفخیم تو صرف زبان کی جڑ اور وسط زبان کو تالو سے منسلک کرنے سے ادا ہوتی ہے۔ اس طرح بعض لوگ حروف مستفلہ اور الف جو مرقق حرف کے بعد آئے تو ترقیق میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ اس میں یا کی آمیزش ہو کر امالہ صغریٰ پیدا ہو جاتا ہے یہ افراط وتفریط کلام عرب میں نہیں بلکہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔

نوٹ: حروف مفخمہ کی تفخیم میں مبالغہ کرنا اور حروف مرقق کو اتنا باریک پڑھنا ہے کہ ان کا فتحہ مائل بہ کسرہ اور ان کا الف مائل بہ یا ہو جائے افراط کہلاتا ہے۔

صفات لازمہ متضادہ وغیر متضادہ کا جدول

اَ	الف	جہر	رخوت	اسفال	انفتاح	اصمات	غیر متضاد
ب	با	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اذلاق	قلقہ
ت	تا	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
ث	ثا	ہمس	رخوت	استُفال	انفتاح	اصمات	

Marfat.com

ج	جیم	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصما	قلقلہ
ح	حا	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
خ	خا	ہمس	رخوت	اسعلا	انفتاح	اصمات	
د	دال	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ
ذ	ذال	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
ر	را	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف/تکریر
ز	زا	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
س	سین	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
ش	شین	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی
ص	صاد	ہمس	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	صفیر
ض	ضاد	جہر	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	اسطالت
ط	طا	جہر	شدت	استعلا	اطباق	اصمات	قلقلہ
ظ	ظا	جہر	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	
ع	عین	جہر	توسط	اسفال	انفتاح	اصمات	
غ	غین	جہر	رخوت	استعلا	انفتاح	اصمات	
ف	فا	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اذلاق	
ق	قاف	جہر	شدت	استعلا	انفتاح	اصمات	قلقلہ
ک	کاف	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
ل	لام	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف
م	میم	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنہ
ن	نون	جہر	توسط	استفال،	انفتاح	اذلاق	غنہ

Marfat.com

و	واؤ	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	لین
ھ	ھا	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
ء	ہمزہ	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
ی	یا	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین

لام تعریف کے احکام

لام اَلْ اور لام تعریف کے دو احکام ہیں۔ ۱: اظہار ۲: ادغام

اظہار اور ادغام کے معنی تو پہلے بیان کر دیئے گئے ہیں لہٰذا یہاں ان کے معانی بتانے کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا ان دونوں احکام کی تعریف لکھ دی جاتی ہے۔

اظہار قمری کی تعریف

اگر لام ال یا لام تعریف کے بعد حروف قمری میں سے کوئی حرف آ جائے جو چودہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اِبْغِ حَجَّكَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ ان میں سے کوئی حرف آ جائے تو لام ال یا لام تعریف پر اظہار ہوگا اور اس اظہار کو اظہار قمری کہتے ہیں اس کی چند مثالیں لکھ دیتا ہوں تا کہ پہچان ہو سکے۔

اَلْقَارِعَةُ ، اَلْبُخْلُ، اَلْحَمْدُ، اَلْعٰلَمِيْنَ، اَلْقَدْرُ، فَاَرٰهُ الْاٰيَةَ، وَالْفَجْرِ

ادغام شمسی کی تعریف

جب لام ال یا لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف آ جائے جو قمری کے علاوہ ہیں تو وہاں لام ال یا لام تعریف کا ان میں مکمل ادغام کیا جائے گا اس ادغام کو ادغام شمسی کہا جاتا ہے یہاں ادغام شمسی کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں تا کہ ان مثالوں کے ذریعے سمجھا جا سکے۔

Marfat.com

ادغام شمسی کی مثالیں

اَلتَّوْبَةُ، اَلثَّاقِبُ، اَلذِّكْرُ، الرَّحْمٰنُ، وَالتِّيْنِ، وَالضُّحٰى، وَالشَّمْسِ وغیرہ

نوٹ: یہ قاعدہ لام تعریف کے ساتھ ہی خاص ہے اس لیے قُلْنَا قُلْ نَعَمْ اور فَالْتَقَمَهُ اور ایسے ہی هَلْ تَرَا اور بَلْ طَبَعَ وغیرہ میں ادغام نہ ہوگا اس لیے کہ یہ لام تعریف نہیں ہے بلکہ پہلی تین مثالوں میں تو لام فعل ہے اور دوسری دو میں لام هَلْ وَ بَلْ اور مدغم حرف لام تعریف ہی میں ہوتا ہے کوئی اور لام نہیں ہوتا خوب سمجھ لو۔

اظہار قمری اور ادغام شمسی کہنے کی وجہ تسمیہ

رات کے وقت چاند چمک رہا ہو تو اس کی چمک اور روشنی کے باوجود ستارے دکھائی دیتے ہیں قمر عربی میں چاند کو کہتے ہیں اس لیے لام ال اور لام تعریف کے اظہار کو اسی نسبت سے اظہار قمری کہتے ہیں اور ادغام شمسی اس لیے کہتے ہیں کہ جب شمس یعنی سورج اپنی آب و تاب سے چمک رہا ہو تو چاند اور ستارے آسمان پر موجود ہونے کے باوجود نظر نہیں آتے جب لام تعریف کے بعد حروف قمری میں سے کوئی حرف ہو تو وہاں لام چاند کی طرح نمایاں کر کے پڑھا جاتا ہے اور جب لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف ہو تو جس طرح ستارے دن کو چھپ جاتے ہیں اس طرح لام مکمل طور پر غائب ہو جاتا ہے اور وہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کا ادغام حروف شمسی میں مکمل کر دیا جاتا ہے۔

لام فعل

لام فعل کا مطلقاً اظہار ہوتا ہے یعنی جس فعل امر کے آخر میں یا فعل ماضی

Marfat.com

کے درمیان یا آخر میں لام ساکن ہوتو اس لام کا کسی حرف میں (سوائے لام اور را کے) ادغام نہیں ہوتا بلکہ اظہار واجب ہے۔ جیسے

قُلْ نَصَحْ قُلْ نَارُ قُلْ تَعَالَوْا اَنْزِلْنِیْ وَاجْعَلْنِیْ فَالْتَقَمَہُ فَالْتَقَطَہٗ فَالْتَقُمْ فَالْتَقٰی وَجَعَلْنَا قُلْنَا اَرْسَلْنَا اَنْزَلْنَا اگر ایسے لام کے بعد را یا لام آ جائے تو پھر ادغام کرنا ضروری اور واجب ہے جیسے قُلْ رَّبِّ ، قُلْ رَّبِّیْ قُلْ لَّوْ کَانَ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ۔

اجتماع ساکنین کا بیان

اجتماعِ ساکنین کا معنی دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا ہے۔

تعریف:

دو ساکنوں کا ایک یا دو کلموں میں جمع ہونا اجتماعِ ساکنین کہلاتا ہے مثلاً

آلْئٰنَ یَعْلَمُوْنَ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ قَالُوا الْئٰنَ یَسْرِ۔

اس کی دو قسمیں ہیں

۱: اجتماع ساکنین علی حدہٖ

۲: اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ

۱: اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ: دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ ہو علی حدہٖ کے معنی ہیں کہ وہ اپنے حال پر برقرار رہیں ان میں کوئی تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔

ءٰآلْئٰنَ دَآبَّۃٍ یُکَذِّبُوْنَ تُرْجَعُوْنَ اَلْعٰلَمِیْنَ عَلِمٌ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ صٰدِقِیْنَ مُعْرِضُوْنَ یَعْمَھُوْنَ نٓ صٓ قٓ وغیرہ

Marfat.com

اجتماعِ ساکنین علٰی غیر حدہٖ : دو ساکن حروف ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو۔

اِذَا یَسْرِ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ عَشْرٍ اَلْفَجْرِ اَلْعُسْرَ حِجْرٍ

اور یہ صرف وقف میں ہوتا ہے اس لیے اس میں تغیر کی ضرورت نہیں دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ دونوں اپنے حال پر برقرار نہ رہیں اور ان میں تغیر وتبدل کیا جائے۔

اَذَقْنَا اِلْانْسَانَ اَمِ رْ تَابُوْا عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا

اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱: حذف کرنا۔۲: ضمہ دینا ۳: فتحہ دینا ۴: کسرہ دینا

۱: حذف کرنا

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو اس پہلے کو گرا کر پڑھیں گے۔ وَقَالَ الْحَمْدُ، قَالُوْا الْئٰنَ، ذَاقَا الشَّجَرَۃَ فِی الْاَرْضِ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ جَابُوْا الصَّخْرَ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ وغیرہ۔

(توضیع) وَقَالَا الْحَمْدُ یہ اصل میں وَ قَالَا اَلْحَمْدُ تھا ہمزہ وصل وسط کلام میں حذف ہوا پھر قالا کے الف اور الحمد کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا پہلا ساکن قاعدہ کے موافق کر دیا گیا۔ تو وَ قَالَا الْحَمْدُ بن گیا اور اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھ لیں۔

Marfat.com

۲: ضمہ دینا

اگر دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع یا اولین جمع ہو تو اس پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں گے مثلاً عَلَیْهِمُ الْقِتَالَ۔ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةُ وَاِلَیْکُمُ اللّٰهُ اُتُوالزَّکٰوةَ عَصَوُالرَّسُوْلَ وغیرہ۔

(توضیح) اُتُوْ الزَّکٰوةَ یہ اصل میں اٰتُوْا اَلزَّکٰوة تھا ہمزہ وصل وسط کلام میں حذف ہوا اٰتُوْا کی واؤ اور اَلزَّکٰوةَ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو ضمہ دیا گیا تو اٰتُوْ الزَّکٰوةَ بن گیا۔

(توضیح) عَلَیْهِمُ الْقِتَالَ یہ اصل میں عَلَیْهِمْ اَلْقِتَالَ تھا۔ ہمزۂ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا عَلَیْهِمْ کی میم اور اَلْقِتَالَ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو ضمہ دیا گیا تو عَلَیْهِمُ الْقِتَالَ بن گیا اس باقی مثالوں کو قیاس کر لیں۔

۳: فتحہ دینا

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن من حرف جر کا نون اور الم کی میم ہو تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں۔

مِنَ الْعِلْمِ۔ الٓمّٓ ۔ اللّٰهُ مِنَ النَّاسِ مِنَ الَّذِیْنَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مِنَ اللّٰهِ وغیرہم

(توضیح) مِنَ الْعِلْمِ یہ اصل میں مِنْ اَلْعِلْمِ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو گیا مِنْ کے نون اور اَلْعِلْمِ کے لام کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہوا

Marfat.com

قاعدے کے موافق پہلے ساکن کو فتحہ دیا گیا تو مِنَ الْعِلْمِ بن گیا۔

(توضیح) الٓمّٓ اَللّٰہُ یہ اصل میں الٓمّٓ اللّٰہُ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو گیا الٓمّٓ کی میم اور اللہ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا قاعدے کے موافق پہلے ساکن کو فتحہ دیا گیا تو الٓمّٓ اللّٰہُ بن گیا اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ لیں۔

کسرہ دینا

اگر دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مِنَ کے نون الٓمّٓ کی میم میم جمع اور واو لین جمع کے علاوہ کوئی حرف غیر مدہ ہو تو اس سے پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے جیسے اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ قَدِيْرُ ۨ الَّذِیْ شَيْئًا ۨ السَّمَآءُ لُمَزَةِ ۨ الَّذِیْ يَوْمَئِذِ ۨ الْمُسْتَقَرُّ قُلِ اللّٰهُمَّ بَلِ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ اَنِ اضْرِبْ وغیرہ۔

(توضیح) اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ یہ اصل میں اَمْ اَللّٰہُ الْوَاحِدُ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو گیا اَمْ کی میم اور لفظ اللہ کے لام کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہوا قاعدہ کے موافق ہے پہلے ساکن کو کسرہ دیا گیا تو اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ بن گیا۔

(توضیح) قَدِیْرُ ۨ الَّذِیْ یہ اصل میں قَدِیْرٌ اَلَّذِیْ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو گیا قَدِیْرٌ کے نون تنوین اور اَلَّذِیْ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو کسرہ دیا گیا تو قَدِیْرُ ۨ الَّذِیْ بن گیا اسی طرح باقی مثالیں بھی ہیں۔

Marfat.com

ہمزہ کا بیان

اقسام ہمزہ

اولاً ہمزہ کی دو قسمیں ہیں ا: اصلی ۲: زائدہ

اصلی

ایسا ہمزہ جو فا عین یا لام کے مقابلہ میں ہو مثلاً أَمَرَ سَئَلَ قَرَأَ

زائدہ

زائدہ ہمزہ وہ ہے جو فا عین لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو جیسے
اٰمَنُوْا یُؤْمِنُوْنَ اِمْرَأَةٌ
پھر ہمزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں ا: قطعی ۲: وصلی

ہمزہ قطعی

ہمزہ قطعی وہ ہے جو وقف وصل کی صورت میں باقی رہتا ہے مثلاً أَأَشْكُرُ وَالْاَرْضِ وَ أَنْتَ

ہمزہ وصلی

ہمزہ وہ ہے جو وصل کی صورت میں گر جائے اور ابتدا اور اعادہ کی صورت میں پڑھا جائے جیسے اُقْتُلُوْا اِتَّقُوْا اِرْجِعُوْا اِمْرَأَةٌ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ قَالُوْا قْتُلُوْا۔

ہمزہ کی حرکات

ا: لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اَلْقَارِعَةُ

Marfat.com

۲: اسم کا ہمزہ مکسور ہوتا ہے مثالیں اِبْنٌ اِسْمٌ اِثْنَان اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہو گا جیسے اُسْجُدُوْا اُقْتُلُوْا

۳: اگر فعل کا عین کلمہ مفتوح یا مکسور یا مضموں بضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہو گا جیسے اِمْشُوْا اِتَّقُوْا (یہ مثالیں ضمہ عارضی کی ہیں۔ اِفْتَحْ اِرْجِعُوْا مفتوح العین اور مکسور العین کی مثالیں ہیں۔

Marfat.com

تسہیل ابدال اور حذف کا بیان

تسہیل

تسہیل کے لغوی معنی ہیں آسان کرنا اور اصطلاح میں تسہیل سے مراد یہ ہے کہ ہمزہ کو نہ تو ایسی سختی کے ساتھ ادا کیا جائے جو اس کے لیے بوجہ جہر وشدت ضروری ہے اور نہ ہی اتنا نرم ادا کیا جائے کہ وہ الف سے بالکل بدل ہی جائے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان اس طرح ادا کیا جائے کہ نرم تو ہو لیکن اس کی ماہیت نہ بدلے بس اسی کو تسہیل کہتے ہیں۔

ابدال

ابدال کے معنی ہیں بدلنا اور فن میں ابدال کہتے ہیں ہمزہ کو اس کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدل کر پڑھنے کو اور اگر ہمزہ ساکن ہو تو ابدال کرنے میں اس سے پہلے والے حرف کی حرکت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

حذف

حذف کے معنی ہیں گرا دینا اور یہاں حذف سے مراد یہ ہے کہ ہمزہ کو تلفظ سے گرا دیا جائے یعنی اس کو پڑھا نہ جائے۔

حرف مد کے حذف کا حکم

یعنی اگر پہلا ساکن مدہ تو ہو مگر دونوں ایک کلمہ میں نہ ہوں جیسے قَالَا الْحَمْدُ قَالُوْا لَئِنْ اور فِی الْاَرْضِ وغیرہ کہ یہ اصل میں قَالَ اَلْحَمْدُ قَالُوْا اَلَئِن اور فِي الْاَرْضِ تھے پھر ہمزہ وصلی کے درج کلام میں ساقط ہو جانے کی وجہ

Marfat.com

سے دو ساکن جمع ہو گئے جس کی صورت یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ تو ہے مگر دونوں ایک کلمہ میں نہیں ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ پہلا حذف ہو جاتا ہے جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

حرف مد کے حذف کا حکم عام

یہ حکم ہر قسم کے مدہ کو شامل ہے خواہ وہ تثنیہ کا الف ہی کیوں نہ ہو چنانچہ جس طرح تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ میں الف کا حذف ہے اسی طرح ذَاقَا الشَّجَرَةَ (اعراف رکوع ۲) دَعَوُاللّٰہَ (اعراف ۲۲) وَاسْتَبَقَا الْبَابَ (یوسف رکوع ۳) قَالَا الْحَمْدُ (نمل رکوع ۲) کے الف کو حذف کرنا بھی ضروری ہے اور اس مد کو مدِ لازم کی طرح کھینچ کر یا اس میں کچھ اشباع کر کے پڑھنا جیسا کہ بعض لوگوں کا طریقہ ہے۔ صحیح نہیں قرأت اور عربیت دونوں کی رو سے غلط ہے رہا واحد اور تثنیہ میں التباس کا اندیشہ سو وہ ان کلمات کے ماقبل اور مابعد والے صیغوں کو دیکھ کر دور ہو جاتا ہے کیونکہ ان چاروں لفظوں کے جانبین میں تمام صیغے تثنیہ ہی کے ہیں پھر یہ کہ گو یہ الف پڑھنے میں نہیں آتا لیکن لکھا ہوا تو ہے جیسے دیکھ کر ان کا واحد کا صیغہ نہ ہونا اور تثنیہ کا ہونا بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔

احکام ہمزہ

تحقیق:

جب دو ہمزے جمع ہوں دونوں قطعی ہوں ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں تو ہمزہ میں صفت جہر و شدت کا اہتمام کرتے ہوئے صاف ادا کرنا چاہیے۔

Marfat.com

ابدال وجوبی

جب دو ہمزے جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں یا ان میں سے ایک وصلی ہو جو ابتدا اور اعادہ کی صورت میں پڑھا جائے تو وہاں ساکن ہمزہ کو حرف علت موافق حرکت ہمزہ اول سے بدل دیں گے جیسے اٰمَنُوْا اِیْمَانًا

ابدال تسہیل جوازی

جب دو ہمزے جمع ہوں اور دونوں مفتوح ہوں پہلا قطعی اور دوسرا وصلی ہو تو دوسرے میں ابدال وتسہیل جائز ہے (بطریق جزری) اور بطریق شاطبی صرف ابدال جائز ہے روایتاً ابدال اولیٰ ہے کیونکہ تسہیل میں ہمزہ کا وجود کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے جبکہ ابدال میں تغیر تام ہے۔

آٰللّٰهُ آٰلذَّكَرَيْنِ آٰلْئٰنَ یہی تین الفاظ قرآن پاک میں چھ جگہ آئے ہیں

حذف

جب دو ہمزے جمع ہوں پہلا قطعی مفتوح دوسرا وصلی مکسور ہو تو ہمزہ وصلی حذف ہو جائے گا قرآن مجید میں اس کی سات مثالیں ہیں۔

اَطَّلَعَ، اَتَّخَذْتُمْ، اَتَّخَذْنٰهُمْ، اِسْتَغْفَرْتَ، اَفْتَرٰى، اَصْطَفَى الْبَنَاتِ، اَسْتَكْبَرْتَ۔

تسہیل واجب

جب اجتماع ہمزتین کے ساتھ عین آ جائے تو وہاں جمعاً بین اللغتین کی وجہ سے تسہیل ہو گی اس کی ایک ہی مثال ہے جیسے ءَ اَعْجَمِیٌّ جو سورۃ حم سجدہ

Marfat.com

میں ہے۔

قطع کا بیان

قطع کے لغوی معنی کاٹنے اور توڑنے کے ہیں اور اصطلاح قراء میں قطع کہتے ہیں قرات کے ختم کر دینے کو اور یہ بھی وقف کے متعلقات میں سے ہے اس لیے کہ اگر ٹھہرنے کے بعد تلاوت کو جاری رکھنے کا ارادہ ہو تب تو یہ ٹھہرنا وقف کہلاتا ہے اور اگر ٹھرنے کے بعد آگے پڑھنے کا ارادہ نہ ہو تو یہ قطع کہلاتا ہے۔ مثلاً ہم نے کسی سورہ یا کسی پارہ یا کسی دوسری دوسری مقدار کی تلاوت کرنے کا ارداہ کیا تو تلاوت میں ہم جہاں جہاں ٹھہریں گے اسے توقف کہیں گے اور جب ہم اس سورہ یا پارہ یا کسی دوسری مقدار کی آخری آیت پر ٹھہریں گے کہ جس کے بعد تمہارا پڑھنے کا ارادہ نہ ہوگا تو اس آخری آیت پر ٹھہرنے کو قطع کہیں گے پس درمیان تلاوت ٹھہرنے کو وقف اور ختم تلاوت پر ٹھہرنے کو قطع کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قطع کا محل بہ نسبت وقف کے خاص ہے کیونکہ وقف تو ہر پکی آیت اور بڑے علامت پر ہوسکتا ہے بلکہ ضرورت کے مطابق کچی آیت اور ضعیف علامت پر بلکہ درمیان میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن قطع کا یہ حال نہیں یہ صرف پکی آیت پر ہی جائز ہے نہ وقف کی کسی علامت پر جائز ہے اور نہ اس آیت پر بھی درست ہے جس کو مابعد سے لفظی تعلق ہو اور جس کو عرف عام میں کچی تلاوت کہتے ہیں لہذا قاری کو چاہیے کہ قرأت کسی پکی آیت پر ہی ختم کرے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ قطع کسی رکوع یا کسی مضمون یا کسی قصہ پر بلکہ کسی سورہ کے ختم پر کیا جائے اس کو ذہن نشین فرمالیں۔

Marfat.com

وقف کا بیان

وقف کے لغوی معنی

وقف کے لغوی معنی ٹھہرنے اور رکنے کے ہیں

وقف کی تعریف

کلمہ غیر موصول کے آخر میں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا

وقف کی اقسام

باب الوقف کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

الف: وقف بلحاظ موقوف علیہ

ب: وقف بلحاظ معنی

وقف کی اقسام بلحاظِ موقوف علیہ

بلحاظِ موقوف علیہ کے وقف کی پانچ اقسام ہیں

۱: وقف بالاسکان ۲: وقف بالروم ۳: وقف بالاشمام ۴: وقف بالابدال

۵: وقف بالسکون

وقف بالاسکان

موقوف علیہ اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے وقف کرنے کو وقف بالاسکان کہتے ہیں یہ تینوں حرکتوں زیر دو زیر زبر پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے جیسے يَعْلَمُوْنْ ، مَخْتُوْمْ، كَرِيْمْ، وغیرہم

Marfat.com

وقف بالروم

موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو وقف بالروم کہتے ہیں یہ صرف دو حرکتوں زیر دو زیر پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے جیسے یَعْبُدُوْنِ ، شَکُوْرُ وغیرہ۔

وقف بالاشمام

موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کر کے پڑھنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں یہ وقف پیش یا دو پیش پر ہوتا ہے جیسے نَسْتَعِیْنُ غَفُوْرٌ پر دفعتاً ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کریں گے۔

فائدہ

وقف بالروم اور وقف بالاشمام کی ادائیگی ماہر استاد مجود کے سکھانے ہی سے آ سکتی ہے۔ بغیر کامل استاد کے ادائیگی پر قادر ہونا ممکن نہیں۔

تنبیہ

روم کی طرح اشمام بھی حرکت عارضی پر نہیں ہوتا جیسے عَصَوُ الرَّسُوْلَ میں عَصَوْ پر وقف کریں تو واؤ پر اشمام نہیں کریں گے۔

وقف بالابدال

موقوف علیہ اگر تائے مدورہ یا دو زبر کی تنوین ہے تو گول تاء کو ہائے ساکنہ سے اور دو زبر کی تنوین کو الف مدہ سے بدلیں گے اسے وقف بالابدال کہتے ہیں مثلاً خَلِیْفَةً سے خَلِیْفَهْ، نِسَآءً سے نِسَآءَا وغیرہ۔

(نوٹ)

Marfat.com

آخر کے اعتبار سے کلمہ کی آٹھ حالتیں ہیں ا:کلمہ کے آخری حرف پر ایک زبر ہو جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ ۔۲:ایک زیر ہو جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ ۳:ایک پیش ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ ۴: دو زیر ہوں جیسے مِنْ نَذِیْرٍ ۵:دو پیش ہوں جیسے قَدِیْرٌ ۶:دو زبر ہوں جیسے بَصِیْرًا ۷: آخری حرف تائے مدورہ ہو جیسے اَلْبَیِّنَہ ۸: آخری حرف ساکن ہو جیسے اَنْتُمْ، عَلَیْھِمْ۔ پس ایک زبر کی صورت میں صرف وقف بالاسکان بالروم اور بالاشمام تینوں جائز ہیں اور دو زبر اور تائے مدورہ کی صورت میں بالابدال ہوگا اور ساکن ہونے کی صورت میں بالسکون کہلائے گا۔

وقف بالسکون

یعنی سانس اور آواز ہی کو منقطع کر دیا جائے اور حروف موقوف علیہ میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے بلکہ جس طرح وصل میں پڑھا جاتا ہے وقف میں بھی بعینہٖ اسی طرح پڑھا جائے اور یہ صورت اس وقت ہوتی ہے جب موقوف علیہ پہلے ہی سے ساکن ہو۔ جیسے وَانْحَرْ اور عَلَیْھِمْ وغیرہ اس کو وقف بالسکون کہتے ہیں۔

اقسام وقف بلحاظ معنیٰ

بلحاظ معنی وقف کی چار قسمیں ہیں:

ا: وقف تام ۲: وقف کافی ۳: وقف حسن ۴: وقف قبیح

وقف تام

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے کوئی لفظی یا معنوی تعلق نہیں ہے تو اسے وقف تام کہتے ہیں۔ مثلاً سورہ البقرہ کے ابتدائی اَلْمُفْلِحُوْنَ پر وقف کرنا وقف تام ہے کیونکہ یہاں مومنوں کا بیان ختم ہو گیا ہے اور اگلی آیت سے کافروں کا بیان

Marfat.com

شروع ہو رہا ہے۔

وقف کافی

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے معنوی تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو تو اسے وقف کافی کہتے ہیں مثلاً یُنفِقُوْنَ اور یُوْقِنُوْنَ پر وقف کرنا وقف کافی ہے کیونکہ ابھی یُنفِقُوْنَ کے بعد مومنوں کا بیان جاری ہے۔ وقف تام اور وقف کافی کا حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتدا کی جائے۔

وقف حسن

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے تعلق لفظی و معنوی دونوں ہوں اور وقف کرنے سے معنی مراد الٰہی کے خلاف نہ ہوتے ہوں تو اسے وقف حسن کہتے ہیں مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰه پر وقف کرنا وقف حسن ہے۔

وقف قبیح

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے لفظی و معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی مراد الٰہی کے خلاف ہوتے ہوں تو ایسے وقف کو وقف قبیح کہتے ہیں جیسے الٓمّٓ ترکیف یاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ میں کَیْفَ اور اَلصَّلٰوۃَ پر وقف کرنا وقفِ قبیح کہلاتا ہے ان دونوں وقفوں یعنی وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اعادہ کر کے پڑھیں گے۔

وقفِ قبیح کی مثالیں

یہاں طلباء و طالبات کی سہولت کے پیشِ نظر وقف قبیح کی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں ان مثالوں کو توجہ سے تلاوت کریں ان کے ترجمہ پر غور فرمائیں تو انشاء

Marfat.com

اللہ اس وقف کی سمجھ آ جائے گی۔

۱: مَنْ يَّهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدْ وَ مَنْ يُّضْلِلْ (سورہ الاعراف) پر وقف

۲: فَإِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِاهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا (سورہ آل عمران) پر وقف

۳: لَاِنْ شَكَرْتُمْ لَاَ زِيْدَنَّكُمْ وَلَاِنْ كَفَرْتُمْ (سورہ ابراھیم) پر وقف

۴: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارْ (سورہ الانفطار) پر وقف

۵: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ (سورہ الذریت) پر وقف

۶: فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ وَاللهُ (سورہ البقرہ) پر وقف

۷: لَا تَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ (سورہ النسا) پر وقف

نوٹ: وقف حسن اگر آیت پر ہے تو مابعد سے ابتدا کریں گے اگر آیت کے درمیان میں ہے جہاں کوئی معتبر وقف کی علامت نہ ہوتو ماقبل سے اعادہ ہوگا۔

جن مقامات پر وقف کرنا بھاری غلطی ہے

قرآن مجید میں ۲۷ جگہیں ایسی ہیں جہاں کبھی بھی وقف نہ کرنا چاہیے جس طرح...... اَنْعَمْتَ کی بجائے اَنْعَمْتُ پڑھنا بہت بھاری غلطی ہے اسی طرح ان ۲۷ مقامات پر ٹھہرنا بھی بہت بھاری غلطی ہے آپ کی سہولت کے لیے ان مقامات کی فہرست بنا دی گئی ہے آپ ذہن نشین کرلیں۔

نمبر شمار	پر......وقف کیا	پھر ابتدا کی...... سے	پارہ نمبر	نام پارہ	سورہ نمبر	نام سورہ	آیت نمبر
۱	صِرَاطَ الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	۱	الٓمّٓ	۱	الفاتحہ	۵
۲	وَمَا	كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	۱	الٓمّٓ	۲	البقرہ	۱۰۲

Marfat.com

۳	وَقَالُوا	لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡنَصٰرٰى	۱	الٓمّٓ	۲	البقره	۱۱۱
۴	وَقَالُوا	اتَّخَذَ اللّٰهُ وَ لَدًا سُبۡحٰنَهٗ	۱	الٓمّٓ	۲	البقره	۱۱۶
۵	مَا	كَانَ اِبۡرَاهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّاوَّ لٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا	۳	تِلۡكَ الرسُل	۳	الِ عمران	۶۷
۶	لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا	اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌوَّ نَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ	۴	لَنۡ تَنَالُوا	۳	الِ عمران	۱۸۱
۷	رَبَّنَا مَا	خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا	۴	لَنۡ تَنَالُوۡا	۳	الِ عمران	۱۹۱
۸	يُوۡصِيۡكُمُ	اللّٰهُ فِيۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ	۴	لَنۡ تَنَالُوۡا	۴	النساء	۱۱
۹	سُبۡحٰنَهٗ اَنۡ يَّكُوۡنَ	لَهٗ وَلَدٌ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۴	النساء	۱۷۱
۱۰	وَ قَالَتِ الۡيَهُوۡدُ	وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۵	المائدة	۳۱
۱۱	فَبَعَثَ	اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۵	المائدة	۳۱
۱۲	يٰۤاَيُّهَاالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا	تَتَّخِذُوۡا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۵	المائدة	۵۱
۱۳	وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ	يَدُاللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۵	المائدة	۶۴
۱۴	لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا	اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ	۶	لَا يُحِبُّ الله	۵	المائدة	۷۳

Marfat.com

١٥	وَمَا لَنَا	لَانُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ	٧	وَاِذا سمعوا	5	المائدة	٨٤
١٦	وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ	اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	٧	وَاِذا سمعوا	5	المائدة	١١٦
١٧	اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ	مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط	٧	وَاِذا سمعوا	٦	الانعام	١٩
١٨	اَنّٰى	يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ	٧	وَاِذا سمعوا	٦	الانعام	١٠١
١٩	قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا	تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ	٨	ولو اننا	٦	الانعام	١٥١
٢٠	قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ	عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا	٩	قَالَ الملا	٧	الاعراف	٨٩
٢١	وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ	عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ	١٠	وَاعْلَمُوْا	٩	التوبه	٣٠
٢٢	وَقَالَتِ النَّصٰرَى	الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ	١٠	وَاعلمو	٩	التوبه	٣٠
٢٣	وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ	كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٠	واعلموا	٩	التوبه	٣٠

Marfat.com

۲۴	اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا	خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ	۱۱	یعتذرون	۱۰	یونس	۶۲
۲۵	وَلَآ	اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ	۱۲	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ	۱۱	هود	۳۱
۲۶	وَلَآ	اَعْلَمُ الْغَیْبَ	۱۲	وما من دابة	۱۱	هود	۳۱
۲۷	وَلَآ اَقُوْلُ	اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ط	۱۲	وما من دابة	۱۱	هود	۳۱
۲۸	مُّبِیْنِ ن اق	تُلُوْا یُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ	۱۲	وما من دابة	۱۲	یوسف	۹
۲۹	وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج وَهَمَّ بِهَا لَوْ	لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ	۱۲	وما من دابة	۱۲	یوسف	۲۴
۳۰	قُلْ هَلْ	یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ	۱۳	وما ابری	۱۳	الرعد	۱۶
۳۱	اَمْ هَلْ	تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ج	۱۳	وما ابری	۱۳	الرعد	۳۲
۳۲	وَجَعَلُوْا	لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ط	۱۳	وما ابری	۱۳	الرعد	۳۲
۳۳	قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی	اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط	۱۳	وما ابری	۱۴	الرعد	۳۲
۳۴	مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ	اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ط	۱۳	وما ابری	۱۴	ابراهیم	۲۲

Marfat.com

۳۵	اِنِّیْ كَفَرْتُ	بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ	۱۳	وما ابرى	۱۴	ابراهيم	۲۲
۳٦	وَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ	۱۳	وما ابرى	۱۴	ابراهيم	۴۲
۳۷	فَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ	۱۳	وما ابرى	۱۴	ابراهيم	۴۷
۳۸	وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ	اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ	۱۴	رُبَمَا	۱۵	اَلْحِجْرُ	٦
۳۹	وَقَالَ اللّٰهُ لَاتَتَّخِذُوْا	اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ج	۱۴	رُبَمَا	۱٦	النَّحْلُ	۲۱
۴۰	وَاَنَّ اللّٰهَ	لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	۱۴	ربما	۱٦	النحل	۱۰۷
۴۱	وَاللّٰهُ لَا	يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ		جس	جگہ	بھی ہو	
۴۲	اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ	وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا	۱۵	سبحن الذى	۱۷	بنى اسرائيل	۴۰
۴۳	وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا	اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ق	۱۵	سبحن الذى	۱۸	الكهف	۴
۴۴	وَقَالُوا	اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا	۱٦	قَل الم	۱۹	مَريم	۸۸
۴۵	اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنَا	فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ	۱٦	قال الم	۲۰	طٰهٰ	۱۴
۴٦	فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا	هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِیَ	۱٦	قال الم	۲۰	طه	۸۸
۴۷	مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا	شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ	۱۸	قَدْ اَفْلَحَ	۲۴	النور	۳۵

Marfat.com

۴۸	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا	وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا السجدہ	۱۹	وقال الذين	۲۵	الفرقان	۶۰
۴۹	قَالَ فِرْعَوْنُ	وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ	۱۹	وقال الذين	۲۶	الشعراء	۲۳
۵۰	فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ	فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا اَطَّلِعُ اِلٰى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ	۲۰	امن خلق	۲۸	القصص	۳۸
۵۱	قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ م بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا	مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ	۲۳	وما لی	۳۶	يس	۵۲
۵۲	اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ	وَلَدَ اللّٰهُ لا وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ	۲۳	وما لی	۳۷	والصفت	۱۵۱ ۱۵۲
۵۳	وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ	۲۳	ومالی	۳۸	ص	۴
۵۴	نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ	لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ	۲۳	ومالی	۳۹	الزمر	۸
۵۵	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا	سٰحِرٌ كَذَّابٌ	۲۴	فَمَنْ اَظْلَمُ	۴۰	المومن	۲۴
۵۶	وَقَالَ فِرْعَوْنُ	ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ	۲۴	فمن اظلم	۴۰	المومن	۲۶
۵۷	تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ	مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ	۲۴	فمن اظلم	۴۰	المومن	۴۲
۵۸	وَلٰكِنْ اِنْ كَانَ	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْلَمُوْنَ	۲۵	اِلَيْهِ يُرَدُّ	۴۳	حم السجدة	۲۲

Marfat.com

۵۹	قُلْ اِنْ كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ	۲۵	اِلَيه يرد	۴۳	الزخرف	۸۱
۶۰	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ	عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ	۲۶	حٰم	۴۸	الْفَتْحُ	۲۹
۶۱	يَتَنَا فَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا	لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ	۲۷	قال فما خطبكم	۵۲	الطور	۲۳
۶۲	وَّا ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ	لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ	۲۷	قَالَ فَمَا طَبكم	۵۶	الواقعه	۴۳ ،۴۴
۶۳	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ	اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ	۲۸	قد سَمِعَ اللّٰهُ	۵۹	الْحشر	۱۶
۶۴	فَامْتَحِنُوْ	هُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ	۲۸	قدسمع اللّٰه	۶۰	الممتحنة	۱۰
۶۵	لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ	اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ	۲۹	تبرك الذى	۶۸	القلم	۵۱
۶۶	فَقَالَ	اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى	۳۰	عَمَّ	۷۹	النزعت	۲۴
۶۷	مَا	وَدَّعَكَ	۳۰	عَم	۷۹	الضحى	۳
۶۸	رَبُّكَ	وَ مَا قَلٰى	۳۰	عم	۹۳	الضحى	۳
۶۹	فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ	الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ	۳۰	عم	۱۰۲	الماعون	۴ ۵
۷۰	لَا	اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ	۳۰	عم	۱۰۹	الكفرُوْنَ	۲
۷۱	وَلَا	اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْ تُّمْ	۳۰	عم	۱۰۹	الكفرون	۴
۷۲	وَلَمْ يَكُنْ	لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	۳۰	عم	۱۱۲	الاخلاص	۴

Marfat.com

سکتہ کا بیان

سکتہ کے معنی خاموشی اور خاموش ہونے کے ہیں اور یہ بھی ابتداء اور اعادہ کی طرح وقف کے متعلقات میں سے ہے کیونکہ اگر ٹھہرنے میں آواز کے ساتھ سانس کو بھی منقطع کر دیا جائے تب تو یہ وقف کہلاتا ہے جیسا کہ وقف کی تعریف کے ضمن میں گزرا ہے اور اگر آواز کو تو منقطع کر دیا جائے لیکن سانس نہ لیا جائے تو یہ سکتہ ہے اور وقف سکتہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ سکتہ میں توقف (ٹھہرنا) بہت ہی تھوڑی دیر کے لیے ہوتا ہے لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہ توقف اتنا بھی مختصر بھی نہیں ہونا چاہیے کہ سامع کو سکتہ کا علم ہی نہ ہو لیکن وقف میں توقف بنسبت سکتہ کے زیادہ ہوتا ہے البتہ وقف کی طرح سکتہ ہر جگہ جائز نہیں بلکہ اس کے خاص مواقع ہیں روایت حفص میں پورے قرآن میں کل چار سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں ۔ سورہ کہف کے شروع میں عِوَجاً الف پر سورہ یٰسٓ رکوع ۴ میں مِنۢ مَّرْقَدِنَا کے الف پر سورہ قیامہ رکوع نمبر ا میں قِيلَ مَنْ کے نون پر سورہ مُطَفِّفِيْن میں بَلْ رَانَ کے لام پر یہ چاروں سکتے ضروری اور واجب ہیں اوران کے ترک سے روایت کے خلاف لازم آتا ہے۔

Marfat.com

رُمُوزِ اَوقاف

ہم جب کسی سے بات کرتے ہیں تو مطلب واضح کرنے کے لیے جگہ جگہ ٹھہرتے جاتے ہیں۔ کہیں کم، کہیں زیادہ، اس طرح ہماری بات کے سب حصے الگ الگ ہوتے جاتے ہیں، اور سننے والا بہ سہولت سمجھتا چلا جاتا ہے۔ ہم وہی بات لکھ دیں، تو پڑھنے والے کو وہ سہولت میسر نہیں آ سکتی، بہ سہولت سمجھتا چلا جاتا ہے۔ ہم وہی بات لکھ دیں، تو پڑھنے والے کو وہ سہولت میسر نہیں آ سکتی، جو سننے والے کو ہمارے جا بجا ٹھہرنے اور جسم کے بعض اعضا کی حرکات سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے تقریر میں جن جن مقامات پر ٹھہرتے جاتے ہیں۔ تحریر میں ان ان مقامات پر بعض علامتیں درج کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہوتا رہے کہ کن کن جملوں کو ملا کر پڑھنا ہے اور کس کس جملے پر ٹھہر کر اگلے جملے کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے۔ ایک ہی جملے میں کم و بیش ٹھہرنا ہو۔ تو وہاں بھی خاص خاص علامتیں درج کر دی جاتی ہیں۔ ان سب علامتوں کو رُمُوزِ اَوقاف (ٹھہرنے کے اشارے) کہتے ہیں۔

قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت مقررہ وقفوں پر ہی ٹھہرنا چاہیے۔ عبارت کے درمیان نہیں ٹھہرنا چاہیے کیونکہ بعض مقامات پر رکنے سے مطلب تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً پہلے پارے کی آیت ۱۰۲ میں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

ترجمہ: اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا مگر شیاطین کفر کیا

Marfat.com

کرتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آدمیوں کو بھی سحر کی تعلیم کیا کرتے تھے۔ اگر وَمَا پر وقف کر لیا جائے۔ کَفَرَ سُلَیْمٰنُ کو الگ پڑھا جائے تو اس کا مطلب ہو گا۔ ''حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر کیا''۔ جو کہ بالکل مفہوم کے خلاف ہے۔ ایک اور مثال پیشِ خدمت ہے۔ تیسویں پارے کی سورۃ (الکفرون) لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ''میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

اگر اس آیت سے لَآ کو الگ پڑھا جائے اور اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ پڑھا جائے تو مطلب یہ ہو گا ''میں اس کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو'' جو کہ مفہوم کے خلاف ہے۔

اردو میں بھی اگر صحیح مقام پر نہ ٹھہرا جائے تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک جملہ ہے: روکومت جانے دو اگر اس کو یہ پڑھا جائے۔ روکو۔ مت جانے دو۔ تو اس میں ''روکنے'' اور ''نہ جانے'' کا حکم ہے اور اگر اس کو یہ پڑھا جائے۔ روکومت۔ جانے دو۔ تو اب اس کا مفہوم الٹ ہو گیا یعنی ''نہ روکنے'' اور ''جانے'' کا حکم اُردو عبارت لکھتے وقت اس میں کئی نشانات لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً ''()''۔؟۔:۔ وغیرہ

قرآن مجید کی بافہم قرات کے لیے بھی خاص خاص رموز اوقاف مقرر ہیں۔ ہر رمز کی کیفیت ذیل کی تفصیل سے واضح ہو جائے گی۔

○ یہ دائرہ آیۃ کی علامت ہے جو فی الحقیقت لفظ آیۃ کی گول تا (تَآءٌ مُّدَوَّرَۃٌ) ہے۔ یہ وقفِ تام کی علامت ہے۔ اس کا نام وقفِ کوفی بھی ہے۔ کوفی قرا کے نزدیک قرآن مجید میں ۶۲۳۶ (چھ ہزار دو سو چھتیس) آیات ہیں۔ دائرے یعنی علامتِ آیت پر پہنچ کر وقف کر لینا چاہیے۔ اب ''ۃ'' تو نہیں لکھی جاتی

Marfat.com

چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورتوں کی شکل میں پورے قرآن مجید کو تقسیم کر کے قرآن مجید کے حفظ اور مطالعہ کو ہمارے لیے آسان کر دیا ہے۔ اور پھر ہماری سہولت اور مضامین کی وضاحت کے لیے سورتوں کی مزید تقسیم کر کے ہر سورت میں آیات کی حد بند کر دی۔

آیت کے لغوی معنی ''نشانی'' کے ہیں یعنی واضح ''علامت'' راستے کے نشانات جو سفر کی سہولت کے لیے قائم کیے جاتے ہیں' انہیں بھی آیات کہتے ہیں۔ قرآن کی آیات' ہماری منزل مقصود (یعنی اللہ) تک ہماری راہنمائی کرتی ہیں۔ ہم انہی کے سہارے لقائے رب کی منزل طے کرتے ہیں۔ اس لیے کائنات کی نشانیوں کو بھی آیَتُ اللّٰہ کہا گیا ہے۔ قرآن مجید نے تو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور کشتی نوح علیہ السلام کو بھی آیت کہا ہے۔ قرآن مجید کی سورتوں کے ٹکڑوں کو بھی آیات کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ پوری کتاب اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔

آیت کی بناوٹ میں جملوں کی تکمیل ضروری نہیں۔ قرآن کریم کے بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ ایک جملہ کئی آیات کے بعد مکمل ہوتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت میں کئی مکمل جملے آ جاتے ہیں۔ ایک آیت ''O'' میں کئی وقف (ج۔م۔ط) وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک وقف میں کئی آیات نہیں ہو سکتیں۔ قرآن پاک کے ایک رکوع میں کئی کئی آیات ہوتی ہیں۔ قرآن پاک میں ایک رکوع ایک آیت کا بھی ہے' لیکن اس مین وقف کئی ہیں۔ وہ رکوع پارہ ''۲۹'' سورۃ المزمل کا آخری رکوع ہے۔

Marfat.com

م: وقف لَازِم کا مختصر ہے۔ جس لفظ کے بعد یہ رمز لکھی گئی ہو اس لفظ پر ٹھہر جانا لازمی ہے ورنہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے بعض مقامات پر عبارت کا مفہوم کہنے والے کی مراد کے خلاف ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو۔ مت بیٹھو۔ جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو اٹھو پر لازم ٹھہرنا لازم ہے اگر ٹھہرا نہ جائے تو' اٹھو مت' بیٹھو ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ کہنے والے کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔ قرآن پاک میں وقف لازم بعض کے قول پر ۸۲ (بیاسی) اور بعض کی رائے میں ۸۵ (پچاسی) ہیں۔

ط: یہ ''وقف مُطلق'' کا مخفف ہے اس رمز سے مراد ہے کہ اس مقام پر جملہ مکمل ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی مضمون مکمل نہیں ہوا۔ کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔ یہ وقف اسی موقع پر ہوتا ہے جس سے پہلے کلام کے بالکل ختم ہو جانے کے سبب ''ط'' کے بعد عبارت سے ابتدا کرنا بہت ہو جیسے وَ عَلٰی سَمْعِهِمْ ط یہاں بعد والا جملہ پہلے سے بالکل جدا ہے اس لیے یہاں ٹھہرنا چاہیے۔ وقف مطلق قرآن پاک میں ۳۵۱۰ (تین ہزار پانچ سو دس) ہیں۔

ج: یہ وقف جائز کی رمز ہے۔ یہاں وقف کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ یہ وقف پورے قرآن پاک میں ایک ہزار پانچ سو اٹھتر (۱۵۷۸) ہیں۔

ز: یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہر جانے کی وجہ بھی ہوتی ہے۔ نہ

Marfat.com

ٹھہرنے کی بھی۔ لیکن وصل کی جہت زیادہ نمایاں اور قوی تر ہوتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے تجاوز کر جانا، یعنی گذر جانا، آگے بڑھ جانا چاہیے۔ وقف مجوز پورے قرآن پاک میں ۱۹۱ (ایک سو اکانوے) ہیں۔

ص: لفظ مُرَخَّصْ کا مختصر ہے۔ یہ رمز وقف ایسی دو باتوں کے درمیان آتی ہے، جن کا باہمی تعلق ہو۔ اگرچہ معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت رکھتی ہو ''ص'' کے ماقبل کو ''ص'' کے مابعد کے ساتھ چاہیے تو ملا کر پڑھنا لیکن اگر سانس ختم ہو جائے یا کسی اگلے ایسے کلمے پر سانس ٹوٹ جانے کا خدشہ ہو، جس پر ٹھہرنا مناسب نہیں، تو پھر ''ص'' کی رمزِ وقف پر ٹھہر جانے کی رخصت ہے۔ ٹھہر جانے کی صورت میں بعض قاریوں کے نزدیک اعادہ کرنا اولیٰ ہے۔ کیونہ وقفِ مرخص میں جہت وقف ضعیف ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ وقف مجوز کی بہ نسبت وقف مرخص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔ وقفِ مرخص پورے قرآن پاک میں ۸۳ (تراسی) ہیں۔

ق: قَدْ قِيْلَ (کہا گیا ہے) یہ قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ ''ق'' سے مراد یہ ہے کہ بعض علماء نے اس جگہ وقف کرنے کو کہا ہے، لیکن یہ علامت ضعفِ وقف پر دلالت کرتی ہے اور راجع قول یہی ہے کہ اس مقام پر نہ ٹھہرا جائے۔

قِف: یہ يُوْقَفُ عَلَيْهِ (یہاں ٹھہرا جاتا ہے) یا يَقِفُ عَلَيْهِ الْوَاقِفُ (ٹھہرنے والا اس مقام پر ٹھہر جاتا ہے) کا مختصر ہے۔ یہاں سانس

Marfat.com

روک کر وقف کرنا چاہیے۔ لیکن اگر ٹھہرا نہ جائے' تو مطلب نہیں بگڑتا۔
جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کرے گا' وہاں ''قف'' کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔

س' سکتہ: سکتہ کی علامت ہے۔ اور کبھی لفظ ''سکتہ'' لکھ دیا جاتا ہے ''سکتہ'' کے معنی ہیں ''سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا''۔ پڑھنے والا یہاں کسی قدر ٹھہر جائے مگر سانس نہ توڑے۔

وقفہ: یہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی بہ نسبت کچھ زیادہ ٹھہرنا چاہیے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں' پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔
''سکتے'' اور ''وقفے'' میں یہ فرق ہے کہ ''سکتے میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے'' ''وقفے'' میں زیادہ یعنی ''سکتہ'' وصل سے قریب تر ہوتا ہے۔ اور ''وقفہ'' وقف سے اقرب۔

وقف: اس جگہ وقف کرنا درست ہے۔ اگر نہ کرے تو نقصان نہیں۔

صل: یہ قَد یُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت' یعنی پڑھنے والا اس مقام پر کبھی نہیں ٹھہرتا' کبھی ٹھہر جاتا ہے' یہاں ترکِ وصل' یعنی وقف کرنا احسن ہے۔ گو بعض علماء نے وصل کی اجازت بھی دے رکھی ہے۔

صلے: الوصل اولی (ملا کر پڑھنا بہتر ہے) کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ رہا وقف سو وہ بھی درست ہے۔
کسی عبارت سے پہلے اور پیچھے تین تین نقطے ہوں' تو پڑھنے والے کو

Marfat.com

اختیار ہے کہ اگر پہلے تین لفظوں پر وصل کر لے، تو دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے، یا اگر پہلے تین نقطوں پر وقف کر لے تو دوسرے تین نقطوں پر وصل کرے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ کہتے ہیں۔ جس کا مخفف مع ہے۔ بعض اسے مراقبہ کہتے ہیں۔

لا: یہ لَا وَقْفَ عَلَیْہِ (اس مقام پر کسی قسم کا وقف نہیں) کی رمز ہے۔ یہاں وقف نہیں کرنا چاہیے۔ اگر آیت کے درمیان کسی لفظ پر "لا" درج ہو اور سانس ٹوٹ جانے پر وہاں وقف کرنا پڑ جائے تو "لا" سے پہلے کسی موزوں مقام سے اعادہ کر لینا چاہیے لیکن اگر "لا" آیت کی علامت یعنی دائرے پر ہو تو وقف کرنا درست ہے۔

۵: یہ آیت کی علامت ہے، لیکن یہ غیر کوفی آیت ہے، اور وقف ہے۔

وَقْفُ النَّبِیّ: یہ وقف کرنا اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ وقف کوئی علیحدہ وقف نہیں ہوتا، بلکہ وقف کی علامتیں جو بیان کی گئی ہیں، ان میں سے کسی وقف پر یہ ~ نشان ہوتا ہے اور حاشیے میں (وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت (فرمایا کرتے تھے اس مقام پر ضرور ٹھہرتے تھے۔

وَقْفِ غُفْرَانْ: یہاں وقف کرنا بہت اچھا ہے، بلکہ امید بخشش کی ہے۔ اس پر وقف کرنے سے معنی خوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور سننے والے کے دل میں خوشی بھی پیدا ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ قرآنِ پاک کے مطالب کو سمجھتا ہو۔ یہ وقف بھی کوئی علیحدہ وقف نہیں ہوتا۔ بلکہ وقف کی علامتیں جو

Marfat.com

بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی وقف پر یہ ‾ نشان ہوتا ہے' اور حاشیے میں (وقف غفران) لکھا ہوتا ہے' یہ وقف پورے قرآن پاک میں ۱۰ (دس) ہیں۔

وقفِ منزل۔ وقف جبرائیل: یہ دونوں ایک ہی وقف کے نام ہیں یعنی وہ موقع جس پر جبرائیل علیہ السلام نے وحی سناتے وقت وقف کیا ہے' اور ان کی پیروی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا۔ یہ وقف بھی کوئی علیحدہ وقف نہیں ہوتا' بلکہ وقف کی علامتیں جو بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی وقف پر یہ ‾ نشان ہوتا ہے' اور حاشیے میں وقفِ منزل یا وقفِ جبرائیل لکھا ہوتا ہے۔ وقفِ جبرائیل پورے قرآن پاک میں ایک سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۵ میں ہے اور وقفِ منزل مختلف مقامات پر گیارہ (۱۱) ہیں۔

قلا: قِیْلَ لَا وَقْفَ عَلَیْهِ سے ہے۔ یعنی بعض علما کے قول پر یہاں وقف نہیں ہے۔ پس یہاں وصل ہی بہتر ہے۔ اور جو وقف بتاتے ہیں ان کے قول پر اعادہ کی حاجت نہ ہوگی۔

نوٹ: (۱) جہاں ایک سے زیادہ علامتیں نیچے اوپر لکھی ہوں وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہوگا۔

(۲) اگر ایک سے زائد علامتیں برابر برابر لکھی ہوں تو وقف و وصل کے لیے دائیں طرف والی علامت کا اعتبار ہوگا۔

Marfat.com

بیان رموز کی شکلیں

جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ متن اور حاشیے میں کئی الفاظ لکھے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اگر آپ کو ان الفاظ کے متعلق صحیح علم ہو تو آپ قرآن پاک کی تلاوت کا صحیح لطف اٹھا سکتے ہیں۔ اس لیے ان الفاظ کے بارے میں کچھ تفصیل درج ہے۔

اَلْجُزْءُ:

اس نشان سے پارہ شروع ہوتا ہے۔ سورتوں، آیات اور منزلوں کی تقسیم تو من جانب اللہ ہے۔ لیکن اہلِ علم حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے جو آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو ایک ماہ میں پڑھا کرو۔ قرآن مجید کی عبارت کو معنی اور مضمون کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے لیکن مقدارِ عبارت کا لحاظ رکھتے ہوئے پورے تیس حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس تقسیم کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ہر مسلمان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرے تاکہ وہ اس کے تمام مضامین کو ہر ماہ میں کم از کم ایک بار ذہن نشین کر لے۔ چونکہ ہر شخص کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کی عبارت کو برابر تقسیم کر سکتا اس لیے علمائے دین نے اس کی تقسیم کر دی چونکہ یہ تقسیم بعد میں کی گئی ہے۔ اس لیے پارہ کی علامت ''الجزء'' کو باہر حاشیہ میں لکھا جاتا ہے، متن میں نہیں۔ پارہ کا لفظ فارسی زبان کا ہے جو اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جہاں سے پارہ شروع ہوتا ہے اس کا جو پہلا لفظ ہے وہی اس پارے کا نام ہے۔

Marfat.com

پاروں کے نام

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	آلمّٓ اَلِفْ لَا مِّیْمْ	۲	سَیَقُوْلُ سَ یَ قُوْلُ	۳	تِلْكَ الرُّسُلُ تِلْ كَرْ رُسُ
۴	لَنْ تَنَالُوا لَنْ تَ نَالُ	۵	وَالْمُحْصَنٰتُ وَلْ مُحْ صَ نٰ تُ	۶	لَا يُحِبُّ اللّٰهُ لَا يُ حِبْ بُلْ لَا لُه
۷	وَاِذَاسَمِعُوْا وَاِذَاسَ مِ عُوْ	۸	وَلَوْاَنَّنَا وَلَوْاَنْ نَ نَا	۹	قَالَ الْمَلَاُ قَالَلْ مَ لَ اُ
۱۰	وَاعْلَمُوْا وَعْلَمُوْ	۱۱	يَعْتَذِرُوْنَ يَعْ تَ ذِ رُوْنَ	۱۲	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
۱۳	وَمَآ اُبَرِّئُ وَمَآ اُبَرْ رِءُ	۱۴	رُبَمَا رُ بَ مَا	۱۵	سُبْحٰنَ الَّذِیْ سُبْحٰ نَلْ لَ ذِیْ
۱۶	قَالَ اَلَمْ قَالَ اَلَمْ	۱۷	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ اِقْ تَ رَ بَ لِنْ نَاسِ	۱۸	قَدْ اَفْلَحَ قَدْ اَفْ لَ حَ
۱۹	وَقَالَ الَّذِیْنَ وَقَالَلْ لَ ذِیْ نَ	۲۰	اَمَّنْ خَلَقَ اَمْ مَنْ خَ لَ قَ	۲۱	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اُتْ لُ مَآ اُوْ حِ یَ
۲۲	وَمَنْ يَّقْنُتْ وَمَنْ يَقْ نُتْ	۲۳	وَمَالِیَ وَمَ لِ یَ	۲۴	فَمَنْ اَظْلَمُ فَ مَنْ اَظْ لَ مُ
۲۵	اِلَيْهِ يُرَدُّ اِلَیْ یُ رَدْدُ	۲۶	حٰمٓ حَا مِیْمْ	۲۷	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ قَالَ فَ مَ خَطْ بُ كُمْ
۲۸	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَدْ سَ مِ عَلْ لَا هُ	۲۹	تَبٰرَكَ الَّذِیْ تَ بٰ رَ كَلْ لَ ذِیْ	۳۰	عَمَّ عَمْ مَ

Marfat.com

اَلرُّبُعُ

یہ چوتھائی پارے کا نشان ہے۔"1/4" یہ لفظ قرآن پاک کے متن اور حاشیے میں لکھا ہوتا ہے۔ اگر متن میں نہ لکھا ہو تو اس سطر میں جو آیت کا نشان "O" ہو، وہاں "الرُّبُعُ" مراد ہو گا' یعنی ایک حصہ پارہ ختم ہو گیا تین حصے باقی ہے۔

اَلنِّصْفُ

یہ آدھے پارے کا نشان ہے"1/2" یہ لفظ بھی قرآنِ پاک کے متن اور حاشیے میں لکھا ہوتا ہے۔ اگر متن میں نہ لکھا ہو تو اس سطر میں جو آیت کا نشان "O" ہو۔ وہاں "اَلنِّصْفُ" مراد ہو گا۔ یعنی آدھا پارہ ختم ہو گیا ہے آدھا باقی ہے۔

اَلثَّلٰثَۃُ

یہ تین چوتھائی پارے کا نشان ہے"3/4" یہ لفظ بھی قرآن پاک کے متن اور حاشیے میں لکھا ہوتا ہے۔ اگر متن میں نہ لکھا ہو تو اس سطر میں جو آیت کا نشان "O" ہو۔ وہاں اَلثَّلٰثَۃُ مراد ہو گا۔ یعنی تین حصے پارہ ختم ہو گیا۔ ایک حصہ باقی ہے۔

ع

علمائے دین نے جہاں پارے کو الربع' النصف اور الثلثۃ میں تقسیم کیا۔ پارے کی ایک تقسیم رکوع نماز کی اس حالت کا نام ہے جو قیام کے بعد آتی ہے یعنی انسان اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و

Marfat.com

انکساری کا اظہار کرنے کے لیے جھک جاتا ہے۔ ایک پارے میں چودہ سے انتالیس تک رکوع ہیں۔ رکوع کی تقسیم میں معنیٰ، تعداد آیات اور مضمون تینوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر آیات لمبی ہیں تو ایک رکوع کم آیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ رکوعات کی تقسیم کے وقت یہ بھی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ایک مسلمان عام طور پر نماز میں کس قدر تلاوت کرتا ہے۔

قرآن پاک میں رکوع کی نشانی ''ع'' عین ہے۔ یہ حرف قرآن پاک کے متن اور حاشیے میں لکھا ہوتا ہے۔ ''ع'' کے اوپر، درمیان اور نیچے ہندسے لکھے ہوتے ہیں ''ع'' کے اوپر کے ہندسے سے مراد سورت کا رکوع نیچے کے ہندسے سے مراد سورت کا رکوع نیچے کے ہندسے سے مراد پارے کا رکوع اور درمیانی ہندسے سے مراد رکوع کی آیات ہوتی ہیں۔

قرآن پاک کے پاروں میں سورت اور پارہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ بعض دفعہ پارہ ختم ہو جاتا ہے لیکن سورت ختم نہیں ہوتی مثلاً پہلا پارہ، دوسرا پارہ۔ پہلا پارہ ختم ہو گیا لیکن سورۃ البقرہ جاری ہے دوسرا پارہ ختم ہو گیا لیکن سورت ختم نہیں ہوئی۔ اس لیے جب پھارہ ختم ہو جائے تو ''ع'' عین کے نیچے والا ہندسہ تبدیل ہو جائے گا مثلاً پہلے پارے کا آخری رکوع ''ع'' ہے اور دوسرے پارے کا پہلا رکوع ''ع'' ہے چونکہ دوسرے پارے میں سورۃ البقرہ جاری ہے اس لیے اوپر سترہ (۱۷) ہے اور نیچے ''ا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ سورت کا سترہواں رکوع لیکن دوسرے پارے کا پہلا رکوع۔

بعض دفعہ سورت ختم ہو جاتی ہے لیکن پارہ جاری رہتا ہے جب سورت ختم ہو جائے اور پارہ جاری رہے تو اوپر والا ہندسہ تبدیل ہو جائے گا مثلاً سورۃ

Marfat.com

البقرۃ کا آخری رکوع ''ع'' ہے۔ لیکن اس کے ساتھ والا سورۃ آل عمران کا پہلا رکوع ''ع'' ہے۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب سورۃ ختم ہوگئی تو اوپر والا ہندسہ تبدیل ہو گیا۔ لیکن نیچے والا ہندسہ تبدیل نہیں ہوا۔ سورۃ البقرہ کے آخری ''ع'' عین کے نیچے ''۸'' ہے اور سورۃ آل عمران کے پہلے ''ع'' عین کے نیچے ''۹'' ہے اس سے مراد ہے تیسرا پارہ جاری ہے لیکن سورۃ ختم ہوگئی ہے۔

قرآن پاک میں بہت دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سورت اور پارہ دونوں ختم ہو جاتے ہیں اس صورت میں ''ع'' عین کے اوپر اور نیچے کے دونوں ہندسے تبدیل ہو جائیں گے۔ مثلاً سولہویں پارے کا آخری رکوع ع اور سترہویں پارے کا پہلا رکوع ع ہے۔ لہٰذا آپ دیکھ رہے ہیں سورۃ اور پارے کے بدل جانے کی سورت میں ''ع'' عین کے اوپر اور نیچے کے دونوں ہندسے تبدیل ہو گئے۔

(نوٹ) قرآن پاک میں رکوع کا نمبر شمار رکوع کے ختم ہونے پر دیا جاتا ہے۔ شروع میں نہیں اگر آپ کو قرآن پاک سے کسی حوالے کے مطابق رکوع تلاش کرنا ہو نمبر شمار کو تلاش کرنے کے بعد اس سے قبل کی عبارت اس رکوع کی ہو گی نہ کہ اس نمبر شمار کے بعد والی۔

''ع'' عین کے درمیان جو ہندسہ ہوتا ہے اس سے مراد اس رکوع میں آیات کی تعداد ہے۔ ایک رکوع میں آیات کی تعداد مختلف ہوتی ہے جیسے کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے اور قرآن پاک میں سورۃ المزمل پ۲۹ کا آخری رکوع صرف ایک آیت پر مشتمل ہے۔

قرآن پاک میں کل رکوع ۵۵۸ ہیں۔

بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۵۴۰ ہے۔ چونکہ تیسویں پارے کی آخری

Marfat.com

سورتیں چھوٹی ہیں وہ بعض سورتوں کو ملا کر ایک رکوع شمار کرتے ہیں۔

اَلسَّجْدَةُ

یہ نشان سجدۂ تلاوت کا ہے۔قرآن پاک میں بالاتفاق چودہ سجدے ہیں پندرھواں سجدہ اختلافی ہے جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو ہے لیکن باقیوں کے نزدیک نہیں۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی جب آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے۔ ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے تعمیل حکم میں سجدہ کر دیا اور اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم ہوا مگر میں نے انکار کیا پس میرے لیے دوزخ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرشتوں کو فرماتا ہے کہ وہ دیکھو میرا بندہ جب میرا ذکر آیا تو فوراً میری طرف جھکا فرشتے یک زبان ہو کر پکار اٹھتے ہیں۔اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

سجدہ جناب باری تعالیٰ کی انتہائی تعظیم ہے خدائے پاک کے سامنے سجدے میں گر پڑنا مومن کے لیے معراج ہے۔

تفسیر قرطبی میں وَالسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ سورۃ العلق پارہ ۳۰ کے تحت ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ بندہ بہ نسبت تمام حالات کے بحالت سجدہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

Marfat.com

چونکہ سجدۂ تلاوت ادا نہ کرنے سے ترکِ واجب لازم آتا ہے۔ جس سے سخت گناہ ہوتا ہے۔ اس کے پیشِ نظر آیاتِ سجدہ کے پاروں کے نام اور نمبر، سورتوں کے نام، ترتیبِ تلاوت نمبر، وجہ سجدہ، آیات نمبر، مقامِ سجدہ، آیات نمبر درج ذیل ہیں:

مقاماتِ سجدہ

نمبر شمار	پارہ نمبر	پارے کا نام	سورۃ کا نمبر	سورۃ کا نام	سورۃ کا رکوع	وجہ سجدہ	آیت نمبر	مقام سجدہ	آیت نمبر
۱	۹	قَالَ الْمَلَاُ	۷	اَلْاَعْرَافُ	۲۴	يَسْجُدُوْنَ	۲۰۶	يَسْجُدُوْنَ	۲۰۶
۲	۱۳	وَمَآ اُبَرِّئُ	۱۳	اَلرَّعْدُ	۲	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ	۱۵	وَالْاٰصَالِ	۱۵
۳	۱۴	رُبَمَا	۱۶	اَلنَّحْلُ	۶	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ	۴۹	مَا يُؤْمَرُوْنَ	۵۰
۴	۱۵	سُبْحٰنَ الَّذِیْ	۱۷	بَنِیْ اِسْرَائِيْل	۱۲	...... لِلْاَذْقَان سُجَّدًا	۱۰۷	خُشُوْعًا	۱۰۹
۵	۱۶	قَالَ اَلَمْ	۱۹	مَرْيَمُ	۴	خَرُّوْا سُجَّدًا	۵۸	بُكِيًّا	۵۸
۶	۱۷	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	۲۲	اَلْحَجُّ	۲	يَسْجُدُ لَهٗ	۱۸	مَا يَشَآءُ	۱۸
	۱۷	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	۲۲	اَلْحَجُّ (عند الشافعیؒ)	۱۰	وَاسْجُدُوْا	۷۷	تُفْلِحُوْنَ	۷۷
۷	۱۹	وَقَالَ الَّذِيْنَ	۲۵	اَلْفُرْقَانُ	۵	اَسْجُدُ	۶۰	نُفُوْرًا	۶۰
۸	۱۹	وَقَالَ الَّذِيْنَ	۲۷	اَلنَّمْلُ	۲	اَلَّا يَسْجُدُوْا	۲۵	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	۲۶

Marfat.com

۹	۲۱	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ	۳۲	السَّجْدَةُ	۲	خَرُّوْا سُجَّدًا	۱۵	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	۱۵
۱۰	۲۳	وَمَالِیَ	۳۸	صٓ	۲	وَخَرَّ رَاكِعًا	۲۴	اَنَابَ	۲۴
۱۱	۲۴	فَمَنْ اَظْلَمُ	۴۱	حٰمٓ اَلسَّجْدَةُ	۵	وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ	۳۷	لَا يَسْئَمُوْنَ	۳۸
۱۲	۲۷	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ	۵۳	اَلنَّجْمُ	۳	فَاسْجُدُوْا	۶۲	وَاعْبُدُوْا	۶۲
۱۳	۳۰	عَمَّ	۸۴	اَلْاِنْشِقَاقُ	۱	يَسْجُدُوْنَ	۲۱	يَسْجُدُوْنَ	۲۱
۱۴	۳۰	عَمَّ	۹۶	اَلْعَلَقُ	۱	وَاسْجُدْ	۱۹	وَاقْتَرِبْ	۱۹

مسائل سجدہ

۱: آیتِ سجدہ پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ خود بہرا ہو۔

۲: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔ سننے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو یا بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

۳: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت کا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ پہلے یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

۴: قاری نے آیتِ سجدہ تلاوت کی مگر دوسرے نہ سنی اگرچہ اسی مجلس میں ہو اُس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ البتہ نماز میں امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو

Marfat.com

مقتدیوں پر واجب ہو گیا۔ اگر چہ نہ بھی سنی ہو۔

۵: اردو یا کسی اور زبان میں آیتِ سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔

۶: آیتِ سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

۷: آیتِ سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں۔ ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور اگر وضو ہو تو تاخیر مکروہ ہے۔

۸: ایک مجلس میں ایک آیتِ سجدہ کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔ اگر چہ چند شخصوں سے سنا ہو اسی طرح اگر آیت پڑھی' اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی' جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔

۹: پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی' اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا' اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے' اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو' پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہو گا' اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔

۱۰: اگر خطیب خطبہ جمعہ' وعیدین میں آیت سجدہ تلاوت کرے گا تو خطیب اور سامعین سب پر سجدہ لازم ہو گا۔ پس منبر سے اتر کر سجدۂ تلاوت کرے اور سامعین بھی اس کے ساتھ سجدہ کریں۔

۱۱: اگر بیماری کی حالت میں آیتِ سجدہ سنے اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت بھی اشارہ سے کرے۔

Marfat.com

۱۲: اگر کسی کے ذمے بہت سے سجدۂ تلاوت باقی ہوں۔ جواب تک ادا نہ کیے ہوں تو اب ادا کرے عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہئیں۔

۱۳: اگر کوئی شخص پورا قرآن پاک ختم کر کے ایک ساتھ کل سجدے کرے تو بھی جائز ہے۔

۱۴: مسجد میں ایک جگہ بیٹھ کر یا ٹہل کر ایک آیتِ سجدہ کو بار بار پڑھنے سے ایک ہی سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔

الفاتِ زائدہ

آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا حرف جس پر حرکت نہیں ہوتی پڑھا نہیں جاتا' سوائے الف معروف کی پکی تختی کے الف کے' لیکن قرآن پاک میں بعض ایسے کلمات آئے ہیں' جن میں الف معروف کی پکی تختی کا الف ہے' لیکن اس کے باوجود بھی وہ الف نہیں پڑھا جاتا' ان کو الفاتِ زائدہ کہتے ہیں اور وہ درجِ ذیل ہیں۔ لہٰذا قرآن حکیم میں بتائے ہوئے مقامات پر یہ نشان (X) لگالیں' تاکہ دورانِ تلاوت یہ الفاتِ زائدہ نہ پڑھے جاسکیں۔ کیونکہ ان کو پڑھنے سے ترجمہ مفہوم کے برعکس ہو جائے گا۔

نمبر شمار	لکھنے کا طریق	پڑھنے کا طریقہ	پارہ کا نمبر	سورہ کا نمبر	سورۃ کا نام	آیت نمبر
۱	اَفَائِنْ مَّاتَ	اَ فَ ءِ مّ مَاتَ	۴	۳	الِ عِمْرَانْ	۱۴۴
۲	لَاۡاِلَی اللّٰہِ	لَ اِلَلّ لٰ ہِ	۴	۳	الِ عِمْرَانَ	۱۵۸
۳	اَنْ تَبُوْٓءَا	اَنْ تَ بُوْٓءَ	۶	۵	اَلْمَآئِدَۃُ	۲۹

Marfat.com

۴	مِنْ لَّبَائِ الْمُرْسَلِيْنَ	مِنْ نَ بَ وِ لْ مُرْ سَ لِیْ نَ	۷	۶	اَلْاَنْعَامُ	۳۴
۵	مَلَا۟ئِہٖ	مَ لَ ءِ نہٖ	۹	۷	اَلْاَعْرَافُ	۱۰۳
۶	لَا۟اَوْضَعُوْا	لَ اَ وْ ضَ عُوْ	۱۰	۹	اَلتَّوْبَةُ	۴۷
۷	مَلَا۟ئِہٖ	مَ لَ ءِ نہٖ	۱۱	۱۰	یُوْنُسُ	۷۵
۸	مَلَا۟ئِهِمْ	مَ لَ وِ ہِمْ	۱۱	۱۰	یُوْنُسُ	۷۵
۹	ثَمُوْدَا۟	ثَ مُوْ دَ	۱۲	۱۱	هُوْدٌ	۶۸
۱۰	مَلَا۟ئِہٖ	مَ لَ ءِ نہٖ	۱۲	۱۱	هُوْدٌ	۹۷
۱۱	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟	اُ مَ مُلْ لِ تَتْ لُ وَ	۱۳	۱۳	اَلرَّعْدُ	۳۰
۱۲	لَنْ نَّدْعُوَا۟	لَنْ نَدْ عُ وَ	۱۵	۱۸	اَلْكَهْفُ	۱۴
۱۳	لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ	لٰ كِنْ نَ هُ وَلْ لٰ ہُ	۱۵	۱۸	اَلْكَهْفُ	۳۸
۱۴	اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ	اَ فَ وِ مْ مِتْ تَ	۱۷	۲۱	اَلْاَنْبِيَاءُ	۳۴
۱۵	مَلَا۟ئِہٖ	مَ لَ وِ نہٖ	۱۸	۲۳	اَلْمُؤْمِنُوْنَ	۴۶
۱۶	ثَمُوْدَا۟	ثَ مُوْ دَ	۱۹	۲۵	اَلْفُرْقَانُ	۳۸
۱۷	لَا۟اَذْبَحَنَّہٗ	لَ اَذْ بَ حَنْ نَ نَہٗ	۱۹	۲۷	اَلنَّمْلُ	۲۱
۱۸	مَلَا۟ئِہٖ	مَ لَ ءِ نہٖ	۲۰	۲۸	اَلْقَصَصُ	۳۲
۱۹	ثَمُوْدَا۟	ثَ مُوْ دَ	۲۰	۲۸	اَلْعَنْكَبُوْتُ	۳۸
۲۰	لِيَرْبُوَا۟	ثَ مُوْ دَ	۲۱	۳۰	اَلرُّوْمُ	۳۹

Marfat.com

۲۱	لَا اِلَى الْجَحِيْمِ	لَ اِلَلْ جَ حِیْ مِ	۲۵	۴۳	الصّٰفّٰتُ	۹۸
۲۲	مَلَا۟ئِهٖ	مَ لَ ءِ نِهٖ	۲۵	۴۳	الزُّخْرُفُ	۴۶
۲۳	وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا	وَلْ كِلْ لِ بَبْ لُ وَ	۲۶	۴۷	مُحَمَّدٌ	۴
۲۴	نَبْلُوَا	نَبْ لُ وَ	۲۶	۴۷	مُحَمَّدٌ	۳۱
۲۵	ثَمُوْدَا	ثَ مُوْ دَ	۲۷	۵۳	اَلنَّجْمُ	۵۱
۲۶	لَا اَنْتُمْ اَشَدُّ	لَ اَنْ تُمْ اَشَدّ	۲۸	۵۹	اَلْحَشْرُ	۱۳
۲۷	سَلٰسِلَا	سَ لْ سِ لَ	۲۹	۷۶	اَلدَّهْرُ	۴
۲۸	قَوَارِيْرَا	قَ وَا رِیْ رَ	۲۹	۷۶	اَلدَّهْرُ	۱۶
۲۹	اَنَا	اَنَ		هر	جگه	

Marfat.com

نون قُطْنی

یہ چھوٹا سا نون (ن) اس مقام پر آتا ہے، جہاں تنوین والے حرف کو کسی ایسے مجزوم یا مشدد حرف سے ملانا مقصود ہو، جس کے پہلے الف (ا) یا لام (ل) خالی ہو۔ اس نون سے پہلے اگر الف ہو تو وہ بھی خالی ہوتا ہے، اور پڑھنے میں نہیں آتا۔ اس کا استعمال اس طرح پر ہے کہ اس نون (ن) کو بعد والے ساکن یعنی مجزوم یا مشدد حرف سے ملا دو۔ اس نون کے نیچے ہمیشہ زیر ہوتی ہے۔ اس نون کو نون قطنی کہتے ہیں۔ یہ نون دو لفظوں کے درمیان چھوٹا سا لکھا ہوتا ہے۔

مثالیں:

مُنِیْبِ نِ ادْخُلُوْهَا مُ نِیْ بِ نِدْ خُ لُوْ هَا	مُرِیْبِ نِ الَّذِیْ مُ رِیْ بِ نِلْ لَ ذِیْ	نُوْحُ نِ ابْنَهٗ نُوْ حُ نِبْ نَ نَهٗ
مُبِیْنِ نِ اقْتُلُوا مُ بِیْ نِ نِقْ تُ لُوْ	قَدِیْرُ نِ الَّذِیْ قَ دِیْ رُ نِلْ لَ ذِیْ	فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ فِتْ نَ تُ نِنْ قَ لَ بَ
شِیْبًا نِ السَّمَآءُ شِیْ بَ نِسْ سَ مَآ ءُ	خَیْرُ نِ اطْمَاَنَّ خَیْ رُ نِطْ مَ ءَ نْ نَ	مَثَلًا نِ الْقَوْمُ مَ ثَ لَ نِلْ قَوْ مُ
شَیْئًا نِ اتَّخَذَ شَیْ ءَ نِتْ تَ خَ ذَ	خَیْرَ نِ الْوَصِیَّةُ خَیْ رَ نِلْ وَ صِیْ یَ تُ	نُفُوْرًا نِ اسْتِکْبَارًا نَ فُوْ رَ نِسْ تَکْ بَا رً

نوٹ: آپ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا حرف جس پر حرکت نہیں ہوتی پڑھا نہیں جاتا، سوائے الف معروف کی پکی تختی کے اَلف کے، لیکن قرآنِ پاک میں بعض ایسے کلمات آتے ہیں جن میں الف معروف کی پکی تختی کا الف ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ الف پڑھا نہیں جاتا ان میں ایک تو الفاتِ زائدہ ہیں جن کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے اور دوسرا یہ الف ہے جو نون قطنی سے پہلے آیا ہے۔

Marfat.com

مدِ منفصل ~ کے متفرق الفاظ کی مشق

بِمَآ اُنْزِلَ	وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	وَعَهِدْنَآ اِلٰى	اَنْ يَّتَرَاجَعَا	اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ	عِلْمِهٖٓ اِلَّا
وَمَآ اُنْزِلَ	نِعْمَتِيَ الَّتِىْ	وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ	فَلَآ اِثْمَ	تَسْتَرْضِعُوْٓا	لَآ اِكْرَاهَ
وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ	بِمَآ اَنْزَلْتُ	بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ	رَمَضَانَ الَّذِىْٓ	وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	وَلَا تَكُوْنُوْٓا	قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا	وَلَا تَاْكُلُوْٓا	اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا	فِيْ رَبِّهٖٓ
اَلَآ اِنَّهُمْ	يٰبَنِيْٓ	وَمَآ اُوْتِيَ	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	فَعَلْنَ فِيْٓ	وَاَمْرُهٗٓ
قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ	وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ	مَآ اٰمَنْتُمْ	اَوْ بِهٖٓ اَذًى	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	مِنَ الرِّبٰوٓا
كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ	وَعَدْنَا مُوْسٰٓى	وَلَنَآ اَعْمَالُنَا	يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ	وَاَنْ تَعْفُوْٓا	وَلَا تَسْئَمُوْٓا
وَلَهُمْ فِيْهَآ	فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	كَمَآ اَرْسَلْنَا	رَبَّنَآ اٰتِنَا	فَاِذَآ اَمِنْتُمْ	مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَآ	وَلٰكِنْ كَانُوْٓا	فَاذْكُرُوْنِيْٓ	سَلْ بَنِيْٓ	مِنْ رَّبِّهٖٓ	عَلَيْنَآ اِصْرًا
وَاِذَآ اَظْلَمَ	مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ	اِذَآ اَصَابَتْهُمْ	اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ	وَمَا لَنَآ اَلَّا	هُوَ الَّذِيْٓ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ	عَلَيْنَا وَاِنَّآ	قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ	مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ	قَالُوْٓا اَنّٰى	رَبَّنَآ اِنَّكَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ	بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ	وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ	وَعَسٰٓى اَنْ	اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ	وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
ثُمَّ اسْتَوٰٓى	فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	فِيْهِمَآ اِثْمٌ	فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ	قَالُوْٓا اِنَّمَا
فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ	اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ	فَمَآ اَصْبَرَهُمْ	وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا	قَالُوْٓا رَبَّنَآ	كَمَا حَمَلْتَهٗ
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا	اَوْ تَاْتِيْنَآ	وَلَا تَاْكُلُوْٓا	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
اِلَّآ اِبْلِيْسَ	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ	مَآ اَلْفَيْنَا	اِنْ اَرَادُوْٓا	اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا	اِنَّنَآ اٰمَنَّا
يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ	فَتُوْبُوْٓا اِلٰى	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اِنْ ظَنَّآ	يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ	اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

Marfat.com

مد متصل ولازم ـ کے متفرق الفاظ کی مشق

وَلَا الضَّآلِّيْنَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	لِيُحَآجُّوْكُمْ	اَتُحَآجُّوْنَنَا	وَ اَدَآءٌ	لَا تُضَآرَّ
الٓمّٓ	وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ	بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ	سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ	نِسَآئِكُمْ	خِطْبَةِ النِّسَآءِ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى	عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ	اِسْرَآئِيْلَ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	جَزَآءُ	مِنَ السَّمَآءِ
وَ اُولٰٓئِكَ	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ	دِمَآئَكُمْ	شُهَدَآءُ	اٰبَآئُكُمْ	وَ اَبْنَآئِنَا
سَوَآءٌ	هٰٓؤُلَآءِ	فَمَا جَزَآءُ	فِي السَّمَآءِ	نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ	بِاَسْمَآئِهِمْ	وَلَمَّا جَآءَهُمْ	اَهْوَآءَ	كَآفَّةً	لِمَنْ يَّشَآءُ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا	وَرَآءَهٗ	بَلْ اَحْيَآءٌ	مَا جَآءَتْكُمْ	اِلَّا بِمَا شَآءَ
اَضَآءَتْ	اَبْنَآءَكُمْ	وَلَقَدْ جَآءَ	شَعَآئِرِ اللّٰهِ	مَا جَآءَتْهُ	اَوْلِيٰٓـئُهُمْ
مِنَ السَّمَآءِ	نِسَآءَكُمْ	بِضَآرِّيْنَ	دَآبَّةٍ	مَنْ يَّشَآءُ	حَآجَّ اِبْرٰهِيْمَ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	بَلَآءٌ مِّنْ	جَزَآؤُهٗ	بَيْنَ السَّمَآءِ	الْبَاْسَآءُ	رِئَآءَ النَّاسِ
فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ	رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ	خَآئِفِيْنَ	اٰبَآؤُهُمْ	وَلَوْ شَآءَ	اِلَى السَّمَآءِ
بِنَآءً وَّاَنْزَلَ	وَ قِثَّآئِهَا	اَهْوَآءَهُمْ	دُعَآءً وَّنِدَآءً	فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ	بِالسُّوْٓءِ
شُهَدَآءَكُمْ	وَبَآءُوْ	جَآءَكَ	وَالسَّآئِلِيْنَ	نِسَآؤُكُمْ	وَالْفَحْشَآءِ
الْخٰسِرُوْنَ	اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ	لَقَدْ جَآءَ	فِي الْبَاْسَآءِ	مِنْ نِّسَآئِهِمْ	اٰبَآؤُهُمْ
هُمُ السُّفَهَآءُ	بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ	لِلطَّآئِفِيْنَ	اٰبَآءَنَا	ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ	هَنِيْٓـئًا
اِلَى السَّمَآءِ	مِنْهُ الْمَآءُ	اٰبَآئِكَ	وَالضَّرَّآءِ	طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	مَّرِيْٓـئًا

Marfat.com

اوقاف کے متفرق آوازوں کی مشق

وقفی قواعد پر عمل کرتے ہوئے تلاوت کریں

يَعْمَلُوْنَ ○	خٰلِدُوْنَ ○	عَصِيْبٌ ○	مُنْكِرُوْنَ ○	تَتَفَكَّرُوْنَ ○	اَلْكٰفِرِيْنَ ○
يَعْمَهُوْنَ ○	ظٰلِمُوْنَ ○	قَرِيْبٌ ○	مُعْرِضُوْنَ ○	يَتَذَكَّرُوْنَ ○	اَلْخٰسِرِيْنَ ○
يَجْهَلُوْنَ ○	قٰنِتُوْنَ ○	رَشِيْدٌ ○	مُشْرِكُوْنَ ○	يَتَفَكَّرُوْنَ ○	اَلْمٰكِرِيْنَ ○
اَلْعِقَابِ ○	اَلْفٰسِقِيْنَ ○	عَظِيْمًا ○	لَحٰفِظُوْنَ ○	يُكَذِّبُوْنَ ○	يَفْسُقُوْنَ ○
اَلْحِسَابِ ○	اَلْخٰشِعِيْنَ ○	يَقِيْنًا ○	لَسٰرِقُوْنَ ○	يَرْجِعُوْنَ ○	تَقْتُلُوْنَ ○
اَلْخِصَامِ ○	اَلْجٰهِلِيْنَ ○	سَبِيْلًا ○	لَصٰدِقُوْنَ ○	تُشْرِكُوْنَ ○	تَعْقِلُوْنَ ○
تَشْعُرُوْنَ ○	اَلظّٰلِمِيْنَ ○	شَهِيْدًا ○	سٰرِقِيْنَ ○	فٰسِقِيْنَ ○	تَفْقِدُوْنَ ○
تَعْبُدُوْنَ ○	اَلنّٰظِرِيْنَ ○	جَمِيْعًا ○	كٰذِبِيْنَ ○	غٰفِلِيْنَ ○	يَعْلَمُوْنَ ○
يَرْشُدُوْنَ ○	اَلصّٰلِحِيْنَ ○	سَبِيْلًا ○	حٰفِظِيْنَ ○	ظٰلِمِيْنَ ○	يَعْمَهُوْنَ ○
اَلْمَصِيْرَ ○	تَكْتُمُوْنَ ○	فٰعِلِيْنَ ○	اَلْمُفْسِدِيْنَ ○	تُرْجَعُوْنَ ○	مُفْلِحُوْنَ ○
اَلْعَلِيْمُ ○	تَنْظُرُوْنَ ○	عٰبِدِيْنَ ○	اَلْمُسْرِفِيْنَ ○	مُفْتَرُوْنَ ○	يُحْشَرُوْنَ ○
اَلْحَكِيْمُ ○	تَشْكُرُوْنَ ○	خٰلِدِيْنَ ○	اَلْمُسْلِمِيْنَ ○	تُنْظَرُوْنَ ○	تُحْشَرُوْنَ ○
مُفْلِحُوْنَ ○	تُرْجَعُوْنَ ○	اَلرّٰكِعِيْنَ ○	غَلِيْظٍ ○	اَلْخٰسِرُوْنَ ○	اَلصّٰبِرِيْنَ ○
مُصْلِحُوْنَ ○	يُنْصَرُوْنَ ○	اَلصّٰبِرِيْنَ ○	عَنِيْدٍ ○	اَلْفٰسِقُوْنَ ○	اَلصّٰدِقِيْنَ ○
تُفْلِحُوْنَ ○	تُحْشَرُوْنَ ○	اَلرّٰحِمِيْنَ ○	شَدِيْدٍ ○	بِالْكٰفِرِيْنَ ○	يُعْلِنُوْنَ ○
عَلِيْمٌ ○	تَهْتَدُوْنَ ○	اَلْمُحْسِنِيْنَ ○	سَعِيْدٌ ○	لِلْكٰفِرِيْنَ ○	اَلْعَظِيْمِ ○
قَدِيْرٌ ○	يَعْتَدُوْنَ ○	اَلْمُشْرِكِيْنَ ○	حَصِيْدٌ ○	رَاجِعُوْنَ ○	اَلْجَحِيْمِ ○
عَظِيْمٌ ○	تَشْهَدُوْنَ ○	اَلْمُنْزِلِيْنَ ○	شَدِيْدٌ ○	ظٰلِمُوْنَ ○	اَلْمُعْتَدِيْنَ ○
					اَلْمُرْسَلِيْنَ ○

Marfat.com

جَمِيْعًاط	يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَط	اَنْفُسَكُمْط	فَوْقَهَاط	حَنِيْفًاط	اَعْمَالَكُمْج
كَثِيْرًاط	تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَط	اَنْفُسَهُمْط	لَوْنُهَاط	سُلْطٰنًاط	اَعْقَابِكُمْط
قَلِيْلًاط	اُوْتُوا الْكِتٰبَق	اَنْفُسِكُمْط	بَصَلِهَاط	جَمِيْعًاق	اِخْرَاجُهُمْط
غُلْفٌط	نِسَآءَكُمْط	قُلُوْبُكُمْط	يَحْلِفُوْنَق	كَلِمَتَهٗج	تَعْدِلُوْاز
بَرْقٌج	فَاَحْيَاكُمْط	قُلُوْبِهِمْط	تُحِبُّوْنَز	رِسٰلَتَهٗط	اِعْدِلُوْاقف
خَيْرًاط	بَارِئِكُمْط	اُجُوْرَهُمْط	يَتَّقُوْنَط	عَمَلَهٗز	تَفَرَّقُوْاس
تَعْتَدُوْاط	بَصِيْرًاج	شَيْئًاط	اَبْصَارَهُمْط	وَالْاَرْضِلا	عِنْدَ رَبِّكُمْط
اَشْرَكُوْاج	خَبِيْرًاط	عَيْنًاط	اَبْصَارِهِمْط	فِى الْاَرْضِط	عِنْدَ رَبِّهِمْس
تَفَرَّقُوْاس	شَدِيْدًاط	حَنِيْفًاط	مِنْ خَلْفِهِمْلا	بِالْاٰخِرَةِز	سٍ مَّشْرَبَهُمْط
اَصْحٰبُ النَّارِط	بَارِئِكُمْط	عَلَيْنَاط	عَلَيْكُمْط	خَلِيْفَةًط	بِاَيْدِيْهِمْق
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِج	دِيَارِهِمْز	عَصَيْنَاق	عَلَيْهِمْس	فَرِيْضَةًط	وَاَيْدِيْكُمْط
	مِنْ رَّبِّهِمْج	سُلَيْمٰنَج	عَلَيْهِمْط	اَذِلَّةٌج	فَاَحْيَاكُمْط
خَيْرًا لَّكُمْط	حِلٌّ لَّهُمْز	نَذِيْرًاز	مَعَهُمْط	حَيٰوةٍج	جَنَّةٍط
خَيْرًا لَّهُمْط	حِلٌّ لَّكُمْس	نَذِيْرٌط	مَعَكُمْط	سَنَةٍج	ذِمَّةًط
رِزْقًا لَّكُمْج		لَا بِكْرٌط		سَمٰوٰتٍط	ذِلَّةٌج
اَهْلَهَاج	اِخْرَاجُهُمْط	عُرُوْشِهَاط	سُجَّدًاج	خَطٰيٰكُمْط	وُجُوْهَهُمْقف
مُرْسٰهَاط	يَنْفَعُهُمْط	مَوْتِهَاج	حِجَّةٌق	رَزَقْنٰكُمْط	قُلُوْبِهِمْط
مِثْلِهَاط	بِعَهْدِكُمْج	خَرَابِهَاط	ذِلَّةٌج	قِبْلَتِهِمْج	قُلُوْبُهُمْط

Marfat.com

اوقاف کا استعمال

وقفی قواعد پر عمل کرتے ہوئے تلاوت کریں

۱ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
۲ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ
۳ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
۴ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
۵ لَارَیْبَ ۚ فِیْهِ ۚ
۶ لَارَیْبَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ
۷ فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا
۸ یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ
۹ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ
۱۰ هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۘ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ
۱۱ اَبْنَآءَ هُمْ ۘ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
۱۲ اَوْلِیَآءَ هُمْ ۚ بَعْضُهُمْ
۱۳ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اللّٰهُ اَعْلَمُ
۱۴ مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ وَاِنْ لَّمْ
۱۵ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ
۱۶ خَآئِفِیْنَ ۝ لَهُمْ
۱۷ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ ۝ بِمَا كَانُوْا
۱۸ عَلَیْهِمْ ...... غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
۱۹ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۝ وَ حَسِبُوْٓا
۲۰ هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَ اُولٰٓئِكَ
۲۱ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ

۲۲ یَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِیْبِیْنَ
۲۳ تُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ
۲۴ الٓمّٓ اللّٰهُ
۲۵ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا
۲۶ تَهْتَدُوْنَ ۝ كَمَآ اَرْسَلْنَا
۲۷ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ
۲۸ قَلِیْلًا ۝ مُّذَبْذَبِیْنَ
۲۹ تَكْتُمُوْنَهٗ ۝ فَنَبَذُوْهُ
۳۰ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ ۙ الَّذِیْنَ
۳۱ اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَیْهَاتَ
۳۲ ءِ الزَّكٰوةِ ص یَخَافُوْنَ یَوْمًا
۳۳ بِالْهُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
۳۴ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ
۳۵ وَاِلٰهُ مُوْسٰی ۝ فَنَسِیَ
۳۶ صَفًّا ۝ لَا
۳۷ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
۳۸ اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی
۳۹ لَارَیْبَ ۚ فِیْهِ
۴۰ قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ
۴۱ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَ مَثَلُهُمْ
۴۲ فِی الْبَابِ ۚ الَّذِیْنَ

Marfat.com

۴۳ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج وَاِذَا خَلَوْا
۴۴ مَعَكُمْ ز لے وَاِنْ كَانَ
۴۵ اِيْمَانًا ق صلے وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
۴۶ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ق صلے وَاِنَّ ظَلَمْنَآ
۴۷ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ق صلے فَقَدْ لَبِثْتُ
۴۸ رَبَّهٗ فَغَوٰى O ثُمَّ
۴۹ سَبِيْلِ اللّٰهِ ص صلے وَلْيَعْفُوْا
۵۰ هَيِّنًا ق صلے وَّهُوَ
۵۱ لَهُمْ هُدًى O وَّرَبَطْنَا
۵۲ مُنْذِرُوْنَ O ذِكْرٰى
۵۳ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا O فَلَا
۵۴ جَانِبٍ O دُحُوْرًا
۵۵ عَلِيْمٌ O يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ
۵۶ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ O نِ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ
۵۷ شِيْبًا O نِ السَّمَآءُ
۵۸ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ O ذٰلِكَ ق
۵۹ مِنَ الْقَوْلِ ج وَهُدُوْٓا اِلٰى
۶۰ مُسْتَكْبِرُوْنَ ج بِهٖ
۶۱ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا O يَّتَخَافَتُوْنَ
۶۲ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ق اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا
۶۳ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف
۶۴ لَا يُؤْمِنُوْنَ O اَلَّذِيْنَ
۶۵ اَشْرَكُوْا ج يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
۶۶ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ط قَالَ اَلَمْ
۶۷ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ج وَمَا
۶۸ عَادٍ وَّثَمُوْدَ O وَالَّذِيْنَ
۶۹ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ O اَلَّذِيْنَ
۷۰ ذٰلِكَ ج كَتَبْنَا عَلٰى

۷۱ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ O لَا تَاْخُذُهٗ
۷۲ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ O
۷۳ شَهِيْدًا O يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
۷۴ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ
۷۵ يَسْمَعُوْنَ ط وَالْمَوْتٰى
۷۶ يُرْجَعُوْنَ O وَقَالُوْا
۷۸ وَاعْفُ عَنَّا قلے وَاغْفِرْلَنَا
۷۹ خُلِقَتْ O وَاِلَى السَّمَآءِ
۸۰ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا O قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ
۸۱ تَعْلَمُوْنَ O فَاذْكُرُوْنِيْ
۸۲ لَهُمْ لِلْقَرْحُ ط لِلَّذِيْنَ
۸۳ ذِكْرٰى قف وَمَا كُنَّا
۸۴ مَجْنُوْنٌ O اَتَوَ
۸۵ صَبَرُوْا قف قَالُوْا كَيْفَ
۸۶ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ط قَالُوْا كَيْفَ
۸۷ اِلَّا قَلِيْلٌ O فَلَا تُمَارِ
۸۸ اَللّٰهُ ص وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى
۸۹ فِيْ جَنّٰتٍ قف يَتَسَآءَ
۹۰ اَوْزَارَهَا قف ذٰلِكَ
۹۱ فِي الْاِنْجِيْلِ قف كَزَرْعٍ
۹۲ لِلّٰهِ قف يُوْرِثُهَا مَنْ
۹۳ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ O وَاَوْحَيْنَا
۹۴ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ O وَلَقَدْ كَذَّبَ
۹۵ عَلَيْكَ بِالْحَقِّ O وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
۹۶ لِكَلِمٰتِهٖ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ
۹۷ عَلٰى وَجْهِهٖ O خَسِرَ الدُّنْيَا

Marfat.com

وہ مقامات جہاں غلطیٔ اِعراب سے کفر لازم آتا ہے

یہ جاننا ضروری ہے کہ تمام کلام اللہ میں سترہ مقامات ایسے ہیں جہاں پر اگر زیر کی جگہ پیش یا زبر پڑھا جائے اور پیش کی جگہ زیر یا زبر پڑھا جائے اور زبر کی جگہ پیش یا زیر پڑھا جائے، تو کفر کا خوف ہے۔ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ ذٰلِکَ اس لیے ان مقامات کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ تاکہ تلاوت کرنے والے اس عذابِ عظیم سے بچیں۔

نمبر شمار	صحیح لفظ	غلط لفظ	پارہ نمبر	نام سورہ	سورہ نمبر	آیہ نمبر	تنبیہ
۱	اَنۡعَمۡتَ	اَنۡعَمۡتُ	۱	الفاتحہ	۱	۶	اَنۡعَمۡتَ کی "تا" پر زبر کی بجائے پیش پڑھیں
۲	وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ رَبُّہٗ	وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ رَبَّہٗ	۱	البقرہ	۲	۱۲۴	رَبُّہٗ کی "با" پر پیش کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوۡتَ	۲	البقرہ	۲	۲۵۱	دَاوٗدُ کی "دال" ثانی پر پیش کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
۴	وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ	وَاللّٰہُ یُضٰعَفُ	۳	البقرہ	۲	۲۶۱	یُضٰعِفُ کے "عین" پر زیر کی بجائے "زبر" نہ پڑھیں
۵	رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ	رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذَرِیۡنَ	۶	النساء	۴	۱۶۵	مُنۡذِرِیۡنَ کی ذال پر زیر کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
۶	اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ وَرَسُوۡلُہٗ	اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ وَرَسُوۡلَہٗ	۱۰	التوبۃ	۹	۳	رَسُوۡلُہٗ کے لام پر پیش کی بجائے "زبر" نہ پڑھیں
۷	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ	وَمَا کُنَّا مُعَذَّبِیۡنَ	۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۱۵	مُعَذِّبِیۡنَ کی ذال پر زیر کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں

Marfat.com

٨	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبُّهٗ فَغَوٰى	١٦	طٰهٰ	٢٠	١٢١	رَبَّهٗ کی "با" پر زبر کی جگہ "پیش" نہ پڑھیں
٩	اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ كُنْتَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	١٧	الانبیاء	٢١	٨٧	كُنْتُ کی "تا" پر پیش کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
١٠	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ	١٩	الشعرا	٢٦	١٩٤	اَلْمُنْذِرِیْنَ کی "ذال" پر زیر کی بجائے "پیش" نہ پڑھیں
١١	اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	٢٢	فاطر	٣٥	٢٨	اَللّٰهَ کی ہ پر "زبر" کی بجائے "پیش" نہ پڑھیں
١٢	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذَرِیْنَ	٢٣	الصفت	٣٧	٧٢	مُنْذِرِیْنَ کی ذال پر زیر کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
١٣	اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوَّرُ	٢٨	الحشر	٥٩	٢٤	اَلْمُصَوِّرُ کی واؤ پر زیر کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
١٤	لَّا یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ	لَّا یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِنُوْنَ	٢٩	الحاقه	٦٩	٣٧	اَلْخَاطِـُٔوْنَ کی ہمزہ ثانی پر پیش کی جگہ زبر نہ پڑھیں
١٥	فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فَعَصٰى فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ	٢٩	المزمل	٧٣	١٦	فِرْعَوْنُ کے نون پر پیش کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
١٦	فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ	فِیْ ظَلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ	٢٩	المرسلت	٧٧	٤١	ظِلٰلٍ کی ظا پر "زیر" کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں
١٧	اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا	اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذَرُ مَنْ یَّخْشٰهَا	٣٠	النزعت	٧٩	٤٥	مُنْذِرُ کی ذال پر "زیر" کی جگہ "زبر" نہ پڑھیں

Marfat.com

حَالُّ الْمُرْتَحِلُ

حال کہتے ہیں منزل پر آنے والے کو اور مُرتَحِل کوچ کرنے والے کو یعنی جب پڑھنے والا قرآن کریم ختم کر چکے تو پھر فوراً ہی دوسری بار قرآن مجید شروع کر دے۔

صاحبِ نشرؒ صاحب غیث النفعؒ اور صاحبِ نہایت القولؒ اپنی اپنی تالیف میں لکھتے ہیں کہ بے شک روایت کیا گیا امام عبداللہ بن کثیر مکی سے بطریق درباسؒ مولیٰ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ روایت کرتے ہیں اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الناس پڑھ کر قرآن مجید ختم کرتے پھر سورۃ فاتحہ اور سورہ بقرہ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھتے اس کے بعد ختم قرآن کی دعا فرما کر اٹھتے تھے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال مرتحل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اعمال میں سے کون سا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حال مرتحل لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حال مرتحل کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ قرآن کا پڑھنے والا ہے کہ جب ایک قرآن مجید ختم کر دے تو دوسرا شروع کر دے اس کو ایسے مسافر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو سفر سے فارغ ہو کر اپنے مقام پر پہنچ جائے اور پہنچنے کے بعد جلد ہی دوسرے سفر کی تیاری کر کے روانہ ہو جائے۔

Marfat.com

مذکورہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح قرآن کریم ختم کرنے کو اَفْضَلُ الْاَعْمَالْ اور اَحَبُّ الْاَعْمَال فرمایا ہے علامہ محمد بن محمد الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف نشر میں لکھتے ہیں کہ تمام اَمصار المُسلمین اسی پر عمل پیرا ہیں ہے۔ اس عمل سے کثرت تلاوت اور اس کی مدامت کی طرف ترغیب دلانا مقصود ہے خلاصہ یہ کہ حالِ مرتحل سے مراد قرآن کریم کا ختم کرنا اور پھر فوراً دوسرا شروع کر دینا ہے یعنی قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ ختم کر کے سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ کے شروع سے اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنْ تک پڑھ لیا جائے اسی بنا پر فقہا نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز میں قرآن مجید ختم کرے تو معوذتین قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے کے بعد رکوع اور سجدہ کرے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے شروع سے المفلحون تک پڑھے کیونکہ حالِ مرتحل یعنی اس طرح قرآن ختم کرنے والے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خیرُ الناس فرمایا ہے۔ (الدر المختار ج ا ص ۴۰۴۰)

چنانچہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس طریقہ پر قرآن کریم ختم کرنا مستحب اور افضل ہے۔

Marfat.com

مآخذ مراجع

۱: لمعات شمسیہ حاشیہ فوائد مکیہ/از قاری محمد یوسف سیالوی صاحب دتہجہلم

۲: خزینۂ قرأت/از قاری علی اکبر نعیمی صاحب راولپنڈی

۳: علم التجوید/از قاری غلام رسول صاحب لاہور

۴: The Treesure of Tajweed از قاری گلزار احمد مدنی

اسلام آباد

۵: جمال القرآن حاشیہ تسہیل الفرقان از مولانا اشرف علی تھانویؒ

۶: مقدمۃ الجزریہ از علامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری شافعیؒ

۷: فتاویٰ رضویہ از مولانا احمد رضا خانؒ

۸: قرآن مجید تفسیر عرفان القرآن از مفتی احمد یار خان نعیمیؒ

۹: صحیح بخاری شریف از امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

۱۰: صحیح مسلم شریف از امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۱۱: الاتقان فی علوم القرآن از علامہ جلال الدین سیوطیؒ

۱۲: احیاء العلوم از امام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳: فوائد مکیہ از قاری عبدالرحمٰن مکی گولڑویؒ

۱۴: نہایت العقول المفید از شیخ محمد نصر مکیؒ

۱۵: المنح الفکریہ شرح مقدمہ جزریہ از ملا علی قاریؒ

۱۶: خلاصۂ تجوید از قاری اظہار احمد تھانوی

۱۷: ضیاء القرأت اس کی شرح تنویر المرآت

Marfat.com

۱۸: جامع الوقف

۱۹: فوائد مکیہ حاشیہ تعلیقات مالکیہ از قاری عبدالمالک

۲۰: تفسیر بیضاوی از امام بیضاویؒ

۲۱: تحقیق لفظ ضاد از قاری محمد سلیمان اعوان سروبہ حیدر آباد

۲۲: شرح سبعہ قرأت

۲۳: شاطبیہ: از امام المجودین امام شاطبیؒ

۲۴: ضیاء التجوید

۲۵: العقد الفرید

۲۶: حرزا الامانی ووجہ الحقانی المعروف از امام ابوالقاسم بن فیرۃ بن خلف الشاطبی۔

۲۷: الشاطبیہ شرح عنایات رحمانی از قاری فتح محمد بن اسماعیل پانی پتیؒ

۲۸: چالیس روز تجوید کورس از قاری مشتاق احمد چشتی

۲۹: معلم التجوید قاری محمد شریفؒ

۳۰: تیسر التجوید، قاری عبدالخالقؒ

۳۱: احکام الفرقان، پروفیسر رفیق احمد

۳۲: منہاج القرآن، ڈاکٹر برحان احمد فاروقی

۳۳: مسائل القرآن، علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ

۳۴: لغات القرآن

۳۵: الدر مختار

Marfat.com

مصنف کا تعارف

پیدائش: قاری گلزار احمد مدنی یکم جون ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک ضلع گجرات کے گاؤں ہزارہ مغلاں میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم جناب حاجی مرزا رشید بیگ ایک متقی اور صاحبِ نسبت بزرگ تھے ابتدائی تعلیم آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول ہزارہ مغلاں میں حاصل کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ ہائی سکول کڑیانوالہ میں تعلیم حاصل کی۔

تعلیم و تدریس: حفظ القرآن دار العلوم قادریہ رضویہ جلالپور صوبتیاں سے مکمل فرمایا اور علومِ دینیہ کی ابتدائی کتب اسی دار العلوم کے مہتمم مولانا محمد مہدی خان قادری سے پڑھیں ابتدائی تجوید قرأت بھی اسی دار العلوم سے پڑھی بعد ازاں آپ نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سے تجوید و قرأت تفسیر قرآن مطالعہ حدیث عربک لینگویج اور مطالعہ اسلام کی اسناد حاصل کیں۔ النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی سے تجوید و قرأت میں سند فراغت حاصل کی راولپنڈی بورڈ سے فاضل عربی کیا جامعہ اسلامیہ نظیریہ سے درس نظامی میں سند فراغت حاصل کی اور اسی جامعہ میں بطور مدرس تجوید قرأت آٹھ سال تک پڑھایا۔ ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۲ء بیرونی ممالک میں دورے کیے فن تجوید قرأت کی خدمت فرماتے رہے۔ فیصل مسجد اسلام آباد میں تقریباً پندرہ سال اذان نماز اور تجوید و قرأت کی کلاسیں پڑھاتے رہے۔

پاکستان کے طول و عرض میں ہزاروں محافل میں تلاوت قرآن پاک اور نعت سے لوگوں کے سینے منور فرمائے، کئی غیر مسلموں نے آپ کی تلاوت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں آپ کے ہزاروں تلامذہ اندرون و بیرون ملک فنِ تجوید کی خدمت میں مصروف ہیں آپ فیضان مدینہ قرأت اکیڈمی اسلام آباد کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ آپ بیک وقت ایک بے مثل قاریٔ قرآن نعت خواں خطیب نکتہ داں شاعر اور مصنف ہیں۔

ایوارڈز: آپ کو ۱۹۹۷ کے بہترین قاریٔ قرآن کا ایوارڈ ملا۔ ۱۹۹۸ء میں ایران کی طرف سے بہترین قاری کا ایوارڈ ملا۔ ۱۹۹۹ء میں نعت ایوارڈ حاصل کیا آپ پاکستان کے مختلف ٹی وی چینلز پر تلاوت اور نعت پڑھتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

قاری محمد زبیر۔ اسلام آباد

مصنف کی دیگر کتب

۱: ۳۱۳ بیماریوں کا روحانی اور قرآنی علاج

۲: The Treasure of Tajweed

۳: تین سو تیرہ نعتوں کا گلدستۂ عقیدت (زیر طبع)

۴: گلزارِ تجوید و قرأت

۵: کتاب العمرہ

۶: معجزات مصطفیٰ ﷺ (زیر طبع)

۷: نماز کا منظر

۸: مدنی تحفۂ خواتین (زیر طبع)

۹: ۷۸۶ نعتوں کا گلدستہ عقیدت (زیر طبع)

۱۰: فیصل مسجد حقائق و معلومات (زیر طبع)

۱۱: آواز مظلوم (زیر طبع)

۱۲: حج کا منظر

Marfat.com